

الذِّكْرُ الثَّمِينُ

فِي فَضِيلَةِ

الذِّكْرِ وَالذَّاكِرِينَ

(ذکر الہی اور ذاکرین کے فضائل)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



# الكنز الثمين

في

فضيلة الذكر والذاكرين

شيخ الاسلام دكتور محمد طاهر القادري

منهاج القرآن پبليکيشنز

365-ايم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 5169111-3

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

## جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	الکنز الثمین فی فضیلة الذکر والذاکرین
مؤلف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	محمد علی قادری، محمد حنیف (منہاجینز)
معاونین تحقیق	:	محمد فاروق رانا، نعیم اشرف، حافظ محمد عمر (منہاجینز)
معاونین ترجمہ	:	محمد ممتاز الحسن باروی، عبدالرازق (منہاجینز)
زیر اہتمام	:	فرید ملٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ <a href="http://www.Research.com.pk">www.Research.com.pk</a>
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اشاعت اول	:	نومبر 2003ء (1100)
اشاعت دوم	:	اگست 2005ء (1100)
اشاعت سوم	:	اگست 2007ء
تعداد	:	2,200
قیمت پریمر پیپر	:	140/- روپے



نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی ان کی طرف سے ہمیشہ کے لئے تحریک منہاج القرآن کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلیکیشنز)

[sales@minhaj.biz](mailto:sales@minhaj.biz)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَوْلَايَ صَلَّى وَ سَلَّمَ دَائِمًا أَبَدًا  
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَ الثَّقَلَيْنِ  
وَ الْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَ مِنْ عَجَمٍ

﴿ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ ﴾

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۳ / ۸۰ پی آئی وی،  
مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۳-۲۰ جنرل و ایم /  
۹۷۰-۷۳، مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر  
۲۳۳۱۱-۶۷ این۔اے / اے ڈی (لابریری)، مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومت  
آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰ / ۹۲، مورخہ ۲  
جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی  
لابریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

اللَّهُ أَكْبَرُ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ  
الْمَلِكِ الْقَدِيمِ  
الْقَدِيمِ

﴿جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو

اطمینان نصیب ہوتا ہے﴾

# فہرست

صفحہ	مشمولات	فصل نمبر
۲۱	مُتَكَلِّمًا بیان الذکر والذاکرین فی القرآن الکریم ﴿قرآن کریم میں ذکر اور ذاکرین کا بیان﴾	❁
۲۷	مثل الذی یذکر والذی لا یذکر مثل الحی والمیت ﴿ذکر کرنے والا زندہ اور نہ کرنے والے مردہ کی مانند ہے﴾	۱
۳۹	إن الله یذکر الذاکرین فی الملاء الأعلى ﴿اللہ تعالیٰ اپنا ذکر کرنے والوں کا ذکر ملائکہ اعلیٰ میں کرتا ہے﴾	۲
۵۸	إن الله یباهی الملائکة بالذاکرین ﴿اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنا ذکر کرنے والوں پر فخر فرماتا ہے﴾	۳
۶۵	الملائکة یطوفون فی الطرق و یتغون مجالس الذکر ﴿فرشتے مجالس ذکر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں﴾	۴
۶۸	الملائکة یحفون مجالس الذکر بأجنحتهم ﴿فرشتے مجالس ذکر کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں﴾	۵
۷۳	یسأل الله الملائکة عن أحوال الذاکرین ﴿اللہ تعالیٰ فرشتوں سے اہل ذکر کا حال دریافت فرماتا ہے﴾	۶
۸۵	الذکر خیر من القتال فی سبیل الله ﴿ذکر اللہ کی راہ میں قتال سے بہتر ہے﴾	۷

صفحہ	مشتملات	فصل نمبر
۸۸	الذاکرون افضل من المجاہدین درجۃ و اجرا ﴿اہل ذکر درجہ اور اجر و ثواب میں مجاہدین سے بھی افضل ہیں﴾	۸
۹۰	الذکر افضل من إنفاق الذهب و الفضة فی سبیل اللہ ﴿ذکر اللہ کی راہ میں سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے﴾	۹
۹۳	أكثر و ذکر اللہ تعالیٰ حتی یقول المنافقون مجنون ﴿اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافقین تمہیں دیوانہ کہیں﴾	۱۰
۹۵	أهل الذکر أهل مجالسة اللہ ﴿اہل ذکر اللہ کے ہم نشین ہوتے ہیں﴾	۱۱
۹۹	إن الملائکة یجلسون فی حلقات الذاکرین و یذکرون مثل ذکرہم ﴿فرشتے اہل ذکر کے حلقوں میں بیٹھتے ہیں اور ان ہی کی طرح ذکر کرتے ہیں﴾	۱۲
۱۰۶	المجتمعون علی ذکر اللہ یجلسون عن یمین الرحمن یوم القيامة ﴿اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہونے والے روز قیامت رحمن کے دائیں طرف مندر نشین ہوں گے﴾	۱۳
۱۰۹	إن وجوه المجتمعین علی ذکر اللہ نور یوم القيامة ﴿بیشک اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہونے والوں کے چہرے روز قیامت پر نور ہوں گے﴾	۱۴



صفحہ	مشمولات	فصل نمبر
۱۲۰	الأنبياء و الشهداء يغبطون المتحابين في الله والذاكرين به يوم القيامة ﴿انبياء و شہداء روزِ محشر اہلِ ذکر اور محض اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کے مقام و مرتبہ پر رشک کریں گے﴾	۱۵
۱۳۰	الذاكرون يجلسون على منابر اللؤلؤ والنور يوم القيامة ﴿روزِ محشر اہلِ ذکر موتیوں اور نور کے منبروں پر رونق افروز ہوں گے﴾	۱۶
۱۳۹	الذاكرون أحب العباد إلى الله تعالى ﴿اہلِ ذکر اللہ کے محبوب ترین بندے ہیں﴾	۱۷
۱۴۷	لا يرد الله دعاء الذاكرين ﴿اللہ تعالیٰ اہلِ ذکر کی دعا رد نہیں فرماتا﴾	۱۸
۱۵۲	الجنة غنيمة مجالس الذكر ﴿جنت مجالسِ ذکر کی غنیمت ہے﴾	۱۹
۱۵۳	حلقات الذكر رياض الجنة ﴿ذکر کے حلقے جنت کے باغیچے ہیں﴾	۲۰
۱۵۷	تضيئ بيوت أهل الذكر لأهل السماء كما تضيئ الكواكب لأهل الأرض ﴿اہلِ ذکر کے گھر اہلِ سماء کے لئے ایسے روشن ہوتے ہیں جیسے اہلِ زمین کے لئے ستارے﴾	۲۱

صفحہ	مشمولات	فصل نمبر
۱۵۸	أهل مجالس الذكر هم أهل الكرم يوم القيامة ﴿مجالسِ ذکر منعقد کرنے والے روزِ محشر اہلِ کرم و سخا ہوں گے﴾	۲۲
۱۶۲	من اجتمع في حلقة الذكر بدلت سيئاته الحسنات ﴿حلقة ذکر میں بیٹھنے والوں کے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے جاتے ہیں﴾	۲۳
۱۶۳	أحب الأعمال إلى الله أن تموت و لسانك رطب من ذكر الله ﴿اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عمل یہ ہے کہ بوقتِ مرگ تمہاری زبان پر اللہ کا ذکر ہو﴾	۲۴
۱۶۹	تستبشر بقعة يذکر الله فيها و تفخر علی ما حولها ﴿جس خطہ ارضی پر اللہ کا ذکر کیا جائے وہ خوشی مناتا ہے اور دیگر خطوں پر فخر کرتا ہے﴾	۲۵
۱۷۲	خيار الناس الذين إذا رؤوا ذکر الله ﴿لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آ جائے﴾	۲۶
۱۷۶	ما من الله علی عبد بأفضل من أن وفقه ذکره ﴿کسی بندے پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان اسے ذکر کی توفیق عطا فرمانا ہے﴾	۲۷
۱۷۸	الدنيا ملعونة إلا ذکر الله وما والاہ ﴿اللہ کے ذکر اور معاونینِ ذکر کے سوا دنیا قابلِ ترک ہے﴾	۲۸

صفحہ	مشتملات	فصل نمبر
۱۸۰	الذاکر فی الغافلین مثل المصباح فی الظلم ﴿غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والا تاریکی میں چراغ کی مانند ہے﴾	۲۹
۱۸۲	الذاکر وجبت له الجنة ﴿اللہ کا ذکر کرنے والے کے لئے جنت واجب ہے﴾	۳۰
۱۸۹	الذاکر یظله اللہ فی ظلہ یوم القيامة ﴿ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ روزِ محشر اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا﴾	۳۱
۱۹۱	کثرة الذکر أحب الأعمال إلى اللہ تعالیٰ ﴿اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا اس کے ہاں محبوب ترین عمل ہے﴾	۳۲
۱۹۷	من أعطی لسانا ذا کرا فقد أعطی خیر الدنیا و الآخرة ﴿جسے ذکر کرنے والی زبان عطا ہوئی اسے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی مل گئی﴾	۳۳
۲۰۱	أهل الجنة يتحسرون علی ساعة مرت بدون ذکر اللہ تعالیٰ ﴿اہل جنت دنیا میں اللہ کے ذکر سے خالی گزرنے والی ایک ساعت پر بھی حسرت کریں گے﴾	۳۴
۲۰۶	الذکر صقالة القلوب ﴿اللہ کا ذکر دلوں کو چمکانے والا ہے﴾	۳۵

صفحہ	مشمولات	فصل نمبر
۲۰۸	الذکر شفاء القلوب ﴿اللہ کا ذکر دلوں کی شفاء ہے﴾	۳۶
۲۱۱	الذکر أفضل من الاعتقاد ﴿اللہ کا ذکر غلاموں کو آزاد کرنے سے بھی بہتر ہے﴾	۳۷
۲۱۳	الذکر ينجى من عذاب النار ﴿اللہ کا ذکر عذابِ دوزخ سے نجات دیتا ہے﴾	۳۸
۲۱۸	الذکر ينجى من الشيطان ﴿اللہ کا ذکر شیطان سے نجات دیتا ہے﴾	۳۹
۲۲۳	الذکر يضع الأثقال عن المستهترين به يوم القيامة ﴿روزِ قیامت ذکرِ الہی اپنے دیوانوں کے بوجھ اتار دے گا﴾	۴۰
۲۲۶	قال رسول الله ﷺ فيمن رفع صوته بالذکر: إنه أواه ﴿بلند آواز سے ذکر کرنے والے کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا ”یہ مست ہے“﴾	۴۱
۲۳۱	مآخذ ومراجع	✽

بیان الذکر و الذاکرین فی القرآن الکریم

﴿قرآن کریم میں ذکر اور ذاکرین کا بیان﴾

۱۔ فَادْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ ۝ (۱)

”سو تم میرا ذکر کیا کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو“

۲۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسْجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُذَكَّرَ فِيْهَا اسْمُهُ وَاَسْعَى فِيْ خَرَابِهَا ۗ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَدْخُلُوْهَا اِلَّا خٰٓئِفِيْنَ ۗ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (۲)

”اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے نام کا ذکر کئے جانے سے روک دے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں ایسا کرنا مناسب نہ تھا (بلکہ ان کو تو یہ چاہیے تھا) کہ مسجدوں میں (اللہ سے) ڈرتے ہوئے داخل ہوتے، ان کے لئے دنیا میں (بھی) ذلت ہے اور ان کے لئے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہے“

۳۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَبِّكُمْ ۗ فَاِذَا اَفْضُتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰكُمْ ج وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضّٰلِّيْنَ ۝ (۳)

(۱) القرآن، البقرہ، ۲: ۱۵۲

(۲) القرآن، البقرہ، ۲: ۱۱۳

(۳) القرآن، البقرہ، ۲: ۱۹۸

”اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں اگر تم (زمانہ حج میں تجارت کے ذریعے) اپنے رب کا فضل (بھی) تلاش کرو پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بیشک اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے تھے“

۴۔ فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَادْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ط فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ ۝ (۱)

”پھر جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو تو (مٹی میں) اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا (بڑے شوق سے) ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ شدت شوق سے (اللہ کا) ذکر کیا کرو، پھر لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں (ہی) عطا کر دے اور ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے“

۵۔ وَادْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ط فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ط وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ط لِمَنِ اتَّقَى ط وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ (۲)

”اور اللہ کا (ان) گنتی کے چند دنوں میں (خوب) ذکر کیا کرو، پھر جس کسی نے (مٹی سے واپسی میں) دو ہی دنوں میں جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اور جس نے (اس میں) تاخیر کی تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ اس کے لئے ہے جو

(۱) القرآن، البقرہ، ۲: ۲۰۰

(۲) القرآن، البقرہ، ۲: ۲۰۳

پرہیزگاری اختیار کرے، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم سب کو اسی کے پاس جمع کیا جائے گا۔“

۶۔ حَفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَ قَوْمُوا لِلَّهِ قَتِينًا ۝ فَإِنْ حَفِظْتُمْ فَرَجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَأذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝ (۱)

”سب نمازوں کی محافظت کیا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور سراپا ادب و نیاز بن کر قیام کیا کرو۔ پھر اگر تم حالتِ خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار (جیسے بھی ہو نماز پڑھ لیا کرو)، پھر جب تم حالتِ امن میں آ جاؤ تو انہیں طریقوں پر اللہ کا ذکر کرو جو اس نے تمہیں سکھائے ہیں جنہیں تم (پہلے) نہیں جانتے تھے۔“

۷۔ قَالَ رَبِّ اَنى يَكُون لى عُلْمٌ وَّ قَدْ بَلَغَنِى الْكِبَرُ وَاُمْرَاتى عَاقِرٌ ط قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لى آيَةً ط قَالَ اَيْتُكَ اِلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمَزًا ط وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَاْلْاُبْحٰرِ ۝ (۲)

”(زکریا نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ درآنحالیکہ مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے اور میری بیوی (بھی) بانجھ ہے، فرمایا: اسی طرح اللہ چاہتا ہے کرتا ہے۔ عرض کیا: اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما، فرمایا: تمہارے لئے نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے سوائے

(۱) القرآن، البقرہ، ۲: ۲۳۸، ۲۳۹

(۲) القرآن، آل عمران، ۳: ۴۰، ۴۱

اشارے کے بات نہیں کر سکو گے، اور اپنے رب کا کثرت سے ذکر کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہو۔“

۸۔ ذَلِك نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ (۱)

”یہ جو ہم آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں (یہ) نشانیاں ہیں اور حکمت والا ذکر ہے“

۹۔ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ

فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ص وَ مَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ قَف وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى

مَا فَعَلُوا وَ هُمْ يَعْلَمُونَ ۝ (۲)

”اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر

ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ

کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے، اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ

کر اصرار بھی نہیں کرتے۔“

۱۰۔ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ لآيَاتٍ

لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيمًا وَ قُعُودًا وَ عَلَى جُنُوبِهِمْ

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا

سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (۳)

”بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقل

سلیم والوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو (سراپا

(۱) القرآن، آل عمران، ۵۸:۳

(۲) القرآن، آل عمران، ۱۳۵:۳

(۳) القرآن، آل عمران، ۱۹۰:۳، ۱۹۱



نیاز بن کر) کھڑے اور (سراپا ادب بن کر) بیٹھے اور (ہجر میں تڑپتے ہوئے) اپنی کروٹوں پر (بھی) اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق (میں) کار فرما اسکی عظمت اور حُسن کے جلووں) میں فکر کرتے رہتے ہیں (پھر اسکی معرفت سے لذت آشنا ہو کر پکار اُٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا تو (سب کوتاہیوں اور مجبوریوں سے) پاک ہے ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ۰“

۱۱۔ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَمًا وَ قُعُودًا وَ عَلَى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ۝ (۱)

”پھر اے (مسلمان مجاہدو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ پھر جب تم (حالتِ خوف سے نکل کر) اطمینان پالو تو نماز کو (حسبِ دستور) قائم کرو۔ بیشک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے ۰“

۱۲۔ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ وَ إِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالِي لَا يُرَاءُونَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ (۲)

”بیشک منافق (بزعمِ خویش) اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ انہیں (اپنے ہی) دھوکے کی سزا دینے والا ہے۔ اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ (محض) لوگوں کو دکھانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کا بہت ہی کم ذکر کرتے ہیں ۰“

(۱) القرآن، النساء، ۴: ۱۰۳

(۲) القرآن، النساء، ۴: ۱۴۲

۱۳۔ یَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ط قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَ مَا  
عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلَّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا  
أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ اتَّقُوا اللَّهَ ط إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ  
الْحِسَابِ ۝ (۱)

”لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا چیزیں حلال کی گئی ہیں آپ (ان سے) فرمادیں کہ تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور وہ شکاری جانور جنہیں تم نے شکار پر دوڑاتے ہوئے یوں سدھار لیا ہے کہ تم انہیں (شکار کے وہ طریقے) سکھاتے ہو جو تمہیں اللہ نے سکھائے ہیں سو تم اس (شکار) میں سے (بھی) کھاؤ جو وہ (شکاری جانور) تمہارے لئے (مار کر) روک رکھیں اور (شکار پر چھوڑتے وقت) اس (شکاری جانور) پر اللہ کے نام کا ذکر کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ حساب میں جلدی فرمانے والا ہے۔“

۱۴۔ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَاءَ فِي  
الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ  
مُنْتَهُونَ ۝ (۲)

”شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوادے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے کیا تم (ان شرانگیز باتوں سے) باز آؤ گے؟“

۱۵۔ أَوْ عَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَ كُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِّنْكُمْ

(۱) القرآن، المائدة، ۵: ۴

(۲) القرآن، المائدة، ۵: ۹۱

لِيُنذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوا وَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○ (۱)

”کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک مرد (کی زبان) پر ذکر آیا تاکہ وہ تمہیں (عذاب الہی سے) ڈرائے اور تم پر ہیزگار بن جاؤ اور یہ اس لئے ہے کہ تم پر رحم کیا جائے“

۱۶۔ وَ اذْکُرْ رَبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَ خِيفَةً وَ دُونَ الْجَهْرِ مِنْ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِنَ الْغٰفِلِيْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَ يُسَبِّحُوْنَهُ وَ لَهُ يَسْجُدُوْنَ ○ (۲)

اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خشکی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکر حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ ○ بیشک جو (ملائکہ مقربین) تمہارے رب کے حضور میں ہیں وہ (کبھی بھی) اسکی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور (ہمہ وقت) اسکی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز رہتے ہیں ○“

۱۷۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهُ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ (۳)

”ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (انکے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) انکے دل (اسکی عظمت و جلال کے تصور سے) لرز جاتے ہیں اور جب ان پر اسکی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ (کلام محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت افبریں باتیں) انکے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں)

(۱) القرآن، الاعراف، ۷: ۶۳

(۲) القرآن، الاعراف، ۷: ۲۰۵، ۲۰۶

(۳) القرآن، الانفال، ۸: ۲

اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے) ○

۱۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ (۱)

”اے ایمان والو! جب (دشمن کی) کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہا کرو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ ○“

۱۹۔ قُلْ إِنْ اللَّهُ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَايْتُمِنُ إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ○ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ ط إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ○ (۲)

”فرما دیجئے! بیشک اللہ جسے چاہتا ہے (نشانیوں کے باوجود) گمراہ کر دیتا ہے اور جو اسکی طرف رجوع کرتا ہے اسے اپنی جانب رہنمائی فرما دیتا ہے ○ جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے ○“

۲۰۔ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○ (۳)

”بے شک یہ ذکر عظیم (قرآن) ہم نے ہی اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے“

۲۱۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ فَمَسْئُورًا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ (۴)

(۱) القرآن، الانفال، ۸: ۲۵

(۲) القرآن، الرعد، ۱۳: ۲۷، ۲۸

(۳) القرآن، الحجر، ۱۵: ۹

(۴) القرآن، النحل، ۱۶: ۴۳

”اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے سو تم اہل ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود (کچھ) معلوم نہ ہو۔“

۲۲۔ وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ○ (۱)

”اور (اے نبی مکرم) ہم نے آپ کی طرف ذکر عظیم (قرآن) نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لئے وہ (پیغام اور احکام) خوب واضح کر دیں جو ان کی طرف اتارے گئے ہیں اور تاکہ وہ غور و فکر کریں“

۲۳۔ وَ جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ط وَ إِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَوَّا عَلَى آذَانِهِمْ نُفُورًا ○ (۲)

”اور ہم ان کے دلوں پر (بھی) پردے ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ اسے سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ پیدا کر دیتے ہیں (تاکہ اسے سن نہ سکیں) اور جب آپ قرآن میں اپنے رب کا تنہا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں ○“

۲۴۔ وَ إِذْ ذَكَرْتَ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ۔ (۳)

”اور اپنے رب کا ذکر کیا کریں جب آپ بھول جائیں۔“

۲۵۔ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

(۱) القرآن، النحل، ۱۶: ۲۳

(۲) القرآن، بنی اسرائیل، ۱۷: ۳۶

(۳) القرآن، الکہف، ۱۸: ۲۳

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا  
تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ۝ (۱)

”(اے میرے بندے) تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے  
رکھ جو صبح و شام اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں اس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں تیری  
(محبت اور توجہ کی) نگاہیں ان سے نہ ہٹیں، کیا تو (ان فقیروں سے دھیان ہٹا کر)  
دنیوی زندگی کی آرائش چاہتا ہے اور تو اس شخص کی اطاعت (بھی) نہ کر جس کے  
دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے  
اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے ۝“

۲۶۔ وَ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ عَرْضًا ۝ وَالَّذِينَ كَانَتْ  
أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَن ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ۝ (۲)

”اور ہم اس دن دوزخ کو کافروں کے سامنے بالکل عیاں کر کے پیش  
کریں گے۔ وہ لوگ جن کی آنکھیں میرے ذکر سے حجاب (غفلت) میں تھیں اور  
وہ (میرا ذکر) سن بھی نہ سکتے تھے ۝“

۲۷۔ وَ أَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ ۝ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا  
فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۝ (۳)

”اور میں نے تمہیں (اپنی رسالت کے لئے) چن لیا ہے پس تم پوری توجہ  
سے سنو جو تمہیں وحی کی جا رہی ہے ۝ بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود

(۱) القرآن، الکہف، ۱۸: ۲۸

(۲) القرآن، الکہف، ۱۸: ۱۰۰، ۱۰۱

(۳) القرآن، طہ، ۲۰: ۱۳-۱۴

نہیں سو تم میری عبادت کیا کرو اور میرے ذکر کی خاطر نماز قائم کیا کرو۔“

۲۸۔ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَ يَسِّرْ لِي اَمْرِي ۝ وَ اَحْلِلْ عُقْدَةً  
مِّنْ لِّسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ وَ اجْعَلْ لِي وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِي ۝ هٰرُونَ  
اَخِي ۝ اَشْدُدْ بِهٖ اَزْرِي ۝ وَ اَشْرِكْهُ فِيْ اَمْرِي ۝ كَيْ نُسَبِّحَكَ  
كَثِيْرًا ۝ وَ نَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝ (۱)

” (موسیٰ نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کشادہ  
فرما دے ۝ اور میرا کار (رسالت) میرے لئے آسان فرما دے ۝ اور میری زبان  
کی گرہ کھول دے ۝ کہ لوگ میری بات (آسانی سے) سمجھ سکیں ۝ اور میرے گھر  
والوں میں سے میرا ایک وزیر بنا دے ۝ (وہ) میرا بھائی ہارون ہو ۝ اس سے میری  
کمر ہمت مضبوط فرما دے ۝ اور اسے میرے کار (رسالت) میں شریک فرما دے ۝  
تا کہ ہم (دونوں) کثرت سے تیری تسبیح کیا کریں ۝ اور ہم کثرت سے تیرا ذکر کیا  
کریں ۝ بیشک تو ہمیں (سب حالات کے تناظر میں) خوب دیکھنے والا ہے۔“

۲۹۔ اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اٰخُوْكَ بَايْتِيْ وَ لَا تَنْبِئَا فِيْ ذِكْرِيْ ۝ (۲)

” (موسیٰ!) تم اور تمہارا بھائی (ہارون) میری نشانیاں لے کر جاؤ اور  
میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔“

۳۰۔ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَاِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَ قَدْ اَتَيْنَكَ مِنْ

لَدُنَّا ذِكْرًا ۝ (۳)

(۱) القرآن، ط، ۲۰: ۲۵-۳۵

(۲) القرآن، ط، ۲۰: ۳۲

(۳) القرآن، ط، ۲۰: ۹۹

” اس طرح ہم آپ کو (اے حبیب معظم) ان (قوموں) کی خبریں سناتے ہیں جو گزر چکی ہیں اور بے شک ہم نے آپ کو اپنی خاص جناب سے ذکر (یعنی نصیحت نامہ) عطا فرمایا ہے“

۳۱۔ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَ نَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَى ○ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ○ قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَ كَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى ○ (۱)

” اور جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو اس کیلئے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کر دیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے ○ وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے (آج) اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) بینا تھا ○ ارشاد ہوگا ایسا ہی (ہوا کہ دنیا میں) تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تو (بھی) بھلا دیا گیا ہے ○“

۳۲۔ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِمْ مُّحَدَّثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَ هُمْ يَلْعَبُونَ ○ (۲)

” ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے جب بھی کوئی نیا ذکر آتا ہے تو وہ اسے یوں (بے پرواہی سے) سنتے ہیں گویا وہ کھیل کود میں لگے ہوئے ہیں ○“

۳۳۔ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَسَلُّوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ (۳)

(۱) القرآن، طہ، ۲۰: ۱۲۳-۱۲۶

(۲) القرآن، الانبیاء، ۲۱: ۲

(۳) القرآن، الانبیاء، ۲۱: ۷



” (اے حبیب مکرم) ہم نے آپ سے پہلے (بھی) مردوں کو ہی (رسول بنا کر) بھیجا تھا ہم ان کی طرف وحی بھیجا کرتے تھے (لوگو!) تم اہل ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تم (خود) نہ جانتے ہو۔“

۳۳۔ وَ إِذَا رَاكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُؤًا أَهَذَا الَّذِي يَذُكُرُ إِلَهُتِكُمْ ۚ وَ هُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمَنِ هُمْ كَافِرُونَ ۝ (۱)

اور جب کافر لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ سے محض تمسخر ہی کرنے لگتے ہیں (اور کہتے ہیں) کیا یہی ہے وہ شخص جو تمہارے معبودوں کا (رد و انکار کے ساتھ) ذکر کرتا ہے اور وہ خود (خدائے) رحمن کے ذکر سے انکاری ہیں۔

۳۵۔ قُلْ مَنْ يَكْلُوْكُمْ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَنِ ط بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُونَ ۝ (۲)

”فرما دیجئے شب و روز (خدائے) رحمن (کے عذاب) سے تمہاری حفاظت و نگہبانی کون کر سکتا ہے بلکہ وہ اپنے (اسی) رب کے ذکر سے گریزاں ہیں۔“

۳۶۔ وَ اٰذِنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَ عَلٰى كُلِّ صَامِرٍ يَّاتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوْا اِسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اطْعَمُوْا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ ۝ (۳)

(۱) القرآن، الانبياء، ۳۶:۲۱

(۲) القرآن، الانبياء، ۳۲:۲۱

(۳) القرآن، الحج، ۲۲:۲۷، ۲۸

”اور تم لوگوں میں حج کا بلند آواز سے اعلان کرو وہ تمہارے پاس پیدل اور تمام دبلے اونٹوں پر (سوار) حاضر ہو جائیں گے جو دور دارز کے راستوں سے آتے ہیں ○ تاکہ وہ اپنے فوائد (بھی) پائیں اور (قربانی کے) مقررہ دنوں کے اندر اللہ نے جو مویشی چوپائے ان کو بخشے ہیں ان پر (ذبح کے وقت) اللہ کے نام کا ذکر بھی کریں پس تم اس میں سے خود (بھی) کھاؤ اور خستہ حال محتاج کو (بھی) کھلاؤ ○“

۳۷۔ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُواط وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ○  
الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ  
وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَهُمْ يُنْفِقُونَ ○ (۱)

”اور ہم نے ہر امت کے لئے ایک قربانی مقرر کر دی ہے تاکہ وہ ان مویشی چوپایوں پر جو اللہ نے انہیں عنایت فرمائے ہیں (ذبح کے وقت) اللہ کے نام کا ذکر کریں سو تمہارا معبود ایک (ہی) معبود ہے پس تم اسی کے فرمانبردار بن جاؤ اور (اے حبیب) عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں ○ (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل لرزنے لگتے ہیں اور جو مصیبتیں انہیں پہنچتی ہیں ان پر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم رکھنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ○“

۳۸۔ وَ لَوْلَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدَمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَ مَسْجِدٌ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًاط وَ لَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ

يَنْصُرُهُ ط إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ (۱)

”اور اگر اللہ انسانی طبقات میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ (جہادی و انقلابی جدوجہد کی صورت میں) ہٹاتا نہ رہتا تو خانقاہیں، گرجے، کلیسے اور مسجدیں (یعنی تمام ادیان کے مذہبی مراکز اور عبادت گاہیں) مسمار اور ویران کر دی جاتیں جن میں کثرت سے اللہ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے اور جو شخص اللہ (کے دین) کی مدد کرتا ہے یقیناً اللہ اسکی مدد فرماتا ہے بیشک اللہ ضرور (بڑی) قوت والا (سب پر) غالب ہے۔“

۳۹۔ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا  
وَإِنَّتَ خَيْرُ الرَّحِيمِينَ ۝ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِحْرِيًّا حَتَّىٰ أَنْسَوْكُمْ ذِكْرِي وَ  
كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ۝ (۲)

”بیشک میرے بندوں میں سے ایک طبقہ ایسا بھی تھا جو (میرے حضور) عرض کیا کرتے تھے اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔ تو تم ان کا تمسخر کیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میرا ذکر بھی بھلا دیا اور تم (صرف) ان کی تضحیک ہی کیا کرتے رہتے تھے۔“

۴۰۔ فِي بُيُوتِ الَّذِينَ اللَّهُ أَنْ تَرْفَعَهُ وَيُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ لَا يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا  
بِالْغُدُوِّ وَالْأَصَالِ ۝ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِ  
قَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ لَا يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ

(۱) القرآن، الحج، ۲۲: ۴۰

(۲) القرآن، ۲۳: ۱۰۹-۱۱۰

وَالْأَبْصَارُ ۝ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَ يَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ط وَ اللَّهُ  
يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (۱)

” (اللہ کا یہ نور) ایسے گھروں (مساجد اور مراکز) میں (میسر آتا ہے) جن (کی قدر و منزلت) کے بلند کئے جانے اور جن میں اللہ کے نام کا ذکر کئے جانے کا حکم اللہ نے دیا ہے (یہ وہ گھر ہیں کہ اللہ والے) ان میں صبح و شام اسکی تسبیح کرتے ہیں ۝ (اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردان (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کے ذکر سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گی ۝ تاکہ اللہ انہیں ان (نیک اعمال) کا بہتر بدلہ دے جو انہوں نے کئے ہیں اور اپنے فضل سے انہیں اور (بھی) زیادہ (عطا) فرما دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق (وعطا) سے نوازتا ہے ۝“

۴۱۔ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَ مَا يَعْبُدُونَ مِّنْ دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ ءَ أَنْتُمْ  
أَضَلَلْتُمْ عِبَادِي هَؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ۝ قَالُوا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ  
يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلٰكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَ آبَاءَهُمْ حَتَّى  
نَسُوا الذِّكْرَ وَ كَانُوا قَوْمًا بُورًا ۝ (۲)

” اور اس دن اللہ انہیں اور ان کو جن کی وہ اللہ کے سوا پرستش کرتے تھے جمع کرے گا پھر فرمائے گا کیا تم نے ہی میرے ان بندوں کو گمراہ کر دیا تھا یا وہ

(۱) القرآن، النور، ۲۳: ۳۶-۳۸

(۲) القرآن، الفرقان، ۲۵: ۱۷، ۱۸

(خود) ہی راہ سے بھٹک گئے تھے ○ وہ کہیں گے تیری ذات پاک ہے ہمیں (تو) یہ بات (بھی) زیبا نہ تھی کہ ہم تیرے سوا اوروں کو دوست (ہی) بنائیں لیکن (اے مولا!) تو نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو اتنا بہرہ مند فرمایا یہاں تک کہ وہ تیرا ذکر (بھی) بھول گئے اور یہ (بد بخت) ہلاک ہونے والے لوگ (ہی) تھے ○“

۳۲۔ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَ نِي ط وَ كَانَ الشَّيْطَانُ  
لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ○ (۱)

”بے شک اس نے میرے پاس ذکر آ جانے کے بعد مجھے اس سے بہکا دیا اور شیطان انسان کو (مصیبت کے وقت) بے یار و مددگار چھوڑ دینے والا ہے“

۳۳۔ وَ الشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ○ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ  
يَهِيمُونَ ○ وَ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ○ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ وَ ذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَ انْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا ط وَ سَيَعْلَمُ  
الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ○ (۲)

اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں ○ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ وہ (شعراء) ہر وادی (خیال) میں (یونہی) سرگرداں پھرتے رہتے ہیں ○ اور یہ کہ وہ (ایسی باتیں) کہتے ہیں جنہیں (خود) کرتے نہیں ہیں ○ سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرتے رہے (یعنی اللہ اور رسول کے مدح خواں بن گئے) اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبان شعر) انتقام لیا (اور اپنے کلام کے ذریعے اسلام اور

(۱) القرآن، الفرقان، ۲۵: ۲۹

(۲) القرآن، الشعراء، ۲۶: ۲۲۳-۲۲۷

مظلوموں کا دفاع کیا بلکہ ان کا جوش بڑھایا تو یہ شاعری مذموم نہیں) اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا عنقریب جان لیں گے کہ وہ (مرنے کے بعد) کون سی پلٹنے کی جگہ پلٹ کر جاتے ہیں ○“

۳۴۔ اَتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ○ (۱)

” (اے محبوب) آپ تلاوت فرمائیں جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم رکھیں بیشک نماز روکتی ہے بے حیائی اور برائی سے اور بیشک اللہ کا ذکر (ہر ذکر سے) بہت بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ○“

۳۵۔ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ○ (۲)

” ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ○“

۳۶۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ  
وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ○ (۳)

” بیشک اللہ کے رسول میں تمہارے لئے نہایت حسین نمونہ ہے اس کے

(۱) القرآن، العنکبوت، ۲۹: ۳۵

(۲) القرآن، السجدہ، ۳۲: ۱۵

(۳) القرآن، الاحزاب، ۳۳: ۲۱

لئے جو اللہ اور قیامت کے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کا بہت ذکر کرتا ہو ○

۳۷۔ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَنَاتِيْنَ وَالْقَنَاتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقَاتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرَاتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعَاتِ وَالْمُتَّصِدِقِيْنَ وَالْمُتَّصِدِقَاتِ وَالصّٰئِمِيْنَ وَالصّٰئِمَاتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظَاتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذّٰكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ (۱)

”بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں اور عاجزی کرنیوالے مرد اور عاجزی کرنیوالی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزے دار مرد اور روزے دار عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتیں اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور (اللہ کا بہت) ذکر کرنے والی عورتیں اللہ نے ان (سب) کیلئے بخشش اور بہت بڑا ثواب تیار کیا ہے ○“

۳۸۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ○ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ○ (۲)

”اے ایمان والو تم اللہ کا ذکر بڑی کثرت سے کیا کرو ○ اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو ○“

۳۹۔ اِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ

(۱) القرآن، الاحزاب، ۳۳: ۳۵

(۲) القرآن، الاحزاب، ۳۳: ۴۱، ۴۲

بِمَغْفِرَةٍ وَ أَجْرٍ كَرِيمٍ ۝ (۱)

”آپ اسی کو ڈر سنا تے ہیں جو ذکر کی پیروی کرے اور بغیر دیکھے رحمن سے ڈرے تو اسے خوشخبری سنا دیجئے بخشش اور عزت والے ثواب کی“

۵۰۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِـلِـاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُورٍ مِّنْ رَّبِّهِ ۖ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۗ اُولٰٓئِكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشٰبِهًا مَّثٰنِي تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۗ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ هُدٰى اللّٰهُ يَهْدِيْ بِهٖ مَن يَّشَآءُ ۗ وَ مَن يُّضَلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ (۲)

”تو کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کیلئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے (عظیم) نور پر ہے تو ہلاکت ہے ان کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر (کی طرف) سے سخت ہو گئے وہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں ۝ اللہ نے اتارا بہترین کلام (ایسی) کتاب جس کی سب باتیں آپس میں ایک جیسی ہیں بار بار دہرائی ہوئی اس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے جسموں پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کے جسموں کی جلد اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم و گداز ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے جسے چاہے اس کے ذریعے رہنمائی فرماتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ۝“

۵۱۔ وَ اِذَا ذَكَرَ اللّٰهُ وَ حُدَّهُ اشْمَاَزَتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

بِالْآخِرَةِ ۗ وَ اِذَا ذَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ (۳)

(۱) القرآن، یس، ۳۶: ۱۱

(۲) القرآن، الزمر، ۳۹: ۲۳، ۲۴

(۳) القرآن، الزمر، ۳۹: ۲۵



”اور جب تنہا اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو نفرت کرنے لگتے ہیں ان لوگوں کے دل جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے (جو ان کے معبود ہیں) تو ناگہاں وہ خوش ہوتے ہیں“

۵۲۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ج وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَا يٰتِيْهِ الْبٰطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ ط تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ (۱)

”بے شک جنہوں نے ذکر کے ساتھ کفر کیا جب وہ ان کے پاس آ گیا (اللہ ان کے کفر کا انہیں بدلہ دیگا) اور بے شک وہ (قرآن) ضرور بڑی عزت والی کتاب ہے ۝ اس کے پاس باطل نہیں آ سکتا نہ اس کے سامنے سے اور نہ اس کے پیچھے سے۔ اتارا ہوا ہے حکمت والے حمد کئے ہوئے (رب) کا“

۵۳۔ اَفَنْضِرُبُ عَنْكُمْ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝ (۲)

”تو کیا ہم (اپنے) ذکر کا پہلو تم سے پھیر لیں؟ اس وجہ سے کہ تم حد سے گزرنے والے ہو“

۵۴۔ وَ مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقِيْضْ لَهُ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهُ قَرِيْنٌ ۝ (۳)

”اور جو اندھا بن گیا رحمن کے ذکر کی طرف سے ہم اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ (ہر وقت) اس کا ساتھی رہتا ہے“

۵۵۔ فَاسْتَمْسِكْ بِالذِّكْرِ اَوْحٰى اِلَيْكَ ج اِنَّكَ عَلٰى صِرٰطٍ

(۱) القرآن، حم السجدة، ۴۱: ۴۱، ۴۲، ۴۱

(۲) القرآن، الزخرف، ۴۳: ۵

(۳) القرآن، الزخرف، ۴۳: ۳۶

مُسْتَقِيمٍ ۝ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ج وَ سَوْفَ تُسْأَلُونَ ۝ (۱)

” تو آپ اسے مضبوطی سے تھامے رہیں جو آپ کی طرف وحی کی گئی ۝ بے شک آپ سیدھی راہ پر ہیں اور یقیناً وہ (ذکر) ضرور (عظیم) شرف ہے آپ کے لئے اور آپ کی امت کے لئے اور (اے لوگو اس کے متعلق) عنقریب تم سے سوال کیا جائے گا ۝“

۵۶۔ فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ

الدُّنْيَا ۝ (۲)

” تو آپ اپنی توجہ اس سے ہٹالیں جس نے ہمارے ذکر سے روگردانی کی اور اس نے نہ چاہا مگر دنیا کی زندگی کو ۝“

۵۷۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ ۝ (۳)

” اور بے شک نصیحت کے لئے ہم نے ذکر کو آسان کیا تو کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟“

۵۸۔ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ

الْحَقِّ لَا وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ

فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۝ وَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ فاسِقُونَ ۝ (۴)

” کیا وہ وقت نہیں آیا ایمان والوں کے لئے کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کی خاطر جھک جائیں اور اس حق کے لیے (بھی) جو نازل ہوا اور ان کی طرح نہ ہوں جنہیں (اس سے) پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر ایک طویل زمانہ گزر گیا تو ان

(۱) القرآن، الزخرف، ۴۳: ۴۳، ۴۴

(۲) القرآن، النجم، ۲۹: ۵۳

(۳) القرآن: القمر: ۵۴: ۴۰

(۴) القرآن، الحديد، ۱۶: ۵۷

کے دل (انتہائی) سخت ہو گئے اور ان میں بہت سے لوگ نافرمان ہیں ○“  
 ۵۹۔ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ  
 الشَّيْطٰنِ ط اِلَّا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ (۱)

”شیطان نے ان پر غلبہ پالیا تو اس نے اللہ کا ذکر ان (کے دل) سے  
 بھلا دیا وہ شیطان کا ٹولہ ہیں سن لو بیشک شیطان کا ٹولہ ہی نقصان اٹھانے والے  
 لوگ ہیں ○“

۶۰۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا  
 اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوْا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ فَاِذَا  
 قُضِيَتْ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ  
 كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (۲)

”اے ایمان والو جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کیلئے اذان دی جائے  
 تو فوراً تیاری کرو اللہ کے ذکر کی طرف اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے  
 بہت اچھا ہے اگر تم جانتے ہو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ  
 اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرو ○“

۶۱۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ  
 اللّٰهِ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ (۳)

”اے ایمان والو (کہیں) تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر

(۱) القرآن، المجادلہ، ۱۹:۵۸

(۲) القرآن، الجمعة، ۶۲:۹، ۱۰

(۳) القرآن، المنفقون، ۹:۶۳

سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے، تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ۰“

۶۲ - وَ كَايِنٍ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسِبْنَهَا حَسَابًا شَدِيدًا ۖ وَ عَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَ كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ (۱)

” اور کتنی ہی بستیاں تھیں جن کے رہنے والوں نے اپنے رب کے حکم اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان کا سخت محاسبہ کیا اور ہم نے انہیں بڑے سخت برے عذاب کی مار دی ۰ تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان (بستیوں والوں) کے کام کا انجام خسارہ ہوا ۰ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو اے عقلمندو جو ایمان لائے ہو بے شک اللہ نے تمہاری طرف ذکر نازل فرمایا“

۶۳ - وَ إِن يَّكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُنزَّلُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ (۲)

” اور یقیناً کافر قریب ہیں کہ آپ کو اپنی نظریں لگا کر گرا دیں وہ جب ذکر سنتے ہیں اور کہتے ہیں بے شک یہ ضرور مجنون ہیں ۰“

۶۴ - وَ مَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝ (۳)

” اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے وہ اسے چڑھتے ہوئے سخت

عذاب میں داخل کرے گا ۰“

(۱) القرآن، الطلاق، ۶۵: ۸-۱۰

(۲) القرآن، القلم، ۶۸: ۵۱

(۳) القرآن، الجن، ۷۲: ۱۷

۶۵۔ وَادْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ (۱)

”اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کر اور سب سے کٹ کر اسی کا ہو رہ ۝“

۶۶۔ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ۝ وَادْكُرِ

اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا

طَوِيلًا ۝ (۲)

”تو آپ اپنے رب کے حکم کی خاطر صبر فرمائیے اور ان میں سے کسی گنہگار

یا ناشکرے کی بات نہ مانئیے ۝ اور اپنے رب کا نام صبح و شام جپتے رہئے ۝ اور رات

کے کچھ لمحوں میں اس کے لئے سجدہ ریزی کیجئے اور رات کے طویل حصہ میں اس کی

تسبیح کیا کیجئے ۝“

۶۷۔ وَالْمُرْسَلَتِ عُرْفًا ۝ فَالْعَصْفِ عَصْفًا ۝ وَالنَّشْرِ

نَشْرًا ۝ فَالْفَرْقَتِ فَرْقًا ۝ فَالْمُلْقِيَةِ ذِكْرًا ۝ (۳)

”قسم ان (ہواؤں) کی جو بھیجی جاتی ہیں مسلسل۔ پھر ان کی جو نہایت تیز

چلتی ہیں شدت سے ۝ اور ان کی جو خوب پھیلانے والی ہیں (بادلوں کو) ۝ پھر ان

کی جو خوب جدا کرنے والی ہیں ۝ پھر (قسم) ان (فرشتوں) کی جو ذکر کا القاء

کرنے والے ہیں ۝“

۶۸۔ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝ (۴)

(۱) القرآن، المزمل، ۷۳: ۸

(۲) القرآن، الدھر، ۷۶: ۲۳-۲۶

(۳) القرآن، المرسلت، ۷۷: ۱-۵

(۴) القرآن، الاعلیٰ، ۸۷: ۱۳-۱۵

”بيشک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہوں کی آلودگیوں سے) پاک ہو گیا ۰ اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور (کثرت و پابندی سے) نماز پڑھتا رہا ۰“

۷۲۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (۱)

”اور (اے حبیب مکرم!) ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند فرما دیا۔“

فصل: ۱

مثل الذی یذکر والذی لا یذکر مثل الحیّ والمیت

﴿ ذکر کرنے والا زندہ اور نہ کرنے والے مردہ کی مانند ہے ﴾

۱- عن أبي موسى رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر ربہ مثل الحیّ و المیت۔ (۱)

”حضرت ابو موسیٰ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔“

۲- عن أبي موسى رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ و البیت الذی لا یذکر اللہ فیہ مثل الحیّ و المیت۔ (۲)

(۱) ۱- بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۵۳، رقم: ۶۰۴۳

۲- منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۳

۳- عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۲۱۰، رقم: ۶۰۴۳

(۲) ۱- مسلم، الصحیح، ۱: ۵۳۹، رقم: ۷۷۹

۲- ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۳۵، رقم: ۸۵۴

۳- ابو یعلیٰ، المسند، ۱۳: ۹۲-۲۹۱، رقم: ۷۳۰۶

۴- رویانی، المسند، ۱: ۳۱۷، رقم: ۷۴۳

۵- ابو نعیم، المسند المستخرج علی الصحیح لمسلم، ۲: ۳۷۲، رقم: ۱۷۷۱

۶- دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۳: ۱۳۳، رقم: ۶۴۴۲

۷- بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۱، رقم: ۵۳۶

۸- منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۱۷۰، رقم: ۶۳۵

۹- نووی، شرح صحیح مسلم، ۶: ۶۸

”حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی سی ہے۔“

..... ۱۰۔ مبارک پوری تحفۃ الاحوذی، ۲: ۴۳۷

۱۱۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۲۶۵



إن الله يذكر الذاكرين في الملاء الأعلى

﴿اللہ تعالیٰ اپنا ذکر کرنے والوں کا ذکر ملاءِ اعلیٰ میں کرتا ہے﴾

۳۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم يقول الله تعالى: انا عند ظن عبدي بي و انا معه إذا ذكروني فإن ذكروني في نفسي ذكروته في نفسي و إن ذكروني في ملاء ذكروته في ملاء خیر منهم و إن تقرب إلى شبرا تقربت إليه ذراعا و إن تقرب إلى ذراعا تقربت إليه باعا و إن أتاني يمشي أتيته هرولة۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکر خفی) کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر خفی) کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر (ذکر جلی) کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۶: ۲۶۹۳، رقم: ۶۹۷۰

۲۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۹: ۲۷

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۲، رقم: ۳۲۸۶

۴۔ صنعانی، سبل السلام، ۳: ۲۱۳

۵۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۲۰۹

ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔“

۴۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ يقول الله تعالى عز وجل: أنا عند ظن عبدي بي و أنا معه حين يذكرني إن ذكرني في في نفسه ذكرته في نفسي و إن ذكرني في ملأ ذكرت في ملأ هم خير منهم و إن تقرب مني شبرا تقربت إليه ذراعا و إن تقرب إلي ذراعا تقربت منه باعا و إن أتاني يمشي أتيته هرولة۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔ اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ دل میں میرا ذکر (ذکر سری) کرے تو میں دل میں اس کا ذکر (ذکر سری) کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر جہری) کرے تو میں ان کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر (ذکر جہری) کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔“

۵۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ يقول الله ﻋﻠﻴﻚ: أنا

(۱) ۱۔ مسلم، صحیح، ۳: ۲۰۶۱، رقم: ۲۶۷۵

۲۔ نسائی، السنن الکبری، ۳: ۴۱۲، رقم: ۷۷۳۰

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۱۳، رقم: ۹۳۴۰

عند ظن عبدی و أنا معه حين يذكري فان ذكري في نفسه ذكرتة في نفسي و إن ذكري في ملاء ذكرتة في ملاء خير منه و إن اقترب إلى شيرا تقربت إليه ذراعا و إن اقترب إلى ذراعا اقتربت إليه باعا و إن أتاني يمشي أتيته هرولة - (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے، پس اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکر بالسر) کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر بالسر) کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر بالجہر) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر (ذکر بالجہر) یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک ہاتھ میرے نزدیک آئے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہوتا ہوں، اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے نزدیک آئے تو میں دو ہاتھ اس کے نزدیک ہوتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔“

۶۔ عن معاذ بن أنس رضی اللہ عنہ عن أبيه قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: قال الله تعالى لا يذكري عبدی في نفسه إلا ذكرتة في ملاء من ملائكتی و لا يذكري في ملاء إلا ذكرتة في الرفیق الأعلی - (۲)

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۲۰۶۷، رقم: ۲۶۷۵

۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۸۱، رقم: ۳۶۰۳

۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۲۵۵، رقم: ۳۸۲۲

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۵۱، رقم: ۷۳۱۶

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸۴، رقم: ۳۹۱

”حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی بندہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکر خفی) کرتا ہے تو میں فرشتوں کی جماعت میں اس کا ذکر (ذکر جلی) کرتا ہوں اور جب وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر جلی) کرتا ہے تو میں رفیقِ اعلیٰ میں اس کا ذکر (ذکر جلی) کرتا ہوں۔“

۷۔ عن ابي هريرة رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم فيما يحكي عن الله جلّ و علا قال الكبرياء ردائي و العظمة ازارى فمن نازعنى فى واحدة منهما قذفته فى النار و من اقترب الى شبرا اقتربت منه ذراعاً و من اقترب منى ذراعاً اقتربت منه باعاً و من جاءنى يمشى جئتہ اهرول و من جاءنى يهرول جئتہ اسعى و من ذكرنى فى نفسه ذكرته فى نفسى و من ذكرنى فى ملاء ذكرته فى ملاء اكثر منهم و اطيب۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بڑائی میری کملی ہے اور بزرگی میری چادر ہے، پس جو کوئی ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی مجھ سے جھگڑا کرے گا تو میں اسے

..... ۲۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۲، رقم: ۲۲۸۷

۴۔ ہندی، کنز العمال، ۱: ۴۲۰، رقم: ۱۷۹۶

۵۔ ہندی، کنز العمال، ۱: ۴۳۲، رقم: ۱۸۶۷

۶۔ سیوطی، الدر المنثور، ۱۰: ۱۳۹

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۶، رقم: ۳۲۸

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۵۳، رقم: ۸۶۳۵

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۰۵، رقم: ۹۲۳۳

۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۶۱، رقم: ۲۹۴۷۹

آگ میں پھینک دوں گا۔ جو ایک بالشت میرے قریب ہوا، میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آئے تو میں دو بازو پھیلانے کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آئے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں اور جو میری طرف دوڑ کر آئے میں اس سے زیادہ تیز دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں اور جو دل میں میرا ذکر (ذکر سری) کرے میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر سری) کرتا ہوں اور جو جماعت میں میرا ذکر (ذکر جہری) کرے میں اس کی جماعت سے زیادہ بڑی اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں اس کا ذکر (ذکر جہری) کرتا ہوں۔“

۸۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: قال الله عز وجل عبدی عند ظنہ بی و أنا معہ اذا دعانی فإن ذکرنی فی نفسہ ذکرته فی نفسی و ان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منهم و أطیب و ان تقرب منی شبرا تقربت منه ذراعا و ان تقرب ذراعا تقربت باعا و ان اتانی یمشی اتیتہ هرولة۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ اپنے گمان کے مطابق میرے ساتھ ہوتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، پس اگر وہ مجھے دل میں مجھے پکارے (یعنی میرا ذکر بالسر) کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر بالسر) کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں مجھے پکارے (یعنی میرا ذکر بالجہر) کرے تو میں بھی اس کی جماعت سے بہتر اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں اس کا ذکر (ذکر بالجہر) کرتا

ہوں۔ اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ قریب ہو تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔“

۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل:

يقول: انا عند ظن عبدی بی و انا معہ حین یذکرنی ان ذکرنی فی نفسہ ذکرته فی نفسی و ان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر من ملئہ الذی یذکرنی فیہ و ان تقرب العبد منی شبرا تقربت منه ذراعاً وان تقرب منی ذراعاً تقربت منه باعاً و اذا جاءنی یمشی جئتہ اھرو لہ  
المن والفضل۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکر خفی) کرے تو میں اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر خفی) کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر (ذکر جلی) کرتا ہوں۔ اور اگر بندہ ایک بالشت میرے قریب ہو میں ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آئے تو میں فضل و احسان کے ساتھ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔“

۱۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: قال اللہ جل و علا

عبدی عند ظنہ بی و أنا معہ اذا دعانی ان ذکرنی فی نفسہ ذکرته فی نفسی و ان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منه و اطیب۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا بندہ اپنے گمان کے مطابق میرے ساتھ ہوتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکر سری) کرتا ہے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر سری) کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر جہری) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں اس کا ذکر (ذکر جہری) کرتا ہوں۔“

۱۱۔ عن ابي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: قال الله تبارك و تعالیٰ: أنا عند ظن عبدی بی و أنا معہ حیث یذکرنی ان ذکرنی فی نفسہ ذکرته فی نفسہ و ان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منهم و ان تقرب منی ذراعاً تقربت منه باعاً و ان أتانی یمشی أتیتہ هرولة۔ (۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے خیال کے مطابق ہوتا ہوں، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں کہیں بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرے (ذکر خفی کرے) میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر خفی) کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرے (ذکر جہری کرے) تو میں اس کی جماعت سے

(۱) ابن حبان، الصحیح، ۳: ۹۵، رقم: ۸۱۲

(۲) ابن حبان، الصحیح، ۳: ۹۳، رقم: ۸۱۱

بہتر جماعت میں اس کا ذکر (ذکر جہری) کرتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔“

۱۲۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: قال الله تعالى: عبدی إذا ذکرتنی خالیا ذکر تک خالیا، وإن ذکرتنی فی ملاء ذکر تک فی ملاء خیر منهم وأكثر۔ (۱)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندے! جب تو تنہائی میں میرا ذکر (ذکر سرّی) کرتا ہے تو میں بھی تنہائی میں تیرا ذکر (ذکر سرّی) کرتا ہوں اور اگر تو جماعت میں میرا ذکر (ذکر جہری) کرے تو میں اس سے بہتر اور بڑی جماعت میں تمہارا ذکر (ذکر جہری) کرتا ہوں۔“

۱۳۔ عن ثابت قال: قال أبو عثمان النهدي أني لأعلم حين يذکرني ربي۔ قالوا: و كيف ذاک؟ قال: إن الله يقول: فاذکرونی اذکرکم، فاذا ذکرت ذکرنی۔ (۲)

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۶، رقم: ۵۵۱۔

۲۔ بخاری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۲، رقم: ۲۲۸۸۔

۳۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸۔

(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۲۰۶، رقم: ۳۵۳۶۷۔

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۲: ۵۱، رقم: ۱۱۳۸۔

۳۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۲: ۳۲۳۔

۴۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۱۷: ۲۲۸۔

۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۷: ۹۸۔



”حضرت ثابت رضي الله عنه سے روایت ہے کہ ابو عثمان نہدی نے کہا: مجھے معلوم ہے جس وقت میرا رب میرا ذکر کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا: وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا، پس جب میں اس کا ذکر کرتا ہوں (تو) وہ میرا ذکر کرتا ہے۔“

إن الله يباهي الملائكة بالذاكرين

﴿اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنا ذکر کرنے والوں پر فخر فرماتا ہے﴾

۱۴۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، قال: خرج معاویة علی حلقة فی المسجد فقال..... إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقة من أصحابہ۔ فقال: ما أجلسکم؟ قالوا: جلسنا نذكر الله و نحمده علی ما هدانا للإسلام ومن به علینا قال: الله ما أجلسکم إلا ذاک قالوا: و الله ما أجلسنا إلا ذاک، قال: أما إنی لم استحلفکم تهمة لکم ولكنه أتانی جبریل فأخبرنی أن الله وَعَجَّلَ يباهی بکم الملائكة۔ (۱)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقے کے پاس آئے اور کہا:..... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: آپ کس لیے بیٹھے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے، اور اس نے جو ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرما کر احسان فرمایا ہے،

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۲۰۷۵، رقم: ۲۷۰۱

۲۔ ترمذی، السنن، ۵: ۳۶۰، رقم: ۳۳۷۹

۳۔ نسائی، السنن، ۸: ۲۳۹، رقم: ۵۳۲۶

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۹۲

۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۹۵، رقم: ۸۱۳

۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۵۹، رقم: ۲۹۳۶۹

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۹: ۳۱۱، رقم: ۷۰۱

۸۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۹، رقم: ۲۳۱۷

اس پر اس کا شکر بجالانے کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حلفاً کہتے ہو کہ تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہمیں صرف اسی چیز نے بٹھایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے کسی شبہ کی بنا پر حلف نہیں لیا بلکہ بات یہ ہے کہ جبریل نے آکر مجھے بتایا ہے کہ اللہ ﷻ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے۔“

۱۵۔ عن محمد بن كعب أن نفرا كانوا في عهد معاوية يشهدون الفجر و يجلسون عند قاص الجماعة فإذا سلم تحولوا إلى ناحية المسجد فيذكرون الله و يتلوننا كتاب الله حتى يتعالي النهار فأخبر معاوية بهم فجاء يهرول أو يسعى في مشيته حتى وقف عليهم فقال جئت ابشركم ببشرى الله فيما رزقكم أن نفرا على عهد رسول الله ﷺ أحسبه قال كانوا يصنعون نحو ما تصنعون فأقبل رسول الله ﷺ كأنى أحكيه في مشيته حتى وقف عليهم فقال أبشروا والذي نفسى بيده إن الله ﷻ يباهى بكم الملائكة۔ (۱)

”حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں کچھ لوگ نماز فجر میں حاضر ہوتے اور جماعت کے ایک طرف بیٹھ جاتے۔ جب امام سلام پھیرتا تو یہ مسجد کے کونے میں چلے جاتے اور اللہ کا ذکر اور کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے بارے میں بتایا گیا (پس) وہ دوڑتے ہوئے آئے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور کہا: میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری سنانے آیا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں ارزانی

فرمائی ہے۔ عہد رسالت مآب ﷺ میں کچھ لوگ آپ کی طرح عمل کرتے تھے پس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: خوش ہو جاؤ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر ملائکہ کے سامنے فخر فرما رہا ہے۔“

۱۶۔ عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما قال صلينا مع رسول الله ﷺ المغرب فرجع من رجع و عقب من عقب فجاء رسول الله ﷺ مسرعا قد حفزه النفس و قد حسر عن ركبتيه فقال أبشروا هذا ربكم قد فتح بابا من أبواب السماء يباهى بكم الملائكة يقول انظروا الى عبادى قد قضا فريضة و هم ينتظرون أخرى۔ (۱)

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، جو جانے والے تھے چلے گئے، جو بیٹھنے والے تھے وہ بیٹھ گئے۔ حضور ﷺ اس تیزی سے تشریف لائے کہ آپ ﷺ کا سانس مبارک پھولا ہوا تھا اور گھٹنہ مبارک سے کپڑا ذرا اونچا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ! یہ تمہارا رب ہے۔ اس نے آسمان کا ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے اور فرما رہا ہے: میرے بندوں کو دیکھو ایک فرض (نماز) ادا کرنے کے بعد دوسری فرض (نماز) کا انتظار کر رہے ہیں۔“

(۱) ۱۔ ابن ماجہ، ۱: ۲۶۲، رقم: ۸۰۱

۲۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۶: ۵۳

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۱۷۲، رقم: ۶۳۶

۴۔ کنانی، مصباح الزجاجة، ۱: ۹۰۲، رقم: ۳۰۳

۵۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۲: ۵۳

۷- حسن بن موسى حدثنا عبد الله بن عمرو بن العاص و أنا  
أحدثك عن النبي ﷺ صلينا مع النبي ﷺ ذات ليلة فعقب من  
عقب و رجع من رجع فجاء رسول الله ﷺ قبل ان يثور الناس بصلاة  
العشاء فجاء و قد حفزه النفس رافعا أصبعه هكذا و عقد تسعا و  
عشرين و أشار بأصبعه السبابة إلى السماء و هو يقول أبشروا معشر  
المسلمين هذا ربكم عز و جل قد فتح بابا من أبواب السماء يباهى  
بكم الملائكة يقول يا ملائكتي انظروا إلى عبادي هؤلاء أدوا فريضة  
و هم ينتظرون أخرى۔ (۱)

”حضرت حسن بن موسیٰ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو اور میں نے رسول  
اللہ ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز ادا کی۔ جس نے بیٹھنا تھا وہ بیٹھ گیا اور جسے جانا  
تھا وہ چلا گیا پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں کی نمازِ عشاء کے لئے واپسی سے پہلے  
تشریف لائے۔ آپ ﷺ کا سانس مبارک پھولا ہوا تھا اور اپنی انگلی کو اس طرح  
اٹھائے ہوئے تھے..... اور آپ ﷺ نے انگشتِ شہادت سے آسمان کی طرف  
اشارہ کیا..... اور آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی جماعت خوش ہو جاؤ، یہ تمہارا  
رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا۔ اور فرشتوں  
کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے اور فرما رہا ہے: اے میرے ملائکہ! میرے ان بندوں کو  
کی طرف دیکھو جنہوں نے ایک فریضہ ادا کر لیا ہے اور وہ دوسرے فریضے کے انتظار  
میں ہیں۔“

۱۸۔ عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال صلينا مع رسول الله ﷺ

(۱)۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۰۸

ذات ليلة فرجع من رجوع و عقب من عقب فجاء رسول الله قبل أن  
يثوب العشاء فقال أبشروا أبشروا هذا ربكم تبارك و تعالی قد فتح  
بابا من أبواب السماء بياهی بكم الملائكة يقول انظروا إلى عبادی  
قضوا فريضة و هم ينتظرون اخرى۔ (۱)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک رات ہم نے  
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جسے جانا تھا وہ چلا گیا اور جس نے بیٹھنا تھا وہ  
بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ وقتِ عشاء سے پہلے تشریف لائے اور فرمایا: خوش ہو  
جاؤ! خوش ہو جاؤ! یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک  
دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے  
کہ دیکھو! یہ میرے بندے ہیں جنہوں نے ایک فريضة مکمل کر لیا ہے اور دوسرے  
کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔“

۱۹۔ عن أبي أيوب: أن نوحا و عبد الله بن عمرو يعني ابن العاص  
اجتمعا فقال نوح: حد لو ان السماوات والأرض وما فيها وضع في  
كفة الميزان و وضعت لا إله إلا الله في الكفة الأخرى لرجحت بهن و  
لو أن السماوات و الأرض و ما فيهن كن طبقا من حديد فقال رجل لا  
إله إلا الله لخرقتهن حتى تنتهي إلى الله عز و جل فقال عبد الله بن  
عمر و صلينا مع رسول الله ﷺ المغرب فعقب من عقب و رجع من  
رجع فجاء ﷺ و قد كاد يحسر ثيابه عن ركبتيه فقال أبشروا معشر  
المسلمين هذا ربكم قد فتح بابا من أبواب السماء بياهی بكم

(۱) بزان، المسند، ۶: ۲۵۷، رقم: ۳۳۶۵

الملائكة يقول هؤلاء عبادى قضا فريضة و هم ينتظرون اخرى۔ (۱)

”حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نوف اور حضرت عبد

اللہ بن عمرو بن العاص اکٹھے ہوئے، حضرت نوف نے کہا: اگر آسمان و زمین اور جو

کچھ ان میں ہے وہ میزان کے پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں لا

إله إلا اللہ رکھ دیا جائے تو دوسرا پلڑا ان سب سے بھاری ہو جائے گا اور اگر آسمان

زمین اور جو کچھ ان میں ہے یہ سب لوہے کے طبق ہوتے اور بندہ لا إله إلا اللہ کہتا

تو یہ ان سب کو پھاڑ کر اللہ تک پہنچ جاتا اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم

نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی پس جس نے بیٹھنا تھا وہ بیٹھ گیا اور جسے

جانا تھا وہ چلا گیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں

گھٹنوں کا کپڑا ذرا اونچا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب مسلمانوں کی جماعت

خوش ہو جائے، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک

دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے اور فرما رہا ہے یہ میرے

بندے ہیں جنہوں نے ایک فریضہ مکمل کر لیا ہے اور دوسرے کے انتظار میں ہیں۔“

۲۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یباہی باہل

عرفات اهل السماء فيقول لهم انظروا إلى عبادى جاءونى شعنا

غبرا۔ (۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ

آسمان والوں کے سامنے عرفات میں جمع ہونے والوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے:

(۱) احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۸۶، رقم: ۶۷۵۰

(۲) ابن خزیمہ، الصحیح، ۳: ۲۶۳، رقم: ۲۸۳۹

میرے بندوں کی طرف دیکھو کہ وہ میرے پاس پراگندہ اور غبار آلود بالوں کے ساتھ (یعنی عاشقانہ اور مجنونانہ روپ میں) آئے ہیں۔“

۲۱۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إذا كان يوم عرفة انزل الله ينزل إلى السماء فيباهي بهم الملائكة فيقول انظروا إلى عبادي أتوني شعثا غبرا ضاحين من كل فج عميق أشهدكم إني قد غفرت لهم فتقول له الملائكة إى رب فيهم فلان يزهو و فلان و فلان قال يقول الله قد غفرت لهم قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: فما من يوم أكثر عتقا من النار من يوم عرفة۔ (۱)

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ والے دن اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کو ذرا دیکھو کہ میری طرف پراگندہ حال اور غبار آلود بال لئے ہوئے صبح کے وقت مختلف گہری گھاٹیوں سے آئے ہیں (یعنی عاشقانہ اور مجنونانہ روپ دھار کر آئے ہیں)۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں: باری تعالیٰ! ان میں تو فلاں فلاں متکبر شخص بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی (ان عاشقوں کے صدقے میں) بخش دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوم عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں جس دن اتنے زیادہ لوگ آگ سے آزاد کئے جاتے ہوں۔“

(۱) ابن خزیمہ، الصحیح، ۳: ۴۶۳، رقم: ۲۸۴۰



## فصل: ٢

الملائكة يطوفون في الطرق و يبتغون مجالس الذكر

﴿ فرشتے مجالسِ ذکر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں ﴾

۲۲۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان لله ملائكة يطوفون في الطرق يلتمسون أهل الذكر، فإذا وجدوا قوما يذكرون الله، تنادوا: هلموا إلى حاجتكم ..... إلى آخر الحديث۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں اہل ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، جب وہ کہیں ذکر کرنے والوں کو پا لیتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصود کی طرف آ جاؤ۔“

۲۳۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ان لله تبارك و تعالی ملائكة سيارة فضلا يتبعون مجالس الذكر فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم ..... إلى آخر الحديث۔ (۲)

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۵۳، رقم: ۶۰۴۵

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۳۹، رقم: ۸۵۷

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۹، رقم: ۵۳۱

۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۴۵

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۳۱۶

(۲) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۲۰۶۹، رقم: ۲۶۸۹

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۵۲، رقم: ۷۴۲۰

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ایسے ہیں جو ذکر کی مجالس ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان اہل ذکر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔“

۲۴۔ عن أبي هريرة أو عن أبي سعيد قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: إن لله ملائكة سياحين في الأرض، فضلا عن كتاب الناس، فإذا وجدوا أقواما يذكرون الله تنادوا: هلموا إلى بغيتكم ..... إلى آخر الحديث۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ یا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو کرانا کاتبین کے علاوہ زمین میں پھرتے رہتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ۔“

۲۵۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن لله ملائكة سيارة وفضلاء يلتمسون مجالس الذكر في الارض ..... إلى آخر الحديث۔ (۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ (ایک خاص

..... ۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۸۲، رقم: ۸۹۶۰

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۹، رقم: ۲۳۱۶

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۲۳۳، رقم: ۵۵۲۳

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۷۹، رقم: ۳۶۰۰

(۲) حاکم، المستدرک، ۱: ۶۷۲، رقم: ۱۸۲۱

مقصد کے لئے) گھومتے رہتے ہیں (اور) زمین پر مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔“

۲۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لله ملائكة سیارة فضلا یلتمسون مجالس الذکر ..... إلى آخر الحدیث۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ (ایک خاص مقصد کے لئے) گھومتے رہتے ہیں (اور) مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔“

۲۷۔ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن لله من الملائكة یطلبون حلق الذکر ..... إلى آخر الحدیث۔ (۲)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے حلقاتِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔“

(۱) طیالسی، المسند: ۳۱۹، رقم: ۲۳۳۳

(۱) ا۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۷

۲۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۰، رقم: ۲۳۲۲

۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۳۶

## فصل: ٥

الملائكة يحفون مجالس الذكر بأجنتهم

﴿فرشتے مجالسِ ذکر کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں﴾

٢٨- عن أبي هريرة و أبي سعيد الخدري: انهما شهدا على النبي ﷺ انه قال: لا يقعد قوم يذكرون الله عزوجل إلا حفتهم الملائكة و غشيتهم الرحمة و نزلت عليهم السكينة و ذكرهم الله فيمن عنده- (١)

”حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کی

- (١) ١- مسلم، الصحیح، ٣: ٢٠٤٣، رقم: ٢٤٠٠  
 ٢- ترمذی، الجامع الصحیح، ٥: ٢٥٩، رقم: ٣٣٤٨  
 ٣- ابن ماجہ، السنن، ٢: ١٢٣٥، رقم: ٣٤٩١  
 ٤- ابن ابی شیبہ، المصنف، ٦: ٦٠، رقم: ٢٩٣٤٥  
 ٥- طبرانی، المعجم الاوسط، ٢: ١٣٤، رقم: ١٥٠٠  
 ٦- احمد بن حنبل، المسند، ٣: ٩٢، رقم: ١١٨٩٣  
 ٧- طیالسی، المسند، ١: ٢٩٦، رقم: ٢٢٣٣  
 ٨- طیالسی، المسند، ١: ٣١٣، رقم: ٢٣٨٦  
 ٩- ابویعلیٰ، المسند، ٢: ٣٣٣، رقم: ١٢٥٢  
 ١٠- ابویعلیٰ، المسند، ١١: ٢٠، رقم: ٦١٥٩  
 ١١- ابویعلیٰ، المسند، ١١: ٢١، رقم: ٦١٦٠  
 ١٢- عبد بن حمید، المسند، ١: ٢٤٢، رقم: ٨٦١  
 ١٣- بیہقی، شعب الایمان، ١: ٣٩٩، رقم: ٥٣٠  
 ١٤- منذری، الترغیب والترہیب، ٢: ٢٦٢، رقم: ٢٣٢٨

بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سیکنہ نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنی جماعت میں کرتا ہے۔“

۲۹۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ان لله ملائكة يطوفون في الطرق يلتمسون أهل الذكر، فإذا وجدوا قوما يذكرون الله، تنادوا: هلموا إلى حاجتكم۔ قال: فيحفونهم بأجنحتهم إلى السماء الدنيا..... إلى آخر الحديث۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں اہل ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، جب وہ کہیں ذکر کرنے والوں کو پا لیتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصود کی طرف آ جاؤ۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ آسمان دنیا تک اس پر اپنے پروں سے سایہ فلگن ہو جاتے ہیں۔“

۳۰۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ان لله تبارك و تعالی ملائكة سيارة فضلا يتبعون مجالس الذكر فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم، وحف بعضهم بعضا بأجنحتهم حتى يملؤا ما بينهم

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۵۳، رقم: ۶۰۳۵

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۳۹، رقم: ۸۵۷

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۹، رقم: ۵۳۱

۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۳۵

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۳۱۶

و بين السماء الدنيا ..... إلى آخر الحديث۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ایسے ہیں جو ذکر کی مجالس ڈھونڈتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان اہل ذکر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور بعض فرشتے اپنے پروں سے دوسرے فرشتوں کو ڈھانپ لیتے ہیں، حتیٰ کہ زمین سے لے کر آسمان دنیا تک کی جگہ بھر جاتی ہے۔“

۳۱۔ عن ابی ہریرۃ او عن ابی سعید قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لله ملائکة سیاحین فی الارض، فضلا عن کتاب الناس، فاذا وجدوا اقواما یدکرون اللہ تنادوا: ہلموا الی بغیتکم فیجیئون فیحفون بہم  
إلی سماء الدنيا ..... إلى آخر الحديث۔ (۲)

”حضرت ابو ہریرہ یا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو کراماً کاتبین کے علاوہ زمین میں پھرتے رہتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں اور اہل مجلس کو آسمان دنیا تک ڈھانپ لیتے ہیں۔“

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۲۰۶۹، رقم: ۲۶۸۹

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۵۲، رقم: ۷۳۲۰

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۸۲، رقم: ۸۹۶۰

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۹، رقم: ۲۳۱۶

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۲۳۳، رقم: ۵۵۲۳

(۲) ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۷۹، رقم: ۳۶۰۰

۳۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن لله ملائكة سيارة وفضلاء يلتمسون مجالس الذكر في الارض، فاذا أتوا على مجلس ذكر حف بعضهم بعضا بأجنحتهم الى السماء ..... إلى آخر الحديث۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ (ایک خاص مقصد کے لئے) گھومتے رہتے ہیں (اور) زمین پر مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور جب وہ کسی محفلِ ذکر میں آتے ہیں تو ایک دوسرے کو پروں کے ذریعے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔“

۳۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لله ملائكة سيارة فضلاء يلتمسون مجالس الذكر، فاذا اتوا على قوم يذكرون الله عزوجل جلسوا فاطلوهم باجنحتهم ما بينهم وبين السماء الدنيا ..... إلى آخر الحديث۔ (۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ (ایک خاص مقصد کے لئے) گھومتے رہتے ہیں (اور) مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جب وہ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والوں کے پاس آتے ہیں تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اوپر آسمانِ دنیا تک اپنے پروں سے سایہ فلگن ہو جاتے ہیں۔“

۳۴۔ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن لله من الملائكة يطلبون حلق

(۱) حاکم، المستدرک، ۱: ۶۷۲، رقم: ۱۸۲۱

(۲) طیبی، المسند، ۳۱۹، رقم: ۲۳۳۳

الذكر فاذا حفوا عليهم ..... إلى آخر الحديث۔ (۱)

”حضرت انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے حلقاتِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں، جب وہ ان کے پاس آتے ہیں تو انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔“

۳۵۔ عن أنس رضي الله عنه، عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن لله سيارة من الملائكة يطلبون حلق الذكر فاذا حفوا عليهم و أتوا بهم ثم بعثوا رائداهم إلى السماء إلى رب العزة تبارك و تعالیٰ۔ (۲)

”حضرت انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ذکر کے حلقوں کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ جب وہ ان ذکر کرنے والوں کے پاس آتے ہیں تو وہ انہیں ڈھانپ لیتے ہیں پھر وہ اپنے سربراہ کو آسمان کی طرف اللہ رب العزت کی بارگاہ میں بھیج دیتے ہیں۔“

(۱) ۱۔ پیشمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۷

۲۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۰، رقم: ۲۳۲۲

۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۲۶

(۲) ۲۔ پیشمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۷



## فصل: ٦

يسألُ اللهُ الملائكةَ عن أحوالِ الذاكرين

﴿اللہ تعالیٰ فرشتوں سے اہل ذکر کا حال دریافت فرماتا ہے﴾

۳۶۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان لله ملائكة فضلا عن كتاب الناس يمشون في الطرق يلتمسون الذكر فاذا راوا اقواما يذكرون الله تبارك و تعالی تنادوا هلموا الی حاجاتکم فيحفون باجنحتهم الی السماء فيسالهم ربهم جل و علا وهو اعلم بهم فيقول عبادی ما يقولون فيقولون یا رب یسبحونک و یحمدونک فيقول هل راونی فيقولون لا فيقول کیف لو راونی فيقولون لو راوک لکانوا اشد تسبیحا و تمجیدا و تکبیرا و تحمیدا فيقول ماذا یسالون فيقولون یسالونک یا رب الجنة فيقول لهم هل راوها فيقولون لا فيقول کیف لو راوها فيقولون لو قد راوها کانوا اشد طلبا و اشد حرصا فيقول فمم يتعوذون فيقولون يتعوذون بک من النار فيقول فهل راوها فيقولون لا فيقول کیف لو راوها فيقولون لو قد راوها کانوا اشد تعوذا فيقول فانی اشهدکم انی قد غفرت لهم۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لوگوں کے اعمال لکھنے پر مامور کیے گئے (کراماً کاتبین) کے علاوہ فرشتے ہیں جو راستوں میں چلتے ہیں اور اللہ کے اہل ذکر تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ اہل ذکر کو دیکھتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصود کی

(۱) ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۳۷، ۱۳۸، رقم: ۸۵۶

طرف آؤ۔ پھر وہ آسمان تک ان پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔ پھر ان سے انکا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے۔ اللہ ان سے کہتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! وہ آپ کی پاکی اور آپ کی تعریف بیان کرتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو آپ کی بہت زیادہ تسبیح کریں اور بزرگی اور بڑائی اور تعریف کریں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! وہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی شدید طلب اور حرص کرتے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ آپ کی دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں۔ پھر فرماتا ہے: اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو وہ بہت زیادہ پناہ مانگیں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔“

۳۷۔ عن ابی ہریرۃ او عن ابی سعید قال: قال رسول اللہ ﷺ ان لله ملائكة سياحين في الارض، فضلا عن كتاب الناس، فاذا وجدوا اقواما يذكرون الله تنادوا: هلموا الي بغيتكم فيحيئون فيحفون بهم الى سماء الدنيا فيقول الله: أى شئ تركتم عبادى يصنعون؟ فيقولون: تركناهم يحمدونك و يمجدونك و يذكرونك قال: فيقول: فهل رأوني؟ فيقولون: لا، قال: فيقول: فكيف لو رأوني؟ قال: فيقولون: لو

رأوك لكانوا أشد تحميذا و أشد تمجيذا و أشد لك ذكرا، قال:  
 فيقول: و أى شئ يطلبون؟ قال: فيقولون: يطلبون الجنة، قال: فيقول:  
 و هل رأوها؟ قال: فيقولون: لا، فيقول: فكيف لو رأوها؟ قال:  
 فيقولون: لو رأوها لكانوا أشد لها طلبا، قال: فيقول: فمن أى شئ  
 يتعوذون؟ قالوا: يتعوذون من النار، قال: فيقول: و هل رأوها؟  
 فيقولون: لا، فيقول: فكيف لو رأوها؟ فيقولون: لو رأوها لكانوا منها  
 أشد هربا، و أشد منها خوفا، و أشد منها تعوذا، قال: فيقول: فإني  
 أشهدكم أنى قد غفرت لهم، فيقولون: إن فيهم فلانا الخطاء، لم  
 يردهم إنما جاءهم لحاجة، فيقول: هم القوم لا يشقى لهم جليس۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ یا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی  
 اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو کرانا کاتبین کے  
 علاوہ زمین میں پھرتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے  
 ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں  
 اور اہل مجلس کو آسمان دنیا تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے  
 بندوں کو کس حالت پر چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے آپ کے  
 بندوں کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ آپ کی حمد اور پاکیزگی بیان کر رہے تھے اور تیرا  
 ذکر کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض  
 کرتے ہیں: ”نہیں“۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی حالت کیا  
 ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: (یا اللہ!) اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو (پہلے سے)

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۷۹، رقم: ۳۶۰۰

کہیں زیادہ آپ کی تعریف اور بزرگی اور کہیں زیادہ آپ کا ذکر کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیفیت کیا ہوتی؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی شدید طلب اور حرص کرتے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: (جہنم کی) آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں ”نہیں“۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: (یا اللہ!) اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ بھاگتے، بہت ڈرتے اور پناہ مانگتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ وہ عرض کرتے ہیں: (الہی!) ان میں فلاں آدمی بہت گناہگار ہے، وہ ذکر سننے کے لئے نہیں بلکہ اپنے کسی کام کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔“

۳۸۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال: يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل و ملائكة بالنهار، و يجتمعون في صلاة الفجر و صلاة العصر، ثم يعرج الذين يأتوا فيكم فيسألهم ربهم و هو أعلم بهم: كيف تركتم عبادي؟ فيقولون: تركناهم و هم يصلون، و أتيناهم و هم يصلون۔ (۱)

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۲۰۳، رقم: ۵۳۰

۲۔ مسلم، الصحیح، ۱: ۴۳۹، رقم: ۶۳۲

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تم میں باری باری آتے رہتے ہیں اور نماز فجر اور نماز عصر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں، پھر جو تمہارے پاس آئے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کے حال کو خوب جانتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہم نے اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔“

۳۹۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ان لله ملائكة يطوفون في الطرق يلتمسون اهل الذكر فاذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا: هلموا الى حاجتكم قال: فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا قال: فيسألهم ربهم وهو اعلم منهم ما يقول عبادي؟ قال: تقول: يسبحونك و يكبرونك و يحمدونك و يمجدونك، قال: فيقول: هل رأوني؟ قال فيقولون: لا والله ما رأوك، قال فيقول: و كيف لو رأوني؟ قال: يقولون لو رأوك كانوا اشد لك عبادة و اشد لك تمجيذا و اكثر لك تسبيحا، قال يقول: فما يسألونني؟ قال: يسألونك الجنة، قال: يقول: و هل رأوها؟ قال: يقولون: لا والله يا رب ما رأوها، قال يقول: فكيف لو أنهم رأوها؟ قال: يقولون: لو أنهم رأوها كانوا اشد عليها حرصا و اشد لها طلبا و اعظم فيها رغبة قال: فمم يتعوذون؟ قال: يقولون: من النار، قال: يقول: و هل رأوها؟ قال: يقولون: لا والله يا رب ما رأوها قال: يقول: فكيف لو رأوها؟ قال:

يقولون: لو رأوها كانوا أشد منها فرارا و أشد لها مخافة، قال: فيقول: فأشهدكم اني قد غفرت لهم، قال: يقول ملك من الملائكة: فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة، قال: هم الجلساء لا يشقى بهم جليسهم۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں اہل ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، جب وہ کہیں ذکر کرنے والوں کو پا لیتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصود کی طرف آ جاؤ۔ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ آسمان دنیا تک اس پر اپنے پروں سے سایہ فلگن ہو جاتے ہیں۔ پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم! آپ کو تو انہوں نے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کی حالت کیا ہوگی؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو آپ کی بہت زیادہ عبادت کریں، آپ کی بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور آپ کی بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۵۳، رقم: ۶۰۴۵

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۳۹، رقم: ۸۵۷

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۹، رقم: ۵۳۱

۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۲۵

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۳۱۶

فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! خدا کی قسم، انہوں نے اسے بھی نہیں دیکھا۔ اللہ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا ان کا کیا حال ہوتا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی بہت زیادہ حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت رکھتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: دوزخ سے؟ وہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم، انہوں نے اسے بھی نہیں دیکھا۔ وہ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اور زیادہ بھاگتے اور زیادہ ڈرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص ایسا بھی تھا جو (ذکر کے لیے نہیں بلکہ) اپنے کسی کام سے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ ان کے پاس تو بیٹھا ہے اور ان کی مجلس میں بیٹھنے والے محروم نہیں رہتے۔“

۴۰۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ان لله تبارك و تعالی ملائكة سيارة فضلا يتبعون مجالس الذكر فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم وجف بعضهم بعضا بأجنحتهم حتى يملؤا ما بينهم و بين السماء الدنيا۔ فاذا تفرقوا عرجوا و صعدوا الى السماء قال: فيسألهم الله عز وجل وهو أعلم بهم: من أين جئتم؟ فيقولون: جئنا من عند عباد لك في الارض، يسبحونك و يكبرونك و يهللونك و يحمدونك ويسألونك قال: وما ذا يسألوني؟ قالوا: يسألونك جنتك قال: وهل رأوا جنتي؟ قالوا: لا أي رب! قال: فكيف لو رأوا

جنتی؟ قالوا: و يستجیرونک، قال: و مم يستجیروننی؟ قالوا: من نارک یا رب! قال: وهل رأوا ناری؟ قالوا: لا، قال: فكيف لو رأوا ناری؟ قالوا: و يستغفرونک، قال: فيقول: قد غفرت لهم فأعطيتهم ما سألوا و أجرتهم مما استجاروا۔ قال: فيقولون: رب! فيهم فلان، عبد خطاء، انما مر فجلس معهم قال فيقول: و له غفرت هم القوم لا يشقى بهم جليسهم۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو مجالسِ ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، جب وہ کہیں ان مجالسِ ذکر کو پا لیتے ہیں تو اہل ذکر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور پھر وہ آسمان دنیا تک اس پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ زمین سے لے کر آسمان دنیا تک کی جگہ بھر جاتی ہے۔ جب وہ مجلسِ ذکر سے اٹھ جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں، پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہم زمین پر آپ کے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو آپ کی تسبیح کر رہے تھے، آپ کی کبریائی بیان کر رہے تھے، آپ کی تہلیل کر رہے تھے، اور آپ کی حمد بیان کر رہے تھے اور آپ سے مانگ رہے تھے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۲۰۶۹، رقم: ۲۶۸۹

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۵۲، رقم: ۷۳۲۰

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۸۲، رقم: ۸۹۶۰

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۹، رقم: ۲۳۱۶

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۲۳۳، رقم: ۵۵۲۳



رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے آپ کی جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کی حالت کیا ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ آپ کی پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! آپ کی دوزخ سے پناہ مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کی حالت کیا ہوتی! فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ان کو بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ میں نے ان کو عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی اس سے میں نے ان کو پناہ دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں گنہگار شخص بھی تھا، وہ اس مجلس کے پاس سے گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ ویسے ہی بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا (کیونکہ) یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں کیا جاتا۔“

۴۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان لله ملائكة سیارة و فضلاء یلتمسون مجالس الذکر فی الارض فاذا اتوا علی مجلس ذکر حف بعضهم بعضا بأجنحتهم الی السماء فیقول تبارک و تعالی: من این جئتم؟ و هو اعلم، فیقولون: ربنا جئنا من عند عبادک یسبحونک و یکبرونک و یحمدونک و یهللونک و یسألونک و یتجیرونک، فیقول: ما یسألوننی و هو اعلم فیقولون

ربنا يسالونك الجنة فيقول وهل راوها فيقولون لا يا رب فيقول  
 كيف لو راوها فيقول ومم يستجرونني وهو اعلم فيقولون من النار  
 فيقول هل راوها فيقولون لا فيقول فكيف لو راوها ثم يقول اشهدوا  
 اني قد غفرت لهم و اعطيتهم ما سالوني و اجرتهم مما استجاروني  
 فيقولون ربنا ان فيهم عبدا خطاء جلس اليهم و ليس معهم فيقول وهو  
 ايضا قد غفرت له هم القوم لا يشقى بهم جليسهم۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے  
 کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ (ایک خاص  
 مقصد کے لیے) گھومتے رہتے ہیں۔ (اور) زمین پر مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے  
 ہیں اور جب وہ کسی مجلسِ ذکر میں آتے ہیں تو ایک دوسرے کو پروں کے ذریعے  
 آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے: .....  
 حالانکہ اس کو ان سے زیادہ علم ہوتا ہے ..... کہاں سے آرہے ہو؟ تو ملائکہ عرض  
 کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم آپ کے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو  
 آپ کی تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل کر رہے تھے اور آپ سے سوال کر رہے تھے اور آپ  
 کی پناہ مانگ رہے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر  
 جانتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے  
 رب! وہ آپ سے جنت کا سوال کر رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے  
 اسے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر  
 وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرماتا ہے حالانکہ  
 وہ ان سے بہتر جانتا ہے: اور وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے۔ فرشتے

(۱) حاکم، المستدرک، ۱: ۶۷۲، رقم: ۱۸۲۱

عرض کرتے ہیں: (دوزخ کی) آگ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی حالت کیا ہوتی! پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: گواہ رہو کہ میں نے ان کی بخشش فرمادی اور جس چیز کا انہوں نے مجھ سے سوال کیا تھا میں نے انہیں عطا فرمادی اور انہوں نے جس چیز کے شر سے میری پناہ مانگی میں نے انہیں اس چیز سے پناہ دے دی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ان میں ایک بہت گناہگار بندہ بھی تھا جو (اپنے کسی کام کے لیے) ان کے ساتھ جا بیٹھا تھا حالانکہ وہ ان میں سے نہیں تھا۔ باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں نے اسے بھی بخش دیا ہے کیونکہ وہ ایسے (بابرکت) لوگ ہیں کہ ان کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔“

۱۲۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لله ملائکة سیارة فضلا یلتمسون مجالس الذکر فاذا اتوا علی قوم یذکرون الله عزوجل جلسوا فاطلوهم باجنحتهم ما بینهم و بین السماء الدنیا فاذا قاموا عرجوا الی ربهم فیقول تبارک و تعالیٰ وهو اعلم من این جنتم فیقولون حننا من عند عباد لک یسبحونک و یمجدونک و یحمدونک و یهللونک و یکبرونک و یتجیرونک من عذابک و یسالونک جنتک فیقول تبارک و تعالیٰ و هل راوا جنتی و ناری فیقولون لا فیقول فکیف لو راوہما قال فیقول اشہدکم فقد اجرتمہم مما استجاروا و اعطیتہم ما سالوا فیقال ان فیہم رجلا مر بہم فقعد معہم فیقول ولہ قد غفرت انہم قوم لا یشقی بہم

## جلسہم۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ (ایک خاص مقصد کے لئے) گھومتے رہتے ہیں (اور) مجالس ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جب وہ اہل ذکر کے پاس آتے ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اوپر آسمان دنیا تک اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔ جب اہل ذکر (محفل ذکر سے) اٹھتے ہیں تو ملائکہ اپنے رب کے پاس واپس چلے جاتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے فرماتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے تم کہاں سے آئے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہم آپ کے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی تسبیح، بزرگی، تعریف، تہلیل اور تکبیر میں مصروف تھے، وہ آپ سے آپ کے عذاب کی پناہ مانگ رہے تھے اور آپ سے آپ کی جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: اور کیا انہوں نے میری جنت و دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ انہوں نے جس چیز سے میری پناہ مانگی تھی میں نے انہیں اس سے پناہ دے دی اور جس چیز کا سوال کیا تھا وہ بھی انہیں عطا فرمادی۔ کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں ان میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو وہاں سے گزر رہا تھا کہ ان کے ساتھ جا بیٹھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی بخش دیا کیونکہ وہ ایسے (بابرست) لوگ ہیں کہ جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔“

## فصل: ۷

الذكر خیر من القتال فی سبیل اللہ و عینک

﴿ ذکر اللہ کی راہ میں قتال سے بہتر ہے ﴾

۴۳۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، أن رسول اللہ سئل: أی العباد أفضل درجة عند اللہ يوم القيامة؟ قال: الذاكرون اللہ كثيرا و الذاكرات۔ قلت: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آک و سلم! و من الغازی فی سبیل اللہ؟ قال: لو ضرب بسيفه فی الکفار و المشرکین حتی ینکسر، و یختضب دما لکان الذاکرون اللہ أفضل۔ (۱)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور کرنے والیاں ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آک و سلم! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۴۵۸، رقم: ۳۳۷۶

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۷۵، رقم: ۱۱۷۳۸

۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۲: ۵۳۰، رقم: ۱۴۰۱

۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۳۸

۵۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۴

۶۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۴، رقم: ۲۲۹۶

۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۸۹

بھی اللہ کا ذکر کرنے والے درجہ میں افضل ہیں۔“

۳۴۔ عن معاذ رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ما عمل ابن آدم عملاً أنجى له من النار من ذكر الله۔ قالوا: يا رسول الله صلى الله عليك وآلك وسلم! ولا الجهاد في سبيل الله؟ قال: ولا الجهاد في سبيل الله عملاً بسيفك حتى ينقطع، ثم عملاً بسيفك من ينقطع، ثم عملاً به حتى ينقطع۔ (۱)

”حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ آگ سے نجات دینے والا نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جہاد فی سبیل اللہ بھی؟ فرمایا: اور جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں اگرچہ تو اس حد تک قتال کرے کہ تیری کی تلوار ٹوٹ جائے، پھر تو اپنی تلوار کے ساتھ قتال کرے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے، تو پھر یہی عمل کرے یہاں تک کہ تیری تلوار ٹوٹ جائے۔“

۳۵۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، قال: ما عمل آدمي عملاً أنجى له من عذاب الله من ذكر الله۔ قالوا: يا أبا عبد الرحمن! ولا الجهاد في سبيل الله عجل؟ قال: ولا إلى أن يضرب بسيفه حتى ينقطع لأن الله عجل يقول في كتابه: ﴿وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾ (۲)۔ (۳)

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۵۷، رقم: ۲۹۳۵۲

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۶۹، رقم: ۳۵۰۳۶

۳۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۷۳، رقم: ۱۲۷

۴۔ ابن عبد البر، التمهيد، ۶: ۵۷

(۲) القرآن، العنكبوت، ۲۹: ۳۵

(۳) ۱۔ ابن ابی عاصم، کتاب الزہد، ۱: ۱۸۳

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ اللہ کے عذاب سے نجات دینے والا نہیں۔ لوگوں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کیا اللہ کے راستے میں جہاد بھی؟ فرمایا: نہیں، اگرچہ وہ اپنی تلوار اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔“

۲۶۔ عن عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہ، قال: ذكر الله الغداة و العشي اعظم من حطم السيوف في سبيل الله و إعطاء المال سحا۔ (۱)

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: صبح و شام اللہ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلواروں کے توڑنے اور مال کے بے دریغ خرچ کرنے سے زیادہ عظیم ہے۔“

۲۷۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ، قال: لذكر الله في الغداة و العشي خير من حطم السيوف في سبيل الله وَعَلَيْكُمْ۔ (۲)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صبح و شام اللہ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلواروں کے توڑنے سے زیادہ بہتر ہے۔“

..... ۲۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۱: ۲۳۵

۳۔ ابن عبد البر، التمهید، ۶: ۵۷

۳۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱: ۳۵۵

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۵۸، رقم: ۲۹۳۵۶

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۳۷

۳۔ ابن المبارک، الزہد، ۱: ۳۹۳، رقم: ۱۱۱۶

۴۔ ابن عبد البر، التمهید، ۶: ۵۹

(۲) ویلیس، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۲۵۳، رقم: ۵۳۰۲

الذاكرون افضل من المجاهدين درجة و اجرا

﴿ اہل ذکر درجہ اور اجر و ثواب میں مجاہدین سے بھی افضل ہیں ﴾

۴۸۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، أن رسول الله سئل: أي العباد أفضل درجة عند الله يوم القيامة؟ قال: الذاكرون الله كثيرا و الذاكرات۔ قلت: يا رسول الله صلى الله عليك و آلك و سلم! و من الغازي في سبيل الله؟ قال: لو ضرب بسيفه في الكفار و المشركين حتى ينكسر، و يختضب دما لكان الذاكرون الله أفضل۔ (۱)

”حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور کرنے والیاں ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آک و سلم! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۴۵۸، رقم: ۳۳۷۶

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۷۵، رقم: ۱۱۷۳۸

۳۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۲: ۵۳۰، رقم: ۱۳۰۱

۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۳۸

۵۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۴

۶۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۴، رقم: ۲۲۹۶

۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۸۹



بھی اللہ کا ذکر کرنے والے درجہ میں افضل ہیں۔“

۴۹۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، قال: لو أن رجلین یحمل أحدهما علی الجیاد فی سبیل اللہ، و الآخر یذکر اللہ لکان أفضل أو أعظم أجرا الذاکر۔ (۱)

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: اگر دو شخص ہوں اور ان میں سے ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اور دوسرا اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ کا ذکر کرنے والے کا اجر و ثواب اس سے زیادہ ہے۔“

۵۰۔ قال عبد اللہ: لو أن رجلا بات یحمل علی الجیاد فی سبیل اللہ، و بات رجل یتلو کتاب اللہ لکان ذاکر اللہ أفضلهما۔ (۲)

”حضرت عبد اللہ نے فرمایا: اگر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے رات گھوڑے پر گزارے اور دوسرا اللہ کا ذکر و تلاوت کرتا رہے تو ان میں ذکر کرنے والا زیادہ افضل ہے۔“

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۵۸، رقم: ۲۹۳۶۲

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۶

۳۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۱۵۰

(۲) ۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۱۳۳، رقم: ۳۰۰۸۹

## الذكر أفضل من إنفاق الذهب و الفضة في سبيل الله

﴿ ذكر اللہ کی راہ میں سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے ﴾

۵۱۔ عن أبي الدرداء رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ألا أنبئكم بخير أعمالكم و أزكاها عند مليككم، و أرفعها في درجاتكم، و خير لكم من إنفاق الذهب و الورق و خير لكم من أن تلقوا عدوكم، فتضربوا أعناقهم و يضربوا أعناقكم؟ قالوا: بلى۔ قال: ذكر الله، قال معاذ بن جبل رضي الله عنه: ما شئ أنجى من عذاب الله من ذكر الله۔ (۱)

”حضرت ابو درداء رضي الله عنه نے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے؛ تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے؛ تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے، اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے درآنحالیکہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں؟ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا:

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۱۹۵، رقم: ۲۱۷۵۰

۵۔ حاکم نے ’المستدرک (۱: ۶۷۳، رقم: ۱۸۲۵) میں اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا

ہے۔

۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۳، رقم: ۵۱۹

۷۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۳، رقم: ۲۲۹۳

۸۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۳

یوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے ذکر سے بڑھ کر عذاب الہی سے نجات دلانے والی ہو۔“

۵۲۔ عن معاذ بن أنس رضی اللہ عنہ، قال قال رسول الله ﷺ: الذكر يفضل على النفقة في سبيل الله مائة ضعف۔ (۱)

”حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذکر کو انفاق فی سبیل اللہ پر سو گنا فضیلت حاصل ہے۔“

۵۳۔ عن معاذ بن أنس رضی اللہ عنہ، عن رسول الله ﷺ، قال: إن الذكر في سبيل الله يضعف فوق النفقة بسبع مائة ضعف۔ (۲)

”حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ذکر انفاق فی سبیل اللہ پر سات سو گنا فضیلت رکھتا ہے۔“

۵۴۔ عن معاذ بن أنس رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: إن الصلاة والصيام والذكر يضاعف على النفقة في سبيل الله بسبع مائة ضعف۔ (۳)

(۱) طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸۵، رقم: ۴۰۴

(۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۴۴۸

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸۶، رقم: ۴۰۵

۳۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲: ۴۴۹، رقم: ۳۱۷۱

(۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۸۸، رقم: ۴۳۱۵

۲۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲: ۴۰۶، رقم: ۳۸۰۷

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۱۷۱، رقم: ۱۹۷۷

۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۵۱

۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۳۱۸

”حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نماز، روزے اور اللہ کے ذکر کا اجر انفاق فی سبیل اللہ پر سات سو گنا بڑھ جاتا ہے۔“

۵۵۔ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لو أن رجلاً فی حجره دراهم یقسمها و آخر ید ذکر اللہ کان الذاکر لله أفضل۔ (۱)

”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک آدمی کے دامن میں درہم ہوں اور وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہوگا۔“

۵۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال: الذکر خیر من الصدقة۔ (۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر صدقہ سے افضل ہے۔“

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۱۱۶، رقم: ۵۹۶۹

۲۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۷، رقم: ۲۳۱۰

۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۳۸

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۳

۵۔ مناوی، فیض القدر، ۵: ۳۰۹

(۲) ۱۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۲۱۳، رقم: ۳۶۱۶

۲۔ مناوی، فیض القدر، ۳: ۵۶۹، رقم: ۲۹۷

فصل ١٠

أكثرُوا ذكْرَ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَقُولَ الْمَنَافِقُونَ مَجْنُونًا

﴿اللَّهُ كَاذِبَاتِي كَثْرَتٍ سَعَىٰ كَرُّهُ وَمَنَافِقِينَ تَمْهِيهِمْ دِيْوَانَهُ كَبِيرٌ﴾

٥٤- عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أكثرُوا

ذِكْرَ اللَّهِ تَعَالَى، حَتَّى يَقُولُوا مَجْنُونًا- (١)

”حضرت ابو سعيد خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلى الله عليه وسلم نے

(١) ١- احمد بن حنبل، المسند، ٣: ٦٨٠، رقم ١١٦٤١

٢- احمد بن حنبل، المسند، ٣: ٤١٠، رقم ١١٦٩٢

٣- ابن حبان، الصحيح، ٣: ٩٩، رقم ٨١٤

٤- ابو يعلى، المسند، ٢: ٥٢١، رقم ١٣٤٦

٥- مبد بن حميد، المسند، ١: ٢٨٩، رقم ٩٢٥

٦- حاتم، المستدرک، ١: ٦٤٤، رقم ١٨٢٩

٧- نيسابوري، شعب الایمان، ١: ٣٩٤، رقم ٥٢٦

٨- بیہقی، الفردوس بماثور الخطاب، ١: ٤٢١، رقم ٢١٢

٩- ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ١: ٢٢٢

١٠- منذري، الترغيب والترہيب، ٢: ٢٥٦، رقم ٢٣٠٣

١١- مزي، تہذيب الکمال، ٨: ٢٤٩

١٢- قزويني، التدوين في اخبار قزوين، ٢: ١٩٤

١٣- ابن معين، التاريخ، ٣: ٢١٣، رقم ٥٠٣٩

١٤- يثمي، مجمع الزوائد، ١٠: ٤٥

١٥- مجلوني، كشف الخفاء، ١: ١٨٤، رقم ٢٩٤

١٦- قرطبي، الجامع لاحکام القرآن، ١٣: ١٩٤، رقم ٢١٣٣

١٧- ابن کثير، تفسير القرآن العظيم، ٣: ٢٩٦

فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔“

۵۸۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذکروا اللہ ذکرا، یقول المنافقون: انکم تراؤون۔ (۱)

”حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ذکر اس قدر کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔“

۵۹۔ عن ابی جوزا رضی اللہ عنہ، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اکثرُوا ذکر اللہ حتی یقول المنافقون: انکم مراؤون۔ (۲)

”حضرت ابو جوزا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔“

۶۰۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذکروا اللہ ذکرا حتی یقول المنافقون: انکم مراؤون۔ (۳)

”حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ذکر اس قدر کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔“

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۲: ۱۶۹، رقم ۱۲۷۸۶

۲۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، و طبقات الاصفیاء، ۳۰: ۸۱

۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۴۴۳، ۴۴۸

۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۳۹۶

۵۔ مناوی، فیض القدر، ۱: ۳۵۶

(۲) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۷، رقم ۵۲۷

۲۔ مناوی، فیض القدر، ۲: ۸۵

۳۔ مجلونی، کشف الخفا، ۱۰: ۱۸۷، رقم ۴۸۷

(۳) ۱۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۹۷

۲۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم ۲۳۰۵

## أهل الذكر أهل مجالسة الله

﴿ أهل ذكر الله کے ہم نشین ہوتے ہیں ﴾

۶۱۔ عن كعب بن عجرة قال: قال موسى عليه السلام: أي رب! أقریب أنت فأناجیک أم بعید فأنادیک؟ قال: یا موسی! أنا جلیس من ذکرنی۔ (۱)

”حضرت کعب بن عجرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! کیا تو قریب ہے کہ میں تجھ سے سرگوشی کروں یا تو دور ہے کہ تجھے پکاروں (ندا دوں)۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! جو میرا ذکر کرے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں۔“

۶۲۔ عن ثوبان مولى النبی ﷺ قال موسى: یا رب اقریب انت أناجیک؟ ام بعید أنادیک، فانی احس حس صوتک ولا أراک

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱: ۱۰۸، رقم: ۱۲۲۳

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۷۳، رقم: ۳۲۲۸

۳۔ احمد ابن حنبل، الزهد، ۱: ۵۷، رقم: ۱۱۱

۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۲۵۱، رقم: ۶۸۰

۵۔ سیوطی، الجامع الصغیر، ۱: ۳۰۳

۶۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۴: ۳۱۱

۷۔ مناوی، فیض القدر، ۵: ۲۱۳

۸۔ قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ۱: ۳۹۸

۹۔ عجلونی، کشف الخفاء، ۱: ۲۳۲

فأين أنت؟ فقال الله ﷻ: خلفك و امامك و عن يمينك و عن شمالك، يا موسى! إني جليس عبدی حين یذکرنی و أنا معه إذا دعانی۔ (۱)

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! کیا تو قریب ہے کہ میں تیرے ساتھ سرگوشی کروں یا تو بعید ہے کہ میں تجھے ندا دوں، بے شک کہ میں تیری آواز محسوس کرتا ہوں لیکن تجھے دیکھ نہیں سکتا، تو کہاں ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرے پیچھے، تیرے سامنے، تیرے دائیں، تیرے بائیں؛ اے موسیٰ! جس وقت میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔“

۶۲۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ، عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن الله ﷻ يقول: أنا

مع عبدی إذا هو ذکرنی و تحرکت بی شفتاه۔ (۲)

(۱) دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۹۲، رقم: ۲۵۳۳

(۲) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۲۳۶، رقم: ۳۷۹۲

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵۳۰، رقم: ۱۰۸۸۱

۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۹۷، رقم: ۸۱۵

۴۔ حاکم نے المستدرک (۱: ۶۷۳، رقم: ۱۸۲۳)، میں یہ حدیث روایت کی ہے اور انکی

اسناد کو صحیح کہا ہے۔

۵۔ بیہقی، موارد النعمان، ۱: ۵۷۶

۶۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۱: ۳۲۰، رقم: ۵۶۲

۷۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۱: ۳۱۹، رقم: ۱۳۱۷

۸۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۱، رقم: ۵۰۹

۹۔ ابن مبارک، الزهد، ۱: ۳۳۹، رقم: ۹۵۶



”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے لب میرے ذکر کے لئے حرکت کرتے ہیں۔“

۶۴۔ عن ابي هريرة رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: يقول الله عز وجل:

أنا عند ظن عبدي بي و أنا معه حين يذكرني۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے۔“

۶۵۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ، أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: يقول الله عز وجل: أنا

..... ۱۰۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۳، رقم: ۲۲۸۹

۱۱۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۳: ۱۸۶، رقم: ۲۵۱۱

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۲۰۶۱، رقم: ۲۶۷۵

۲۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۲۰۶۷، رقم: ۲۶۷۵

۳۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۸۱، رقم: ۳۶۰۲

۴۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۲۵۵، رقم: ۳۸۲۲

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳: ۴۱۴، رقم: ۷۷۳۰

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۵۱، رقم: ۷۴۱۶

۷۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۱۳، رقم: ۹۳۳۰

۸۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۸۲، رقم: ۱۰۲۵۹

۹۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۱۷، رقم: ۱۰۷۱۵

۱۰۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۳۳، رقم: ۱۰۹۲۲

۱۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۶، رقم: ۵۵۰

۱۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۲: ۸، رقم: ۱۰۱۳

عند ظن عبدی بی و أنا معه إذا دعانی۔ (۱)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور جب وہ مجھے پکارتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔“

۶۶۔ عن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن اللہ قال إذا تلقانی عبدی بشبر تلقیتہ بذراع و إذا تلقانی بذراع تلقیتہ بباع و إذا تلقانی بباع جنتہ أتیتہ بأسرع۔ (۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی جانب بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میری جانب بڑھتا ہے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کی جانب بڑھتا ہوں۔“

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۱۰، رقم: ۱۳۲۱۵

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۷۷، رقم: ۱۳۹۶۹

۳۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۶: ۱۲، رقم: ۳۲۳۲

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۳۸

۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۲۱۹

(۲) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۶۱، رقم: ۲۶۷۵

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۱۶، رقم: ۸۱۷۸

## فصل: ۱۲

إن الملائكة يجلسون في حلقات الذاكرين و يذكرونمثل ذکرهم

﴿ فرشتے اہل ذکر کے حلقوں میں بیٹھتے ہیں اور ان ہی کی طرح ذکر کرتے ہیں ﴾

۶۷- عن أبي هريرة رضي الله عنه، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن لله عليك سيارة من الملائكة، يتغنون حلق الذكر، فإذا مروا بحلق الذكر قال بعضهم لبعض: اقعدوا، فإذا دعا القوم أمنوا على دعائهم فإذا صلوا على النبي صلى الله عليه وسلم صلوا معهم حتى يفرغوا، ثم يقول بعضهم لبعض: طوبى لهم لا يرجعون إلا مغفورا لهم۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ گھومنے پھرنے والے فرشتے ایسے ہیں جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں رہتے ہیں، جب وہ حلقہ ہائے ذکر کی مجلسوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں: بیٹھ جاؤ۔ جب لوگ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں، جب وہ حضور صلى الله عليه وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو یہ بھی ان کے ساتھ درود پڑھتے ہیں یہاں تک کہ ذکر کرنے والے فارغ ہو جاتے ہیں۔ پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں: انہیں مبارک ہو کہ ان میں سے کوئی بھی بخشش کا پروانہ حاصل کیے بغیر نہیں لوٹ رہا۔“

۶۸۔ عن ابن عباس رضي الله عنه قال: مر النبي صلی اللہ علیہ وسلم بعبد الله بن رواحة الأنصاري، وهو يذكر أصحابه، فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: أما إنكم الملائكة الذين أمرني الله أن أصبر نفسي معكم ثم تلا هذه الآية: ﴿وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ إلى قوله: ﴿وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا﴾ أما إنه ما جلس عدتكم إلا جلس معهم عدتهم من الملائكة، إن سبحوا الله سبحانه، و إن حمدوا الله حمدوه، و إن كبروا الله كبروه، ثم يصعدون إلى الرب، وهو أعلم منهم، فيقولون: يا ربنا عبادك سبحوك فسبحنا، و كبروك فكبرنا، و حمدوك فحمدنا، فيقول ربنا: يا ملائكتي! أشهدكم اني قد غفرت لهم۔ فيقولون: فيهم فلان و فلان الخطاء، فيقول: هم القوم لا يشقى على جلسهم۔ (۱)

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الصغير، ۲: ۲۲۷، ۲۲۸، رقم: ۱۰۷۴

۲۔ ضعی، کتاب الدعاء: ۲۸۳، رقم: ۱۰۳

۳۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۵: ۱۱۸

۴۔ ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء' (۵: ۱۱۷، ۱۱۸) میں انہی الفاظ کے

ساتھ عمر بن ذر سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۵۔ منذری نے 'الترغیب و الترہیب' (۲: ۲۶۰، ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۳) میں کہا ہے کہ

اسے طبرانی نے 'المعجم الصغير' میں بیان کیا ہے۔

۶۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۶

۷۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۵: ۳۸۱، ۳۸۲

۸۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، ۲۸: ۸۸

”حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عبد اللہ بن رواحہ کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو نصیحت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو کہ تم وہ جماعت ہو جس کے ساتھ مجھے ٹھہرے رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے آیت مبارکہ ”اور آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کریں جو صبح و شام اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں“ سے لے کر ”اور اُس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔“ تک تلاوت فرمائی۔ (پھر فرمایا:) تم میں سے جتنی تعداد میں لوگ (اجتماعی ذکر کے لیے) بیٹھتے ہیں اتنی ہی تعداد میں فرشتے بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں تو یہ بھی ان ہی کی طرح تسبیح کرتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں تو یہ بھی اس کی حمد بیان کرتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کریں تو یہ بھی اس کی کبریائی بیان کرتے ہیں، پھر وہ اللہ رب العزت کی طرف اوپر چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسبت اپنے بندوں کے احوال کو زیادہ جانتا ہے پھر بھی وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرے بندوں نے تیری تسبیح بیان کی تو ہم نے بھی تیری تسبیح بیان کی، انہوں نے تیری کبریائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری کبریائی بیان کی، انہوں نے تیری حمد بیان کی تو ہم نے بھی تیری حمد بیان کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں فلاں خطا کار بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم مجلس بد بخت نہیں رہ سکتا (اس لیے تم گواہ رہو کہ میں نے ان گنہگاروں کو بھی بخش دیا ہے)۔“

۶۹۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ عن النبي ﷺ قال: ان لله تبارك و تعالیٰ

ملائكة سيارة فضلا يتبعون مجالس الذكر فاذا وجدوا مجلسا فيه

ذکر قعدوا معهم ..... إلى آخر الحديث۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ایسے ہیں جو ذکر کی مجالس ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان اہل ذکر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔“

۷۰۔ قال جابر بن عبد الله رضى الله عنهما: خرج علينا النبي صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: يا أيها الناس! إن لله سرايا من الملائكة تحل و تقف على مجالس الذكر في الأرض، فارتعوا في رياض الجنة، قالوا: و أين رياض الجنة؟ قال: مجالس الذكر، فاغدوا و روحوا في ذكر الله و ذكروه أنفسكم من كان يحب أن يعلم منزلته عند الله، فلينظر كيف منزلة الله عنده، فإن الله ينزل العبد منه حيث أنزله من نفسه۔ (۲)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”اے لوگو! فرشتوں میں سے اللہ

(۱) ۱۔ مسلم، صحیح، ۳: ۲۰۶۹، رقم: ۲۰۸۹

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۸۲

۳۔ منذری، الترغیب و الترہیب، ۲: ۲۵۹، رقم: ۲۳۱۶

۴۔ نووی، شرح صحیح مسلم، ۱۷: ۱۳

۵۔ مبارک پوری، تحفۃ الاحوذی، ۱۰: ۴۲

۶۔ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ المصابیح، ۲: ۱۳، رقم: ۲۲۶۷

(۲) ۱۔ حاکم نے ’المستدرک (۱: ۶۷۱، ۶۷۲، رقم: ۱۸۲۰) میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۳: ۳۹۰، رقم: ۱۸۶۵

۳۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۴: ۱۰۶، رقم: ۲۱۳۸

تعالیٰ کے کچھ ایسے لشکر ہیں جو ذکر کی محفلوں میں آتے ہیں اور وہاں رک جاتے ہیں، لہذا تم جنت کے باغیچوں سے خوب کھاؤ۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نے عرض کیا: جنت کے باغیچے کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ذکر کی محفلیں (جنت کے باغیچے ہیں)، لہذا تم صبح و شام اللہ کا ذکر کرو اور خود کو اس کی یاد دلاتے رہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا مقام و مرتبہ دیکھنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اُس کے ہاں اللہ تعالیٰ کا کیا مقام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے ہاں اس مقام پر رکھتا ہے جہاں بندہ اُسے اپنے ہاں رکھتا ہے۔“

۷۱۔ عن ابي هريرة رضی اللہ عنہ أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن لله عز وجل ملائكة فضلا يتبعون مجالس الذكر يجتمعون عند الذكر، فإذا مروا بمجلس علا بعضهم على بعض حتى يبلغوا العرش۔ (۱)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو صرف مجالس ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے پاس جمع ہو جاتے ہیں۔ پس جب وہ کسی مجلس ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔“

۷۲۔ عن ابي هريرة رضی اللہ عنہ، أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: من اغتسل يوم الجمعة ..... فإذا خرج الإمام حضرت الملائكة يستمعون الذكر۔ (۲)

(۱) احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۵۸، ۳۵۹

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۳۰۱، رقم: ۸۴۱

۲۔ مسلم، الصحیح، ۲: ۵۸۲، رقم: ۸۵۰

۳۔ ترمذی نے ’الجامع الصحیح‘ (۲: ۳۷۲، رقم: ۴۹۹) میں کہا ہے کہ یہ حدیث حضرت

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔ ←

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غسل کے بعد جمعہ کے لیے روانہ ہوتا ہے..... اور جب امام (خطبہ اور نماز کے لیے) آجاتا ہے تو فرشتے بھی حاضر ہو کر ذکر سنتے ہیں۔“

۷۳۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: إذا كان يوم الجمعة وقفت الملائكة على أبواب المسجد، فيكتبون الأول فالأول..... فإذا خرج الإمام وقعد على المنبر طورا صحفهم وجلسوا يستمعون الذكر۔ (۱)

- ..... ۴۔ نسائی، السنن، ۳: ۹۹، رقم: ۱۳۸۸
- ۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۱: ۵۲۶، رقم: ۱۶۹۶
- ۶۔ مالک، الموطا، ۱: ۱۰۱، رقم: ۲۲۷
- ۷۔ احمد بن حنبل کی ’المسند (۲: ۴۶۰)‘ میں روایت کردہ حدیث میں حضرت کی جگہ اقبلت کے الفاظ مذکور ہیں۔
- ۸۔ شافعی، المسند: ۶۲
- ۹۔ شافعی، السنن الماثورہ: ۲۲۷، رقم: ۱۶۵
- (۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۰۵
- ۲۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۳۱۳، رقم: ۸۸۷
- ۳۔ شافعی، السنن الماثورہ: ۲۲۶، رقم: ۱۶۳
- ۴۔ عبدالرزاق کی ’المصنف (۳: ۲۵۷، ۲۵۸، رقم: ۵۵۶۳)‘ میں بیان کردہ روایت میں طورا صحفہم کے بعد وقعدوا مع الناس (اور وہ لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں) کے الفاظ بھی ہیں۔
- ۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳: ۲۲۶
- ۶۔ ابن جوزی، التحقیق فی احادیث الخلاف، ۳: ۱۶۳
- ۷۔ منذری نے ’الترغیب والترہیب (۱: ۲۸۷، رقم: ۱۰۶۱)‘ میں کہا ہے کہ اس سے ملتی جلتی روایت ابن خزیمہ نے ’الصحیح‘ میں بیان کی ہے۔
- ۸۔ سیوطی، تنویر الحوالک، ۱: ۹۳



”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا روز ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والے کا نام سب سے پہلے لکھتے ہیں..... جب امام خطبہ و نماز کے لئے آجاتا ہے تو فرشتے اپنے اپنے رجسٹر بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور ذکر و نصیحت غور سے سننے لگ جاتے ہیں۔“

المجتمعون على ذكر الله يجلسون عن يمين الرحمنيوم القيامة

﴿اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہونے والے روزِ قیامتِ رحمن کے دائیں طرف مسند نشین ہوں گے﴾

۷۴۔ عن عمرو بن عبسة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: عن يمين الرحمن و كلتا يديه يمين رجال ليسوا بأنبياء ولا شهداء، يغشى بياض وجوههم نظر الناظرين، يغطهم النبيون والشهداء بمقعدهم و قربهم من الله وعجل، قيل: يا رسول الله صلى الله عليك و آلك و سلم! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل، يجتمعون على ذكر الله، فينتقون أطيب الكلام كما ينتقى آكل التمر أطيبه۔ (۱)

”حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمن کے دائیں طرف حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں،

(۱) ۱۔ پیشی نے ’مجمع الزوائد (۱۰: ۷۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۔ منذری نے ’الترغیب والترہیب (۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۔ ہندی نے ’کنز العمال (۱۰: ۲۳۸، رقم: ۲۹۳۲۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، ۱: ۳۶۸

کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نبی ہوں گے نہ شہید۔ ان کے چہروں کا نور سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہوگا، ان کی مسندوں اور اللہ ﷻ سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آ کر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مجالس میں جمع ہوا کرتے تھے اور اللہ کے ذکر کے لیے خوبصورت الفاظ کا اس طرح انتخاب کرتے تھے جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔“

۷۵۔ عن ابن سابط، قال: أنبث أن عن يمين الرحمن، و كلتا يديه يمين، قوم على منابر من نور، وجوههم نور، عليهم ثياب خضر تغشى أبصار الناظرين، ليسوا بأنبياء و لا شهداء، قوم تحابوا في جلال الله حين عصى الله في الأرض۔ (۱)

”ابن سابط روایت کرتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ (خدائے) رحمن کے دائیں طرف حالانکہ اللہ کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں، کچھ لوگ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے، ان کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ سبز لباس زیب تن کیے ہوئے ہوں گے، وہ دیکھنے والوں کی آنکھوں کو چندھیا دیں گے، وہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اُس وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی جب زمین پر اس کی نافرمانی ہو رہی تھی۔“

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۲۵، رقم: ۳۳۰۹۵

۲۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۵۲۲، رقم: ۱۳۸۳

۳۔ ہناد، الزہد، ۱: ۲۷۲، رقم: ۳۷۳

۷۶۔ عن ابن عباس رضي الله عنه، قال: إن لله جلساء يوم القيامة عن يمين العرش، و كلتا يدي الله يمين، على منابر من نور، وجوههم من نور، ليسوا بأنبياء و لا شهداء و لا صديقين۔ قيل: يا رسول الله صلى الله عليك وآلك وسلم! من هم؟ قال: المتحابون بجلال الله تعالى۔ (۱)

”حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: بے شک روزِ قیامت کچھ لوگ اللہ کے عرش کے دائیں طرف حالانکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ ان کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ انبیاء ہوں گے نہ شهداء اور نہ صديقين۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! (تو پھر) وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں گے۔“

(۱) طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۲: ۱۰۳، ۱۰۵، رقم: ۱۲۶۸۶

إن وجوه المجتمعين على ذكر الله نور يوم القيامة

﴿ بیشک اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہونے والوں کے چہرے روزِ

قیامت پر نور ہوں گے ﴾

۷۷۔ عن أبي الدرداء رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ليبعثن الله أقواما يوم القيامة في وجوههم النور على منابر اللؤلؤ، يغطهم الناس ليسوا بأنبياء ولا شهداء، قال: فجثى أعرابي على ركبتيه، فقال: يا رسول الله! حلهم لنا نعرفهم۔ قال: هم المتحابون في الله من قبائل شتى و بلاد شتى يجتمعون على ذكر الله يذكرونه۔ (۱)

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہروں پر نور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ ابو درداء کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ گیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک و سلم! آپ ان کا حلیہ ہمارے سامنے

(۱) ۱۔ بیہمی نے ’مجمع الزوائد (۱۰: ۷۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۲۔ منذری نے ’الترغیب والترہیب (۲: ۲۶۲، رقم: ۲۳۲۷؛ ۳: ۱۲، رقم: ۴۵۸۳)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۱: ۳۶۸)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بیان فرمائیں تاکہ ہم انہیں معلوم کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔“

۷۸۔ عن أبي أمامة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: إن لله عبادا يُجَلِّسُهُمُ اللهُ يومَ القيامةِ على منابرٍ من نورٍ، و يغشى وجوههم النور حتى يفرغ من حساب الخلائق۔ (۱)

”حضرت ابو امامہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نور کے منبروں پر بٹھائے گا اور (اس وقت تک) ان کے چہروں کو نور سے ڈھانپنے رکھے گا جب تک مخلوق کے حساب سے فارغ نہیں ہو جاتا۔“

۷۹۔ عن أبي أمامة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: إن لله عبادا يُجَلِّسُهُمُ اللهُ يومَ القيامةِ على منابرٍ من نورٍ، يغشى وجوههم النور، ويلقى عنهم السيئات حتى يفرغ من حساب الخلائق۔ قيل: من هم؟ قال: المتحابون في الله وَعَلَيْكُمْ۔ (۲)

”حضرت ابو امامہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۸: ۱۱۲، رقم: ۷۵۲۷

(۲) ۱۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۲: ۱۰، رقم: ۸۲۶

۲۔ منذری نے ’الترغیب والترہیب‘ (۳: ۱۲، رقم: ۲۵۸۱) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۱۰: ۲۷۷) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی روایت کیا ہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

بے شک اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نور کے منبروں پر بٹھائے گا، ان چہروں کو نور ڈھانپ لے گا، اور ان سے گناہوں کو دور کر دے گا یہاں تک کہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ عرض کیا گیا: وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے۔“

۸۰۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن من عباد الله عبادا ليسوا بأنبياء، يغطهم الأنبياء والشهداء۔ قيل: من هم لعلنا نحبهم؟ قال: هم قوم تحابوا بنور الله من غير أرحام ولا إنتساب، وجوههم نور على منابر من نور، لا يخافون إذا خاف الناس، و لا يحزنون إذا حزن الناس، ثم قرأ: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اللہ:

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح: ۲: ۳۳۲، ۳۳۳، رقم: ۵۷۳

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۶۲، رقم: ۱۱۲۳۶

۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۰: ۳۹۵، رقم: ۶۱۱۰

۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۳۸۵، رقم: ۸۹۹۷

۵۔ منذری نے ’الترغیب والترہیب (۳: ۱۲)‘ میں کہا ہے کہ اسے نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے ’الصحیح‘ میں روایت کیا ہے۔

۶۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے جبکہ میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

۷۔ بیہقی، موارد النعمان: ۶۳۱، رقم: ۲۵۰۸۸

۸۔ طبری نے یہ حدیث ’جامع البیان فی تفسیر القرآن (۱۱: ۱۳۳)‘ میں ابن حبان کی بیان کردہ روایت کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۲۳

تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: وہ کون ہیں؟ تاکہ ہم ان سے محبت کریں۔ فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور رشتہ کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہرے پر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ انہیں اس وقت کوئی خوف نہ ہوگا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہ ہوگا جب لوگ غمزدہ ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔“

۸۱۔ عن عمرو بن عبسة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: عن يمين الرحمن و كلتا يديه يمين رجال ليسوا بانبیاء ولا شهداء، يغشى بياض وجوههم نظر الناظرين، يغبطهم النبون والشهداء بمقعدهم و قربهم من الله وَعَلَيْكَ، قيل: يا رسول الله صلى الله عليك و آلك و سلم! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل، يجتمعون على ذكر الله، فينتقون أطيب الكلام كما ينتقى آكل التمر أطيبه۔ (۱)

۱۰۔ سیوطی نے 'الدر المشور فی التفسیر بالماثور (۳: ۳۷۲)' میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابن ابی دنیا، ابن جریر، ابن منذر، ابو شیخ، ابن مردویہ، اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(۱) ۱۔ پیشی نے 'مجمع الزوائد (۱۰: ۷۷)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۔ منذری نے 'الترغیب والترہیب (۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۶)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۔ ہندی نے 'کنز العمال (۱۰: ۲۳۸، رقم: ۲۹۳۲۶)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ سیوطی، الدر المشور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۸



”حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمن کے دائیں طرف حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نبی ہوں گے نہ شہید۔ ان کے چہروں کا نور سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہوگا، ان کی مسندوں اور اللہ وَعَلَيْكَ سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک والک وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آ کر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اللہ کے ذکر کے لیے خوبصورت الفاظ کا اس طرح انتخاب کرتے ہیں جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔“

۸۲۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: إن من عباد الله لأناسا ما هم بأنبياء ولا شهداء يغبطهم الأنبياء والشهداء يوم القيامة بمكانهم من الله، قالوا: يا رسول الله صلی اللہ علیک والک وسلم! تخبرنا من هم؟ قال: هم قوم تحابوا بروح الله على غير أرحام بينهم، ولا أموال يتعاطونها، فوالله إن وجوههم لنور و إنهم لعلی نور، لا يخافون إذا خاف الناس، ولا يحزنون إذا حزن الناس۔ وقرأ هذه الآية: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (۱)۔

(۱) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۳: ۲۸۸، رقم: ۳۵۲۷

۲۔ ہناد، الزہد، ۱: ۲۷۲، رقم: ۴۷۵

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۲۸۶، رقم: ۸۹۹۸

۴۔ ابو نعیم نے ’حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء (۱: ۵)‘ میں یہ حدیث جید اسناد کے

ساتھ روایت کی ہے۔

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔ قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان کے اللہ کی طرف سے عطا کردہ مقام پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے پر نور ہوں گے اور وہ نور پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”خبردار! بیشک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔“

۸۳۔ عن ابی مالک الأشعری رضی اللہ عنہ، قال: کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فنزلت هذه الآية: ﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلْكُمْ تَسْؤُكُمْ﴾ قال:

۵۔ حاکم نے ’المستدرک‘ (۱۸۸:۳، رقم: ۳۱۸) میں یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۶۔ ابن عبدالبر، التمهید، ۱۷: ۴۳۶

۷۔ ابن ابی حاتم، تفسیر القرآن العظیم، ۶: ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، رقم: ۱۰۴۵۳

۸۔ ابن جوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ۳: ۴۳

۹۔ ابوسعود، ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم، ۳: ۱۵۹

۱۰۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور‘ (۳: ۳۷۲) میں کہا ہے کہ اسے ابوداؤد،

ہناد، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ کے علاوہ ابو نعیم نے ’حلیۃ الاولیاء‘ و طبقات

الاصفیاء اور بیہقی نے ’شعب الایمان‘ میں روایت کیا ہے۔

۱۱۔ شعبلی، جواهر الحسان فی تفسیر القرآن، ۲: ۱۸۳

فنحن نسأله إذ قال: إن لله عبادا ليسوا بأنبياء و لا شهداء يغطهم  
النبون و الشهداء بقربهم و مقعدهم من الله وَعَجَّلَكَ يوم القيامة۔ قال: و  
في ناحية القوم أعرابي، فقام فجثا على ركبتيه و رمى بيديه، ثم قال:  
حدثنا يا رسول الله عنهم من هم؟ قال: فرأيت وجه النبي ﷺ ينتشر،  
فقال النبي ﷺ: عباد من عباد الله من بلدان شتى و قبائل من شعوب  
أرحام القبائل لم يكن بينهم أرحام يتواصلون بها لله لا دنيا، يتبادلون  
بها يتحابون بروح الله وَعَجَّلَكَ، يجعل الله وجوههم نورا، يجعل لهم منابر  
من لؤلؤ قدام الرحمن تعالى، يفرع الناس و لا يفرعون و يخاف الناس  
و لا يخافون۔ (۱)

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۳: ۲۹۰، رقم: ۳۲۳۳

۲۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (۳۲۳:۵)' میں طویل حدیث روایت کی ہے۔

۳۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (۳۲۱:۵)' میں یہ حدیث مختصراً بیان کی ہے۔

۴۔ احمد بن حنبل کی بیان کردہ طویل روایت بیہمی نے 'مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۶)' میں

نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ طبرانی نے بھی اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔ بیہمی

نے اس حدیث کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۔ بیہمی نے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ ایک اور روایت 'مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۷)' میں

نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۶۔ ابن مبارک، الزہد: ۲۲۸

۷۔ معمر بن راشد، الجامع، ۱۱: ۲۰۱، ۲۰۲

۸۔ حارث، المسند، ۲: ۹۹۳، رقم: ۱۱۰۹

۹۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۴: ۸۲

۱۰۔ بیہمی، شعب الایمان، ۶: ۲۸۷، ۲۸۸، رقم: ۹۰۰۱

۱۱۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۱۳، رقم: ۲۵۸۵

”حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔ انبیاء اور شہدا روز قیامت ان کے اللہ تعالیٰ سے قرب اور ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مسندوں پر رشک کریں گے۔ لوگوں کے ایک طرف ایک دیہاتی بیٹھا تھا، وہ کھڑا ہوا اور گھٹنوں کے بل جھک کر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور کہا: یا رسول اللہ! ہمیں ان کے بارے میں بتائیے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے وہ بندے ہیں جو مختلف علاقوں، مختلف قبائل اور مختلف خاندانوں سے ہیں جن کے درمیان کوئی خونی رشتہ داریاں بھی نہیں مگر وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملتے ہیں، صرف اللہ کے لئے دنیا کیلئے نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ وہ صرف اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ ان کے چہروں کو منور کر دے گا، ان کے لیے خدائے رحمان کے سامنے موتیوں کے منبر بچھائے جائیں گے۔ اس دن لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، اور لوگ غمگین ہوں گے مگر انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔“

۸۴۔ عن أبي مسلم الخولاني، قال: قلت لمعاذ بن جبل: والله! إني لأحبك لغير دنيا أرجو أن أصيبها منك، و لا قرابة بيني و بينك، قال: فلأى شيء؟ قلت: لله۔ قال: فاجذب حبوتي، ثم قال: أبشر إن كنت صادقاً، فإني سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: المتحابون في الله في ظل العرش يوم لا ظل إلا ظله، يغبطهم بمكانهم النبيون و

۱۲۔ بغوی، معالم التنزیل، ۲: ۳۵۹

۱۳۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳: ۲۰۹

۱۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳: ۳۷۲

۱۵۔ شوکانی نے ’فتح القدر‘ (۲: ۴۵۸) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے

کہ حاکم نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً لی ہے۔

الشهداء۔ ثم قال: فخرجت فأتيت عبادة بن الصامت، فحدثته بحديث معاذ، فقال عبادة بن الصامت: سمعت رسول الله ﷺ يقول عن ربه تبارك وتعالى: حقت محبتي على المتحابين فيّ، و حقت محبتي على المتناصحين فيّ، و حقت محبتي على المتزاورين فيّ، و حقت محبتي على المتبازلين فيّ، و هم على منابر من نور، يغطهم النبيون و الصديقون بمكانهم۔ (۱)

”ابو مسلم خولانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: خدا کی قسم! میں بغیر کسی دنیاوی مقصد کے آپ سے محبت کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھ سے محبت رکھیں، میرے اور آپ کے درمیان کوئی

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۳۸، رقم: ۵۷۷

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۳۹

۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۵، رقم: ۳۳۱۰۰

۴۔ قرشی، الاخوان، ۵۱: ۹، رقم: ۹

۵۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۵: ۱۲۲

۶۔ مقدسی نے ’الاحادیث المختارہ (۸: ۳۱۲، رقم: ۳۷۵)‘ میں اس حدیث کی اسناد کو صحیح

قرار دیا ہے۔

۷۔ ابن عبد البر، التمهید، ۲۱: ۱۳۱

۸۔ منذری نے ’الترغیب و الترہیب (۳: ۱۱، رقم: ۴۵۷۵)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابن

حبان نے ’الصحیح‘ میں روایت کیا ہے۔

۹۔ بیہقی، موارد النظمآن، ۶۲۲: ۶۲۲، رقم: ۲۵۱۰

۱۰۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۲۷۸، ۲۷۹

۱۱۔ مناوی، فیض القدر، ۳: ۴۹۳

۱۲۔ شعبلی، جواهر الحسان فی تفسیر القرآن، ۴: ۱۳۳

قرابت داری نہیں ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر کیوں؟ میں نے جواب دیا: اللہ کے لئے، پس انہوں نے میرا کپڑا کھینچا، پھر کہا: میں خوشخبری سنا تا ہوں کہ اگر تم سچے ہو تو بے شک میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اُس دن یعنی روزِ قیامت عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، ان کے اس مرتبہ پر انبیاء و شہداء رشک کریں گے۔ پھر کہا: میں وہاں سے نکلا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا اور ان سے معاذ والی گفتگو بیان کی۔ پس عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے روایت کیا: میرے خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر میری محبت واجب ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے سے نصیحت پکڑنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی اور وہ (جن کے لیے اللہ کی محبت لازم ہوگئی) نور کے منبروں پر ہوں گے، انبیاء و صدیقین ان کے درجات پر رشک کریں گے۔“

## فصل: ۱۵

الأنبياء و الشهداء يغطون المتحابين في الله والذاكرينبه يوم القيامة

﴿ انبیاء و شہداء روزِ محشر اہلِ ذکر اور محض اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں

کے مقام و مرتبہ پر رشک کریں گے ﴾

۸۵۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول:قال الله عز وجل: المتحابون في جلالی لهم منابر من نور يغطهم النبیون

والشهداء۔ (۱)

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو

یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عظمت و جلالت کی وجہ سے باہم محبت

کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے، ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں

گے۔“

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح ۴: ۵۹۷، رقم: ۲۳۹۰

۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۱۳۱

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۱۱، رقم: ۲۵۷۶

۴۔ بیہقی، موارد النظمآن، ۶۲۲، رقم: ۲۵۱۰

۵۔ ابن قیم، حاشیہ علی سنن ابی داؤد، ۱۳: ۲۱

۶۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۳۳: ۲۹۲

۷۔ مناوی، فیض القدر، ۴: ۲۸۵

۸۔ مبارک پوری، تحفۃ الاحوذی، ۷: ۵۶

۸۶۔ عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: إن من عباد الله لأناسا ما هم بأنبياء ولا شهداء يغبطهم الأنبياء والشهداء يوم القيامة بمكانهم من الله، قالوا: يا رسول الله صلى الله عليك وآلك وسلم! تخبرنا من هم؟ قال: هم قوم تحابوا بروح الله على غير أرحام بينهم، ولا أموال يتعاطونها، فوالله إن وجوههم لنور و إنهم لعلی نور، لا يخافون إذا خاف الناس، ولا يحزنون إذا حزن الناس۔ وقرأ هذه الآية: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾۔ (۱)

”حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے

(۱) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۳: ۲۸۸، رقم: ۳۵۲۷

۲۔ ہناد، الزہد، ۱: ۲۷۲، رقم: ۴۷۵

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۸۶، رقم: ۸۹۹۸

۴۔ ابو نعیم نے ’حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء (۱: ۵)‘ میں یہ حدیث جید اسناد کے ساتھ روایت کی ہے۔

۵۔ حاکم نے ’المستدرک (۳: ۱۸۸، رقم: ۳۱۸)‘ میں یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۶۔ ابن عبدالبر، التمجید، ۱۷: ۴۳۶

۷۔ ابن ابی حاتم، تفسیر القرآن العظیم، ۶: ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، رقم: ۱۰۴۵۳

۸۔ ابن جوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ۳: ۴۳

۹۔ ابوسعود، ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم، ۳: ۱۵۹

۱۰۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۳: ۳۷۲)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابوداؤد،

ہناد، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ کے علاوہ ابو نعیم نے ’حلیۃ الاولیاء و طبقات

الاصفیاء اور بیہقی نے ’شعب الایمان‘ میں روایت کیا ہے۔

۱۱۔ ثعالبی، جواہر الحسان فی تفسیر القرآن، ۳: ۱۸۳



فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔  
قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ مقام پر رشک کریں  
گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان کے بارے میں  
بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر باہم  
محبت کرتے ہیں نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! ان کے  
چہرے پُر نور ہوں گے اور وہ نور پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ  
خوفزدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ  
رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔“

۸۷۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: إن من عباد الله  
عبادا ليسوا بانبیاء، یغبطهم الأنبیاء و الشہداء۔ قيل: من هم لعنا  
نحبهم؟ قال: هم قوم تحابوا بنور الله من غير أرحام ولا إنتساب،  
وجوہهم نور علی منابر من نور، لا یخافون إذا خاف الناس، و لا  
یحزنون إذا حزن الناس، ثم قرأ: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَ  
لَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (۱)۔

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح: ۲: ۳۳۲، ۳۳۳، رقم: ۵۷۳

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۶۲، رقم: ۱۱۲۳۶

۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۰: ۳۹۵، رقم: ۶۱۱۰

۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۳۸۵، رقم: ۸۹۹۷

۵۔ منذری نے ’الترغیب والترہیب (۳: ۱۲)‘ میں کہا ہے کہ اسے نسائی نے روایت

کیا اور ابن حبان نے ’صحیح‘ میں روایت کیا ہے۔

۶۔ پیشی نے ’مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے ←

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: وہ کون ہیں؟ تاکہ ہم ان سے محبت کریں۔ فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور واسطہ کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہرے پر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ انہیں اس وقت کوئی خوف نہ ہوگا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہ ہوگا جب لوگ غمزدہ ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔“

۸۸۔ عن عمرو بن عبسة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: عن يمين الرحمن و كلتا يديه يمين رجال ليسوا بانبیاء ولا شهداء، يغشى بياض وجوههم نظر الناظرين، يغبطهم النبون والشهداء بمقعدهم و قربهم من الله وعجل، قيل: يا رسول الله! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل، يجتمعون على ذكر الله، فينتقون أطيب

..... جبکہ میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

۷۔ بیہمی، موارد النظمآن: ۶۲۱، رقم: ۲۵۰۸

۸۔ طبری نے یہ حدیث ’جامع البیان فی تفسیر القرآن (۱۱: ۱۳۲)‘ میں ابن حبان کی بیان کردہ روایت کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۲: ۴۲۲

۱۰۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۳: ۳۷۲)‘ میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابن ابی دنیا، ابن جریر، ابن منذر، ابو شیخ، ابن مردویہ، اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

## الکلام کما ینتقی آکل التمر أطایبه۔ (۱)

”حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمٰن کے دائیں طرف حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نبی ہوں گے نہ شہید۔ ان کے چہروں کا نور سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہوگا، ان کی مسندوں اور اللہ وَعَلَيْكَ سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک والک وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آ کر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اللہ کے ذکر کے لیے خوبصورت الفاظ کا اس طرح انتخاب کرتے ہیں جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔“

۸۹۔ عن ابي مالک الأشعري رضی اللہ عنہ، قال: كنت عند النبي صلی اللہ علیہ وسلم، فنزلت هذه الآية: ﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلْكُمْ تَسْؤُكُمْ﴾ قال: فنحن نسأله إذ قال: إن لله عبادا ليسوا بأنبياء و لا شهداء يغطهم النبيون و الشهداء بقربهم و مقعدهم من الله وَعَلَيْكَ يوم القيامة۔ قال: و في ناحية القوم أعرابي، فقام فجثا على ركبتيه و رمى بيديه، ثم قال:

(۱) ۱۔ پیشی نے ’مجمع الزوائد (۱۰: ۷۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۔ منذری نے ’الترغیب والترہیب (۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۔ ہندی نے ’کنز العمال (۱۰: ۲۲۸، رقم: ۲۹۳۲۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، ۱: ۳۶۸

حدثنا يا رسول الله عنهم من هم؟ قال: فرأيت وجه النبي ﷺ ينتشر، فقال النبي ﷺ: عباد من عباد الله من بلدان شتى و قبائل من شعوب أرحام القبائل لم يكن بينهم أرحام يتواصلون بها لله لا دنيا، يتبادلون بها يتحابون بروح الله ﷻ، يجعل الله وجوههم نورا، يجعل لهم منابر من لؤلؤ قدام الرحمن تعالى، يفرع الناس و لا يفرعون و يخاف الناس و لا يخافون۔ (۱)

- ۲۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (۵: ۳۳۳)' میں طویل حدیث روایت کی ہے۔
- ۳۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (۵: ۳۳۱)' میں یہ حدیث مختصراً بیان کی ہے۔
- ۴۔ احمد بن حنبل کی بیان کردہ طویل روایت بیہمی نے 'مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۶)' میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ طبرانی نے بھی اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔ بیہمی نے اس حدیث کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔
- ۵۔ بیہمی نے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ ایک اور روایت 'مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۷)' میں نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۶۔ ابن مبارک، الزہد: ۲۳۸

۷۔ معمر بن راشد، الجامع، ۱۱: ۲۰۱، ۲۰۲

۸۔ حارث، المسند، ۲: ۹۹۳، رقم: ۱۱۰۹

۹۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۳: ۸۲

۱۰۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۲۸۷، ۲۸۸، رقم: ۹۰۰۱

۱۱۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۱۳، رقم: ۲۵۸۵

۱۲۔ بغوی، معالم التنزیل، ۲: ۳۵۹

۱۳۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳: ۲۰۹

۱۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳: ۳۷۲

۱۵۔ شوکانی نے 'فتح القدر (۲: ۲۵۸)' میں اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے

کہ حاکم نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً لی ہے۔

”حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔ انبیاء اور شہدا روزِ قیامت ان کے اللہ تعالیٰ سے قرب اور ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مسندوں پر رشک کریں گے۔ لوگوں کے ایک طرف ایک دیہاتی بیٹھا تھا، وہ کھڑا ہوا اور گھٹنوں کے بل جھک کر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور کہا: یا رسول اللہ! ہمیں ان کے بارے میں بتائیے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے وہ بندے ہیں جو مختلف علاقوں اور مختلف قبائل کے مختلف خاندانوں سے ہیں جن کے درمیان کوئی رشتہ داریاں بھی نہیں مگر وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملتے ہیں، صرف اللہ کے لئے دنیا کیلئے نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ وہ صرف اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ ان کے چہروں کو منور کر دے گا، ان کے لیے خدائے رحمان کے سامنے موتیوں کے منبر بچھائے جائیں گے۔ اس روز (محشر جب) لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، اور لوگ غمگین ہوں گے مگر انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔“

۹۰۔ عن أبي مسلم الخولاني، قال: قلت لمعاذ بن جبل: والله! إني لأحبك لغير دنيا أرجو أن أصيبها منك، و لا قرابة بيني و بينك، قال: فلأى شيء؟ قلت: لله۔ قال: فاجذب حبوتي، ثم قال: أبشر إن كنت صادقاً، فإني سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: المتحابون في الله في ظل العرش يوم لا ظل إلا ظله، يغبطهم بمكانهم النبيون و الشهداء۔ ثم قال: فخرجت فأتيت عبادة بن الصامت، فحدثته بحديث معاذ، فقال عبادة بن الصامت: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول عن ربه تبارك وتعالى: حقت محبتي على المتحابين فيّ، و حقت محبتي على المتناصحين فيّ، و حقت محبتي على المتزاورين فيّ، و

حقت محبتی علی المتبازلین فی، و ہم علی منابر من نور، یغبطهم

النبیون و الصدیقون بمکانهم۔ (۱)

”ابو مسلم خولانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبل سے کہا: خدا کی قسم! میں بغیر کسی دنیاوی مقصد کے آپ سے محبت کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھ سے محبت رکھیں، میرے اور آپ کے درمیان کوئی قرابت داری نہیں ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر کیوں؟ میں نے جواب دیا: اللہ کے لئے، پس انہوں نے میرا کپڑا کھینچا، پھر کہا: میں خوشخبری سناتا ہوں کہ اگر تم سچے ہو تو بے شک میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اُس دن یعنی روزِ قیامت عرش کے

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۳۸، رقم: ۵۷۷

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۳۹

۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۳۵، رقم: ۳۳۱۰۰

۴۔ قرشی، الاخوان، ۵۱: ۹، رقم: ۹

۵۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۵: ۱۲۲

۶۔ مقدسی نے ’الاحادیث المختارہ (۸: ۳۱۲، رقم: ۳۷۵)‘ میں اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

۷۔ ابن عبد البر، التمهید، ۲۱: ۱۳۱

۸۔ منذری نے ’الترغیب والترہیب (۳: ۱۱، رقم: ۲۵۷۵)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابن

حبان نے ’الصحیح‘ میں روایت کیا ہے۔

۹۔ بیہقی، موارد النظمآن، ۶۲۲: ۲۵۱۰، رقم: ۲۵۱۰

۱۰۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۲۷۸، ۲۷۹

۱۱۔ مناوی، فیض القدر، ۳: ۳۹۳

۱۲۔ ثعالبی، جواهر الحسان فی تفسیر القرآن، ۳: ۱۳۳

سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، ان کے اس مرتبہ پر انبیاء و شہداء رشک کریں گے۔ پھر کہا: میں وہاں سے نکلا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا اور ان سے معاذ والی گفتگو بیان کی۔ پس عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے روایت کیا: میرے خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر میری محبت واجب ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے سے نصیحت پکڑنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی اور وہ (جن کے لیے اللہ کی محبت لازم ہوگئی) نور کے منبروں پر ہوں گے، انبیاء و صدیقین ان کے درجات پر رشک کریں گے۔“

۹۱۔ عن سعید بن المسيب، قال: للمتحابين في الله وعجل منابر من

نور يغبطهم بها الشهداء۔ (۱)

”حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے (روزِ قیامت) نور کے منبر ہوں گے، جن پر شہداء رشک کریں گے۔“

۹۲۔ عن أبي مالك الأشعري رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:

عباد الله توضع لهم منابر من نور يوم القيامة، ليسوا بانبیاء ولا شهداء،

يغبطهم النبيون والشهداء۔ قالوا: فمن هم؟ قال: المتحابون في الله

(۱) ابن مبارک، الزہد، ۱: ۵۲۲، رقم: ۱۲۸۲

وَعَلَّكَ - (۱)

”حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے جن کے لئے بروز قیامت نور کے منبر بچھائے جائیں گے، نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء (لیکن) انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے پوچھا: وہ لوگ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں۔“

۹۳۔ عن العلاء بن زیاد رضی اللہ عنہ، عن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال: عباد من عباد

اللہ لیسوا بأنبياء و لا شهداء، یغبطهم الأنبياء و الشهداء يوم القيامة

بقربهم من اللہ علی منابر من نور۔ یقول الأنبياء و الشهداء: من

هؤلاء؟ فيقولون: هؤلاء كانوا يتحابون فی اللہ علی غیر أموال

تعاطوها و لا أرحام كانت بينهم۔ (۲)

”علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندگانِ خدا میں سے کچھ ایسے بندے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ ہی

شہداء۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے قرب اور نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہونے کی

وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کناں ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء پوچھیں گے: یہ

کون لوگ ہیں؟ پس وہ کہیں گے: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں کسی مالی لین دین یا

قربت داری کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔“

(۱) طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۲۹۰، ۲۹۱، رقم: ۳۳۳۳

(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۳۵، رقم: ۳۳۰۹۶

۲۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳: ۳۷۳



۹۴۔ عن معاذ بن جبل رضي الله عنه، عن نبي الله صلى الله عليه وسلم، قال: إن رجلا ليسوا  
بأنبياء ولا شهداء يوضع لهم يوم القيامة منابر من نور، وجوههم من  
نور، يأمنون يوم القيامة من الفرع الأكبر۔ فقال رجل: يا نبي الله صلى الله  
عليك وآلِكَ وسلم! و من أولئك؟ قال: هم نزاع القبائل يتحابون في الله۔ (۱)

”حضرت معاذ بن جبل رضي الله عنه حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم سے روایت کرتے ہیں  
کہ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: بیشک کچھ لوگوں کے لئے روزِ قیامت نور کے منبر بچھائے  
جائیں گے، وہ انبیاء ہوں گے نہ شهداء، وہ قیامت کے دن کی بہت بڑی گھبراہٹ  
سے محفوظ ہوں گے۔ ایک آدمی نے سوال کیا: اے اللہ کے نبی! وہ کون ہوں گے؟  
آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: وہ قبائل کے پڑوس میں رہنے والے اجنبی لوگ ہیں جو ایک  
دوسرے سے محض اللہ کی خاطر محبت کرتے ہوں گے۔“

(۱) طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۶۸، رقم: ۳۵۸

الذاكرون يجلسون على منابر اللؤلؤ والنور يوم القيامة

﴿ روزِ محشر اہل ذکر موتیوں اور نور کے منبروں پر رونق افروز ہوں گے ﴾

۹۵۔ عن أبي الدرداء رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ليعثن الله أقواما يوم القيامة في وجوههم النور على منابر اللؤلؤ، يغطهم الناس ليسوا بأنبياء ولا شهداء، قال: فجثي أعرابي على ركبتيه، فقال: يا رسول الله! حلهم لنا نعرفهم۔ قال: هم المتحابون في الله من قبائل شتى وبلاد شتى يجتمعون على ذكر الله يذكرونه۔ (۱)

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پر نور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔ ابو درداء کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان کریں تاکہ ہم انہیں جان لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں،

(۱) ۱۔ پیشی نے ’مجمع الزوائد (۱۰: ۷۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۲۔ منذری نے ’الترغیب والترہیب (۲: ۲۶۲، ۳: ۱۲، رقم: ۲۵۸۳)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۱۰: ۳۶۸)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔“

۹۶۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: قال الله وعجلک: المتحابون فی جلالی لهم منابر من نور یغطهم النبیون والشهداء۔ (۱)

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عظمت و جلالت کی وجہ سے باہم محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے، ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔“

۹۷۔ عن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: إن من عباد الله عبادا ليسوا بأنبياء، یغطهم الأنبياء و الشهداء۔ قيل: من هم لعلنا نحبهم؟ قال: هم قوم تحابوا بنور الله من غير أرحام ولا إنتساب، وجوههم نور علی منابر من نور، لا یخافون إذا خاف الناس، و لا یحزنون إذا حزن الناس، ثم قرأ: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَ

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۵۹۷، رقم: ۲۳۹۰

۲۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۱۳۱

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۱۱، رقم: ۲۵۷۶

۴۔ بیہقی، موارد النظمآن، ۲۲۲، رقم: ۲۵۱۰

۵۔ ابن قیم، حاشیہ علی سنن ابی داؤد، ۱۳: ۲۱

۶۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۳۳: ۲۹۲

۷۔ مناوی، فیض القدر، ۴: ۲۸۵

۸۔ مبارک پوری، تحفۃ الاحوذی، ۷: ۵۶

لَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱﴾ - (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: وہ کون ہیں؟ تاکہ ہم ان سے محبت کریں۔ فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور رشتے کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہرے پر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ انہیں اس وقت کوئی خوف نہ ہوگا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہ ہوگا جب لوگ غمزدہ ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح: ۲: ۳۳۲، ۳۳۳، رقم: ۵۷۳

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۶۲، رقم: ۱۱۲۳۶

۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۰: ۴۹۵، رقم: ۶۱۱۰

۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۲۸۵، رقم: ۸۹۹۷

۵۔ منذری نے ’الترغیب والترہیب (۴: ۱۲)‘ میں کہا ہے کہ اسے نسائی نے روایت

کیا اور ابن حبان نے ’صحیح‘ میں روایت کیا ہے۔

۶۔ یثمی نے ’مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے

جبکہ میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

۷۔ یثمی، موارد النظمآن: ۶۲۱، رقم: ۲۵۰۸

۸۔ طبری نے یہ حدیث ’جامع البیان فی تفسیر القرآن (۱۱: ۱۳۲)‘ میں ابن حبان کی

بیان کردہ روایت کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۲: ۲۲۲

۱۰۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۳: ۳۷۲)‘ میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابن

ابی دنیا، ابن جریر، ابن منذر، ابو شیخ، ابن مردویہ، اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کی ہے۔

غمگین ہوں گے۔“

۹۸۔ عن أبي مالك الأشعري رضي الله عنه، قال: كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم، فنزلت هذه الآية: ﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْؤُكُمْ﴾ قال: فنحن نسأله إذ قال: إن لله عبادا ليسوا بأنبياء و لا شهداء يغبطهم النبيون و الشهداء بقربهم و مقعدهم من الله وَعَجَّلَ يوم القيامة۔ قال: و في ناحية القوم أعرابي، فقام فجثا على ركبتيه و رمى بيديه، ثم قال: حدثنا يا رسول الله عنهم من هم؟ قال: فرأيت وجه النبي صلى الله عليه وسلم ينتشر، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: عباد الله من بلدان شتى و قبائل من شعوب أرحام القبائل لم يكن بينهم أرحام يتواصلون بها لله لا دنيا يتبادلون بها يتحابون بروح الله وَعَجَّلَ يجعل الله وجوههم نورا يجعل لهم منابر من لؤلؤ قدام الرحمن تعالى، يفرع الناس و لا يفرعون و يخاف الناس و لا يخافون۔ (۱)

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۳: ۲۹۰، رقم: ۳۲۳۳

۲۔ احمد بن حنبل نے 'المسند' (۳۴۱: ۵) میں یہ حدیث مختصراً بیان کی ہے۔

۳۔ احمد بن حنبل نے 'المسند' (۳۴۳: ۵) میں طویل حدیث روایت کی ہے۔

۴۔ احمد بن حنبل کی بیان کردہ طویل روایت بیہمی نے 'مجمع الزوائد' (۲۷۶: ۱۰) میں

نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ طبرانی نے بھی اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔ بیہمی

نے اس حدیث کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۔ بیہمی نے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ ایک اور روایت 'مجمع الزوائد' (۲۷۷: ۱۰) میں

نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۶۔ ابن مبارک، الزہد: ۲۳۸

۷۔ معمر بن راشد، الجامع، ۱۱: ۲۰۱، ۲۰۲

”حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔ انبیاء اور شہدا روزِ قیامت ان کے اللہ تعالیٰ سے قرب اور عطا کردہ مسندوں پر رشک کریں گے۔ لوگوں کے ایک طرف ایک دیہاتی بیٹھا تھا، وہ کھڑا ہوا اور گھٹنوں کے بل جھک کر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور کہا: یا رسول اللہ! ہمیں ان کے بارے میں بتائیے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ (راوی کہتا ہے:) میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ کے وہ بندے ہیں جو مختلف علاقوں اور مختلف قبائل کے مختلف خاندانوں سے ہیں جن کے درمیان کوئی رشتہ داریاں بھی نہیں مگر وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملتے ہیں، صرف اللہ کے لئے دنیا کیلئے نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ وہ صرف اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ ان کے چہروں کو منور کر دے گا، ان کے لیے خدائے رحمان کے سامنے موتیوں کے منبر بچھائے جائیں گے۔ جس دن لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، اور لوگ غمگین ہوں گے مگر انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔“

۹۹۔ عن عمرو بن عبسة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول:

عن يمين الرحمن و كلتا يديه يمين رجال ليسوا بانبیاء ولا شهداء،

۸۔ حارث، المسند، ۲: ۹۹۳، رقم: ۱۱۰۹

۹۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، ۳: ۸۲

۱۰۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۲۸۷، ۲۸۸، رقم: ۹۰۰۱

۱۱۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۱۳، رقم: ۲۵۸۵

۱۲۔ بغوی، معالم التنزیل، ۲: ۳۵۹

۱۳۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳: ۲۰۹

۱۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳: ۳۷۲

۱۵۔ شوکانی نے ’فتح القدر‘ (۲: ۲۵۸) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے

کہ حاکم نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً لی ہے۔

يغشى بياض وجوههم نظر الناظرين، يغطهم النيون والشهداء بمقعدهم و قربهم من الله ﷻ، قيل: يا رسول الله صلى الله عليك وآلك وسلم! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل، يجتمعون على ذكر الله، فينتقون أطيب الكلام كما ينتقى آكل التمر أطيبه۔ (۱)

”حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمن کے دائیں طرف حالانکہ اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نبی ہوں گے نہ شہید۔ ان کے چہروں کا نور سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہوگا، ان کی مسندوں اور اللہ ﷻ سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آ کر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اللہ کے ذکر کے لیے خوبصورت الفاظ کا اس طرح انتخاب کرتے ہیں جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔“

۱۰۰۔ عن أبي مسلم الخولاني، قال: قلت لمعاذ بن جبل: والله! إنني لأحبك لغير دنيا أرجو أن أصيبها منك، ولا قرابة بيني و بينك،

(۱) ۱۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد (۱۰: ۷۷۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۔ منذری نے ’الترغیب والترہیب (۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۔ ہندی نے ’کنز العمال (۱۰: ۲۴۸، رقم: ۲۹۳۲۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، ۱: ۳۶۸

قال: فلأى شيء؟ قلت: لله. قال: فاجذب حبوتي، ثم قال: أبشر إن كنت صادقاً، فإنني سمعت رسول الله ﷺ يقول: المتحابون في الله في ظل العرش يوم لا ظل إلا ظله، يغطهم بمكانهم النبيون والشهداء. ثم قال: فخرجت فأتيت عبادة بن الصامت، فحدثته بحديث معاذ، فقال عبادة بن الصامت: سمعت رسول الله ﷺ يقول عن ربه تبارك وتعالى: حقت محبتي على المتحابين فيّ، وحقت محبتي على المتناصحين فيّ، وحقت محبتي على المتزاورين فيّ، وحقت محبتي على المتبازلين فيّ، وهم على منابر من نور، يغطهم النبيون والصديقون بمكانهم. (۱)

- (۱) ۱- ابن حبان، صحيح، ۲: ۳۳۸، رقم: ۵۷۷
- ۲- احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۳۹
- ۳- ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۵، رقم: ۳۳۱۰۰
- ۴- قرشي، الاخوان: ۵۱، رقم: ۹
- ۵- ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۱۲۲
- ۶- مقدسی نے 'الاحادیث المختاره' (۸: ۳۱۲، رقم: ۳۷۵) میں اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔
- ۷- ابن عبد البر، التمهید، ۲۱: ۱۳۱
- ۸- منذری نے 'الترغیب والترہیب' (۳: ۱۱، رقم: ۳۵۷۵) میں کہا ہے کہ اسے ابن حبان نے 'اصحیح' میں روایت کیا ہے۔
- ۹- بیہقی، موارد النظمآن: ۶۲۲، رقم: ۲۵۱۰
- ۱۰- بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۲۷۸، ۲۷۹
- ۱۱- مناوی، فیض القدر، ۳: ۴۹۳
- ۱۲- ثعالبی، جواهر الحسان فی تفسیر القرآن، ۴: ۱۳۳



”ابو مسلم خولانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: خدا کی قسم! میں بغیر کسی دنیاوی مقصد کے آپ سے محبت کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھ سے محبت رکھیں، میرے اور آپ کے درمیان کوئی قرابت داری نہیں ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر کس لئے؟ میں نے جواب دیا: اللہ کے لئے، پس انہوں نے میرا کپڑا کھینچا، پھر کہا: میں خوشخبری سناتا ہوں کہ اگر تم سچے ہو تو بے شک میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اُس دن یعنی روزِ قیامت عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، ان کے اس مرتبہ پر انبیاء و شہداء رشک کریں گے۔ پھر کہا: میں وہاں سے نکلا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا اور ان سے معاذ والی گفتگو بیان کی۔ پس عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے روایت کیا: میرے خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر میری محبت واجب ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے سے نصیحت پکڑنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی اور وہ (جن کے لیے اللہ کی محبت لازم ہوگئی) نور کے منبروں پر ہوں گے، انبیاء و صدیقین ان کے درجات پر رشک کریں گے۔“

۱۰۱۔ عن سعید بن المسيب، قال: للمتحابين في الله وَعَلَىٰ مَنْابِرٍ مِنْ

نور يغبطهم بها الشهداء۔ (۱)

(۱) ابن مبارک، الزہد، ۱: ۵۲۲، رقم: ۱۳۸۲

”حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے (روزِ قیامت) نور کے منبر ہوں گے، جن پر شہداء رشک کریں گے۔“

۱۰۲۔ عن العلاء بن زیاد رضی اللہ عنہ، عن نبی اللہ ﷺ، قال: عباد من عباد اللہ ليسوا بأنبياء و لا شهداء، يغطهم الأنبياء و الشهداء يوم القيامة بقربهم من الله على منابر من نور۔ يقول الأنبياء و الشهداء: من هؤلاء؟ فيقولون: هؤلاء كانوا يتحابون في الله على غير أموال تعاطوها و لا أرحام بينهم۔ (۱)

”علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بندگانِ خدا میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے قرب اور نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہونے کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کناں ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء پوچھیں گے: یہ کون لوگ ہیں؟ پس وہ کہیں گے: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں کسی مالی لین دین یا قرابت داری کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔“

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۵، رقم: ۳۴۰۹۶

۲۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۴: ۳۷۳

الذاكرون أحب العباد إلى الله تعالى

﴿ اہل ذکر اللہ کے محبوب ترین بندے ہیں ﴾

۱۰۳۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: وفد موسى عليه السلام إلى طور سيناء، قال:

يا رب! أي عبادك أحب إليك؟ قال: الذي يذكركني و لا ينساني۔ (۱)

”حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں: جب

موسیٰ عليه السلام طور سینا پر تشریف لائے گئے تو بارگاہ الہی میں عرض کیا: اے پروردگار! تجھے

اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ فرمایا: وہ جو ہر وقت میرا ذکر

رہتا ہے اور مجھے بھولتا نہیں۔“

۱۰۴۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: قال موسى عليه السلام حين كلم ربه: أي

رب! أي عبادك أحب إليك؟ قال أكثرهم لي ذكرا۔ قال: أي

عبادك أغني؟ قال: الراضى بما أعطيته۔ قال: أي رب! أي عبادك

أحکم؟ قال: الذي يحکم علی نفسه بما يحکم علی الناس۔ (۲)

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۵۱، رقم: ۶۸۱

۲۔ ابوبکر بغدادی، الرحلہ فی طلب الحدیث: ۱۰۳

۳۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۵: ۲۷۷

۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۹۷

۵۔ طبری، تاریخ الامم والملوک، ۱: ۲۲۳

(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۷۲، رقم: ۳۳۲۸۶

۲۔ ابوخیثمہ، کتاب العلم، ۲۲: رقم: ۸۶

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۷: ۲۹۱، رقم: ۱۰۳۲۸

”حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ ان سے کلام فرما رہا تھا عرض کیا: اے پروردگار! تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرا نام کثرت سے جپتا رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ غنی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میری عطا پر راضی ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: تیرا کون سا بندہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: جو اپنے لئے ویسا ہی فیصلہ کرتا ہے جیسا کہ دوسرے لوگوں کے لئے کرتا ہے۔“

۱۰۵۔ عن میثم قال: لما قرب الله موسى عليه السلام نجياً بطور سيناء،

قال: أي عبادك أحب إليك؟ قال: أكثرهم ذكراً۔ (۱)

”میثم سے مروی ہے، انہوں نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو طور سینا پر ہم کلامی کے لیے بلایا تو آپ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے بندوں میں سے تجھے سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرا ذکر سب سے زیادہ کرنے والا ہے۔“

۱۰۶۔ عن أبي عمرو الشيباني، قال موسى عليه السلام: لربّه وعيّنك: يا رب! أي

عبادك أحب إليك؟ قال: أكثرهم لي ذكراً۔ قال: فأى عبادك

أغني؟ قال: أقنعهم بما أعطيتهم۔ قال: فأى عبادك أعدل؟ قال: من

أدان نفسه من نفسه۔ (۲)

(۱) ۱۔ ضعی، کتاب الدعاء، ۱: ۲۸۲، رقم: ۱۰۳

۲۔ ہناد، الزہد، ۱۲: ۶۰۸، رقم: ۱۳۰۱

(۲) ہناد، الزہد، ۱: ۲۷۷، رقم: ۲۸۹

”ابو عمرو شیبانی سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے پروردگار! تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرا ذکر سب سے زیادہ کرتا ہے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ غنی کون ہے؟ فرمایا: جو سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عادل کون ہے؟ فرمایا: جو خود اپنے خلاف بھی فیصلہ کرے۔“

۱۰۷۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه: قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سأل موسى ربه عز وجل: رب! أنبئني أي عبادك أتقى؟ قال: الذي يذكرني ولا ينساني۔ قال: أي عبادك أعلم؟ قال: عالم لا يشبع من العلم، قال: الذي يجمع علم الناس إلى علمه۔ قال: فأى عبادك أعز؟ قال: الذي إذا قدر غفر۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کیا: اے میرے رب! مجھے بتا کہ تیرے بندوں میں سب سے زیادہ متقی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو ہر وقت میرا ذکر کرے اور مجھے بھولے نہیں۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو کبھی علم سے سیر نہ ہو، (پھر) فرمایا: وہ جو اپنے علم میں لوگوں کا علم جمع کر لے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: وہ جو غالب آئے تو معاف کر دے۔“

۱۰۸۔ عن محمد بن كعب القرظي، قال: قال موسى عليه السلام: يا رب! أي خلقك أكرم عليك؟ قال: الذي لا يزال لسانه رطبا من ذكرى۔

(۱) دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲: ۳۱۴، رقم: ۳۴۱۹

قال: يا رب! أي خلقك أعلم؟ قال: الذي يلتمس إلى علمه علم غيره. قال: يا رب فأى خلقك أعدل؟ قال: الذي يقضى على نفسه كما يقضى على الناس. قال: يا رب! فأى خلقك أعظم ذنباً؟ قال: الذي يتهمني. قال: يا رب! وهل يتهمك أحد؟ قال: الذي يستخیرنی ثم لا یرضی بقضائی۔ (۱)

”محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے (بارگاہِ خداوندی میں) عرض کیا: اے رب! تیری مخلوق میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس کی زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! تیری مخلوق میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: جو اپنے علم کے ساتھ دوسروں کے علم کا طالب ہو (یعنی اسے جہاں سے بھی علم ملے شوق سے حاصل کرے)۔ عرض کیا: اے رب! تیری مخلوق میں سب سے بڑا عادل کون ہے؟ فرمایا: وہ جو اپنے نفس کے خلاف بھی ویسے ہی فیصلہ کرے جیسے دوسروں کے خلاف کرتا ہے۔ عرض کیا: اے پروردگار! تیری مخلوق میں سب سے بڑا گنہگار کون ہے؟ فرمایا: جو مجھ پر تہمت لگاتا ہے؟ عرض کیا: باری تعالیٰ! کوئی بھلا آپ پر بھی تہمت لگاتا ہے؟ فرمایا: وہ جو مجھ سے خیر طلب کرے اور پھر میرے فیصلے پر راضی نہ ہو۔“

۱۰۹۔ عن عبد الله بن الحرث، قال: أوحى الله إلى داود أن احبني و أحب أحبائي و حببني إلى عبادي، قال: يا رب! أحبك و أحب أحبائك، فكيف أحبك إلى عبادك، قال: اذكروني لهم فإنهم لن يذكروني إلا خيراً۔ (۲)

(۱) بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۵۱، رقم: ۶۸۴

(۲) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۶۸، رقم: ۳۳۲۵۳

”حضرت عبداللہ بن حرث روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ مجھ سے اور مجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کر اور میرے بندوں میں مجھے محبوب بنا۔ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! میں آپ سے اور آپ سے محبت کرنے والوں سے محبت کروں گا لیکن آپ کو آپ کے بندوں میں کیسے محبوب بناؤں؟ فرمایا: ان کے سامنے میرا ذکر (کثرت سے) کیا کر کہ بیشک میرا ذکر ہی ان کے لیے خیر کا باعث ہوگا۔“

۱۱۰۔ عن أنس رضی اللہ عنہ، قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم يقول: علامة حبّ الله حبّ ذكر الله، و علامة بغض الله بغض ذكر الله۔ (۱)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ سے محبت کی علامت اس کے ذکر سے محبت کرنا ہے اور اللہ سے بغض کی علامت اس کے ذکر سے بغض رکھنا ہے۔“

۱۱۱۔ عن ابن عباس أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن داود عليه السلام قال فيه يخاطب ربه وعجلتك: يا رب! أي عبادك أحب إليك أحبه بحبك؟ قال: يا داود! أحب عبادي إلى نقي القلب نقي الكفين، لا يأتي إلى أحد سوءاً ولا يمشي بالنميمة تزول الجبال ولا يزول، و أحبني و أحب من يحبني و حبيني إلى عبادي۔ قال: يا رب! إنك لتعلم أني أحبك و أحب من يحبك، فكيف أحبك إلى عبادك؟ قال: ذكرهم

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۶۷، رقم: ۴۰۹، ۴۱۰

۲۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۵۳، رقم: ۴۱۴۱

۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱: ۴۱۷، ۴۱۸، رقم: ۱۷۷۶

بآياتي و بلائی و نعمائی یا داود! إنه ليس من عبد يعين مظلوما أو  
يمشى معه في مظلمته إلا أثبت قدميه يوم تزل الأقدام۔ (۱)

”حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی  
اکرم ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے مخاطب ہو کر عرض کیا: اے  
پروردگار! آپ کو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے تاکہ میں آپ  
کی محبت کی وجہ سے ان سے محبت کروں؟ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے داؤد! مجھے  
اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس کا دل اور دونوں ہتھیلیاں پاک و  
صاف ہوں، کسی سے برائی کرے نہ کسی کی چغلی کھائے اور اس پر ثابت قدم رہے۔  
مجھ سے اور مجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرے، اور میرے بندوں کو میری  
محبت سکھائے۔ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے  
اور تجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں لیکن تیرے بندوں کو تیری محبت  
کیسے سکھاؤں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہیں میری نشانیاں، میری آفات اور میری نعمتیں  
(کثرتِ ذکر سے) یاد دلاؤ۔ اے داؤد! میرا جو بندہ بھی مظلوم کی مدد کرے گا یا اس  
کی دادرسی کے لیے اس کے ساتھ چلے گا میں اُسے اُس دن ضرور ثابت قدم رکھوں گا  
جس دن قدم پھسل جائیں گے۔“

۱۱۲۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ، عن رسول الله ﷺ، قال: سأل موسى ربه  
عن ست خصال كان يظن أنها له خالصة، والسابعة لم يكن موسى

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱۱۹: ۶، رقم: ۷۶۶۸

۲۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۱۹۵: ۳، رقم: ۲۵۲۳

۳۔ مناوی، الاتحافات السیة بالاحادیث القدیة: ۱۱۲، ۱۱۳، رقم: ۲۵۸

۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱۲: ۳



يحبها۔ قال: يا رب! أي عبادك أتقى؟ قال: الذي يذكر ولا ينسى،  
 قال: فأى عبادك أهدى؟ قال: الذي يتبع الهدى، قال: فأى عبادك  
 أحكم؟ قال: الذي يحكم للناس كما يحكم لنفسه؟ قال: فأى  
 عبادك أعلم؟ قال: عالم لا يشبع من العلم، يجمع علم الناس إلى  
 علمه، قال: فأى عبادك أعز؟ قال: الذي إذا قدر غفر۔ قال: فأى  
 عبادك أغنى؟ قال: الذي يرضى بما يؤتى۔ فأى عبادك أفقر؟ قال:  
 صاحب منقوص۔ قال رسول الله ﷺ: ليس الغنى عن ظهر، إنما  
 الغنى غنى النفس، و إذا أراد الله بعبد خيرا، جعل غناه في نفسه، و  
 تقاه في قلبه، و إذا أراد الله بعبد شرا، جعل فقره بين عينيه۔ (۱)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ  
 (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چھ خصائل کے بارے میں سوال کیا: ان کے بارے  
 میں ان کا گمان تھا کہ وہ ان میں تمام وکمال پائے جاتے ہیں اور ساتویں خصلت  
 موسیٰ (علیہ السلام) کو پسند نہ تھی۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے رب! تیرے بندوں  
 میں سب سے زیادہ متقی کون ہے؟ فرمایا: وہ جو ہر وقت میرا ذکر کرے اور مجھے  
 بھولے نہیں۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ کون  
 ہے؟ فرمایا: وہ جو ہدایت کی پیروی کرے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سے سب سے  
 بڑا حاکم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرے جو وہ اپنے لئے کرتا  
 ہے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سے سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو علم سے

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۰۱: ۱۳، رقم: ۶۳۱۷

۲۔ بیہقی، موارد النظمآن: ۵۰، رقم: ۸۶

سیر نہ ہو اور لوگوں کا علم بھی اپنے علم میں جمع کرے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ فرمایا: وہ جو غالب آئے تو معاف کر دے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ غنی کون ہے؟ فرمایا: جو جتنا ملے اس پر راضی ہو جائے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا فقیر کون ہے؟ فرمایا: وہ جس کا غنا کم ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غنا (سے مراد) مال کا غنا نہیں بلکہ دل کا غنی ہونا مراد ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں غنا پیدا فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں تقویٰ ڈال دیتا ہے اور جب کسی بندے کو اس کے شر کی سزا دینا چاہتا ہے تو اس کا فقر اس کے سامنے کر دیتا ہے (یعنی اس کی آنکھوں میں فقر ہوتا ہے حقیقتاً وہ فقیر نہیں ہوتا)۔“

لا یرد اللہ دعاء الذاکرین

﴿اللہ تعالیٰ اہل ذکر کی دعا رو نہیں فرماتا﴾

۱۱۳۔ عن ابي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ثلاثة لا یرد الله دعاء

هم: الذاکر لله كثيرا و دعوة المظلوم و الإمام المقسط۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا:

تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی دعا اللہ تعالیٰ رو نہیں فرماتا: کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والا، مظلوم، اور عادل حکمران۔“

۱۱۴۔ عن ابي امامة الباهلي قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من

اوى الى فراشه طاهرا يذكر الله حتى يدر كه النعاس لم يتقلب ساعة

من الليل سأل الله من خير الدنيا والاخرة الا اعطاه اياه۔ (۲)

”حضرت ابو امامہ باہلی رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۱۹، رقم: ۵۸۸

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۱۱، رقم: ۷۳۵۸

۳۔ عجلونی، کشف الخفاء، ۱: ۳۹۰، رقم: ۱۰۳۵

(۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۳۰، رقم: ۳۵۲۶

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۸: ۱۲۵، رقم: ۷۵۶۸

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۲۳۱، رقم: ۸۸۰

۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۵۱

۵۔ مبارک پوری، تحفۃ الاحوذی، ۹: ۳۶۰، رقم: ۱۰۲

فرمایا: جو پاکیزگی کی حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بستر پر دراز ہوا تو رات کی کوئی گھڑی ایسی نہیں گزری یہاں تک کہ اسے اونگھ آگئی کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کی ہو اور اس نے اسے عطا نہ کی ہو۔“

۱۱۵۔ عن معاذ أن النبي ﷺ قال من آوى إلى فراشه طاهرا يذكر الله تعالى حتى تغلبه عيناه فتعار من الليل لم يسأل الله تعالى خيرا من خير الدنيا والآخرة إلا أعطاه۔ (۱)

”حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی پاکیزگی کی حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے بستر پر دراز ہوا یہاں تک کہ اسے نیند محسوس ہونے لگی لیکن اس نے رات حالت بیداری میں گزار دی تو دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہیں کہ جس کا وہ سوال کرے اور وہ اسے عطا نہ ہو۔“

۱۱۶۔ عن ابی امامة قال من بات ذاكرا طاهرا ثم تعار من الليل لم يسأل الله حاجة للدنيا والآخرة إلا أعطاه الله۔ (۲)

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حالت طہارت میں ذکر کرتے ہوئے رات گزاری اور رات بھر بیدار رہا تو دنیا و آخرت کی جو حاجت بھی وہ پیش کرے گا اللہ تعالیٰ پوری فرمائے گا۔“

۱۱۷۔ عن ابی امامة قال رسول الله ﷺ ما من رجل نام طاهرا على ذكر فتعار من الليل يسأل خير الدنيا والآخرة إلا أعطاه۔ (۳)

(۱) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۲۰۱، رقم: ۱۰۶۴۱

۲۔ نسائی، عمل الیوم واللیلة، ۱: ۳۶۹، رقم: ۸۰۵

(۲) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱: ۱۱۱، رقم: ۱۲۶۵

(۳) رویانی، المسند، ۲: ۳۰۲، رقم: ۱۲۴۹

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو کہ حالت پاکیزگی میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے پھر بیدار ہو، وہ دنیا و آخرت کی جس بھلائی کا بھی طلب گار ہوتا ہے اسے عطا کر دی جاتی ہے۔“

۱۱۸۔ عن عمرو بن عبسہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل نام طاهرا علی ذکر فتعار من اللیل يدعو اللہ حیثما الا اعطاه۔ (۱)

”حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی حالت پاکیزگی میں ذکر کرتے ہوئے لیٹے اور رات بھر جاگتا رہے تو وہ اللہ سے جو بھی مانگے گا عطا ہوگا۔“

۱۱۹۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: یقول اللہ عز وجل: من شغله ذکری عن مسألتي أعطيته أفضل ما أعطی السائلین۔ (۲)

(۱) بخاری، الکافی: ۴۷، رقم: ۴۰۹

(۲) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۲: ۱۱۵، رقم: ۱۸۷۹

۲۔ بخاری، خلق افعال العباد: ۱۰۹

۳۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، ۳: ۶۳

۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۳، رقم: ۵۷۲

۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۳: ۴۶۷، رقم: ۴۰۸۰

۶۔ بیہقی، فضائل الاوقات: ۳۷۳

۷۔ ابن عبدالبر، التمهید، ۶: ۴۵، ۴۶

۸۔ ابن قیسرانی، تذکرة الحفاظ، ۳: ۹۹۶، رقم: ۹۲۶

۹۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۴: ۲۲۸، رقم: ۷۶۷

۱۰۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۱۹۶، رقم: ۲۸۸۳

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میرے ذکر میں مشغول رہنے کے باعث مجھ سے مانگ نہ سکا، میں اسے مانگنے والوں پر کی جانے والی عطا سے زیادہ دوں گا۔“

۱۲۰۔ عن مالک بن الحارث رضی اللہ عنہ، قال: يقول الله عز وجل: من شغله

ذكري عن مسألتي أعطيته فوق ما أعطى السائلين۔ (۱)

”حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میرے ذکر میں مشغول رہنے کے باعث مجھ سے مانگ نہ سکا، میں

..... ۱۱۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۱۳۷

۱۲۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۳: ۴۸۹

۱۳۔ زرقانی، شرح الموطاء، ۲: ۴۴، ۵۳

۱۴۔ مبارک پوری، تحفة الاحوذی، ۱۰: ۳۳

۱۵۔ مناوی، فیض القدر، ۲: ۳۴

۱۶۔ مناوی، فیض القدر، ۳: ۵۲۶

۱۷۔ مناوی، فیض القدر، ۵: ۱۲۰

۱۸۔ مناوی نے ’الاتحافات السنیة بالاحادیث القدسیة‘ (ص: ۶۶، رقم: ۱۴۸) میں کہا

ہے کہ اسے بخاری، بزار اور بیہقی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۹۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۵۴۸

۲۰۔ آلوسی، روح المعانی، ۱۵: ۵۲

۲۱۔ آلوسی، روح المعانی، ۲۵: ۳۷

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۴، رقم: ۲۹۲۷۱

۲۔ ابن ابی شیبہ نے ’المصنف‘ (۶: ۳۴، رقم: ۲۹۲۷۳) میں اسے مرفوعاً عمرو بن مرہ

سے بھی روایت کیا ہے۔

۳۔ قضاوی، مسند الشہاب، ۲: ۳۲۶، رقم: ۸۸۹

۴۔ بیہقی، فضائل الاوقات: ۳۷۰

اسے مانگنے والوں پر کی جانے والی عطا سے بڑھ کر دوں گا۔“

۱۲۱۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، عن النبی ﷺ یرویہ عن ربہ تبارک و تعالیٰ، قال وَعَلَّكَ: من شغله ذکری عن مسألتي أعطيته أفضل ما أعطى السائلین۔ (۱)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو میرے ذکر میں مشغول رہنے کے باعث مجھ سے مانگ نہ سکا، میں اسے مانگنے والوں پر کی جانے والی عطا سے بہتر دوں گا۔“

۱۲۲۔ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: قال اللہ وَعَلَّكَ: من شغله ذکری عن مسألتي أعطيته قبل أن يسألني۔ (۲)

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے میرے ذکر میں مشغول رہنے کے باعث مجھ سے مانگنے کی فرصت نہ ملی، میں اسے سوال کرنے سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہوں۔“

(۱) ۱۔ قضای، مسند الشہاب، ۱: ۳۳۰، رقم: ۵۸۴

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۳، ۴۱۴، رقم: ۵۷۳

۳۔ بیہقی نے ’فضائل الاوقات (ص: ۳۷۰)‘ میں یہ حدیث مالک بن حویرث سے روایت کی ہے۔

۴۔ ابن تیمیہ نے ’دقائق التفسیر (۲: ۳۶۲)‘ میں یہ حدیث مالک بن حویرث سے روایت کی ہے۔

(۲) ۱۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷: ۳۱۳

۲۔ ویلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۴۳۶

۳۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۶: ۴۱۸)‘ میں کہا ہے کہ ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے ’دلائل النبوة‘ میں یہ حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

الجنة غنيمة مجالس الذكر

﴿جنت مجالس ذکر کی غنیمت ہے﴾

۱۲۳۔ عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما، قال: قلت: يا رسول الله صلى الله عليك وآلك وسلم! ما غنيمة مجالس الذكر؟ قال: غنيمة مجالس الذكر الجنة۔ (۱)

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! مجالس ذکر کی غنیمت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجالس ذکر کی غنیمت جنت ہے۔“

۱۲۴۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه: أن رسول الله ﷺ قال: ليدكرن الله قوما في الدنيا على الفرش الممهدة يدخلهم الدرجات العلى۔ (۲)

”حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۹۰، رقم: ۶۷۷۷

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۷۷، رقم: ۶۶۵۱

۳۔ طبرانی، مسند الشاميين، ۲: ۲۷۳، رقم: ۱۳۲۵

۴۔ منذری، الترغيب والترهيب، ۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۳

۵۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸

۶۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۷

(۲) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۱۲۳، رقم: ۳۹۸

۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۲: ۳۵۹، رقم: ۱۱۱۰

۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۲: ۵۲۷، رقم: ۱۳۹۱



دنیا میں کچھ لوگ بچھے ہوئے پلنگوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے، وہ انہیں (جنت کے) بلند درجات میں داخل کر دے گا۔“

۱۲۵۔ عن ابي الدرداء رضی اللہ عنہ، قال: إن الذين لا تزال ألسنتهم رطبة من ذكر الله يدخلون الجنة وهم يضحكون۔ (۱)

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں کی زبانیں ذکرِ الہی سے ہمیشہ تر رہتی ہیں وہ جنت میں مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔“

..... ۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۲

۵۔ پیشمی، موارد النظمآن: ۵۷۶، رقم: ۲۳۱۹

۶۔ پیشمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۱۱، رقم: ۳۲۵۸۷

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۲

۳۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۳۹۷

۴۔ ابن ابی عاصم، الزہد، ۱: ۱۳۶

۵۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۲۵

۶۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۱: ۲۱۹

۷۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۵: ۱۳۳

۸۔ ابن جوزی، صفة الصفو، ۱: ۶۳۹

۹۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۶

حلقات الذكر رياض الجنة

﴿ ذکر کے حلقے جنت کے باغیچے ہیں ﴾

۱۲۶۔ قال جابر بن عبد الله رضي الله عنهما: خرج علينا النبي ﷺ، فقال: يا أيها الناس! إن لله سرايا من الملائكة تحل و تقف على مجالس الذكر في الأرض، فارتعوا في رياض الجنة، قالوا: و أين رياض الجنة؟ قال: مجالس الذكر، فاغدوا و روحوا في ذكر الله و ذكروه أنفسكم من كان يحب أن يعلم منزلته عند الله، فلينظر كيف منزلة الله عنده، فإن الله ينزل العبد منه حيث أنزله من نفسه۔ (۱)

(۱) ۱۔ حاکم نے 'المستدرک' (۱: ۶۷۱، ۶۷۲، رقم: ۱۸۲۰) میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۳: ۳۹۰، رقم: ۱۸۶۵

۳۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۳: ۱۰۶، رقم: ۲۱۳۸

۴۔ عبد بن حمید، المسند، ۳۳۳: رقم: ۱۱۰۷

۵۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول، ۲: ۱۲۶، A

۶۔ طبرانی نے 'المعجم الاوسط' (۳: ۶۷، رقم: ۲۵۰۱) میں یہ روایت مختصراً ذکر کی ہے۔

۷۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۸، رقم: ۵۲۸

۸۔ منذری نے 'الترغیب و الترہیب' (۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۵) میں کہا ہے کہ ابن ابی

دنیا، ابو یعلیٰ، بزار، طبرانی، حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے جبکہ حاکم نے اسے

صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

۹۔ پیشمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۷

۱۰۔ ذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ۵: ۲۵۳

۱۱۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۲۱۴

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”اے لوگو! فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے لشکر ہیں جو ذکر کی محفلوں میں آتے ہیں اور وہاں رک جاتے ہیں، لہذا تم جنت کے باغیچوں سے خوب کھاؤ۔“ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: جنت کے باغیچے کہاں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ذکر کی محفلیں (جنت کے باغیچے ہیں)، لہذا تم صبح و شام اللہ کا ذکر کرو اور خود کو اس کی یاد دلاتے رہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا مقام و مرتبہ دیکھنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اُس کے ہاں اللہ تعالیٰ کا کیا مقام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے ہاں اس مقام پر رکھتا ہے جہاں بندہ اُسے اپنے ہاں رکھتا ہے۔“

۱۲۷۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ: أن رسول الله ﷺ قال: إذا مررتم

برياض الجنة فارتعوا، قالوا: وما رياض الجنة؟ قال: حلق الذكر۔ (۱)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

..... ۱۲۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۱: ۳۶۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابن ابی

دنیا، بزار، ابویعلیٰ، طبرانی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے جبکہ بیہقی نے

’الدعوات‘ میں نقل کیا ہے۔

۱۳۔ ثعالبی، جواہر الحسان فی تفسیر القرآن، ۳: ۲۲۳

۱۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۵۶: ۷۹، ۸۰

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، ۵: ۵۳۲، رقم: ۳۵۱۰

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۵۰، رقم: ۱۲۵۳۵

۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۶: ۱۵۵، رقم: ۳۲۳۲

۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۸، رقم: ۵۲۹

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۲، رقم: ۲۳۲۹

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱: ۱۲۶

فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں سے گزرو تو خوب کھایا کرو۔ انہوں نے عرض کیا: جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ذکر کے حلقے۔“

۱۲۸۔ عن الأسود بن هلال المحاربى، قال: قال لى معاذ رضي الله عنه:

اجلس بنا نؤمن ساعة يعنى نذكر الله وَعَجَّلَكَ۔ (۱)

”اسود بن ہلال محاربى روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضي الله عنه نے مجھ سے کہا: ہمارے ساتھ بیٹھو کہ ہم ایک گھڑی کے لئے ایمان لائیں یعنی مل کر اللہ کا ذکر کریں۔“

۱۲۹۔ كان عبد الله بن رواحة يأخذ بيد النفر من أصحابه، فيقول:

تعالوا نؤمن ساعة، تعالوا فلنذكر الله و نردد إيماننا، تعالوا نذكره بطاعته، لعله يذكرنا بمغفرته۔ (۲)

”حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضي الله عنه نے اپنے اصحاب میں سے کچھ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: آؤ ایک گھڑی کے لئے مؤمن بن جائیں، آؤ ہم مل کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور (کیفیت) ایمان میں اضافہ کریں، آؤ ہم اس کا ذکر اس کی اطاعت کے ساتھ کریں شاید کہ وہ اپنی شانِ مغفرت کے ساتھ ہمارا ذکر کرے۔“

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۱۶۳، رقم: ۳۰۳۶۳

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۲۶، رقم: ۳۴۶۹۸

۳۔ عبد اللہ بن احمد، السنہ، ۱: ۳۷۹، رقم: ۸۲۳

۴۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱: ۴۸

۵۔ عسقلانی، تغلیق التعلیق، ۲: ۲۱

(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۱۷۰، رقم: ۳۰۳۲۶

تضيء بيوت أهل الذكر لأهل السماء كما تضيءالكواكب لأهل الأرض

﴿ اہلِ ذِکْرِ کے گھر اہلِ سماء کے لئے ایسے روشن ہوتے ہیں جیسے اہلِ

زمین کے لئے ستارے ﴾

۱۳۰۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه، قال: إن أهل السماء ليرون بيوت أهل

الذكر تضيء لهم كما تضيء الكواكب لأهل الأرض۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ آسمان والے اللہ کا ذکر کرنے

والوں کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔“

۱۳۱۔ عن سابط رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: إن البيت الذي يذكر فيه

ليضيء لأهل السماء كما تضيء النجوم لأهل الأرض۔ (۲)

”وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے وہ آسمان والوں کے لیے اس طرح

روشن ہوتا ہے جیسے زمین والوں کے لیے ستارے روشن ہوتے ہیں۔“

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۵

۲۔ ابن حبان، طبقات المحدثین، ۳: ۲۸۲، رقم: ۶۶۸

۳۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۷

(۲) ۱۔ ابن حجر، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۳: ۳

۲۔ مناوی، فیض القدر، ۲: ۳۲۵

## فصل: ۲۲

أهل مجالس الذكر هم أهل الكرم يوم القيامة

﴿ مجالسِ ذکر منعقد کرنے والے روزِ محشر اہلِ کرم و سخا ہوں گے ﴾

۱۳۲۔ عن أبي سعيد رضي الله عنه، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: يقول الله جل و علا: سيعلم أهل الجمع اليوم من أهل الكرم؟ فقيل: من أهل الكرم، يا رسول الله صلى الله عليك وسلم؟ قال: أهل مجالس الذكر في المساجد۔ (۱)

”حضرت ابو سعید رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اللہ عز وجل فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلى الله عليك وسلم! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: مساجد میں مجالسِ ذکر منعقد کرنے والے۔“

۱۳۳۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ليدكرن

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۹۸، رقم: ۸۱۶

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۶۸، رقم: ۱۱۶۷۰

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۷۶، رقم: ۱۱۷۴۰

۴۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۲: ۳۱۳، رقم: ۱۰۴۶

۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۱، رقم: ۵۳۵

۶۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۵: ۲۵۳، رقم: ۸۱۰۴

۷۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۹، رقم: ۲۳۱۸

۸۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۶

۹۔ بیہقی، موارد الظمان، ۱: ۵۷۶، رقم: ۲۳۲۰

اللہ قوما فی دنیا علی الفرش الممهدة يدخلهم الدرجات العلی۔ (۱)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: دنیا میں کچھ لوگ بچھے ہوئے پلنگوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے، وہ انہیں بزرگی والے درجات میں داخل کر دے گا۔“

۱۳۴۔ عن عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال:

یجمع الناس فی صعید واحد ینفذہم البصر و یسمعہم الداعی،

فینادی مناد: سیعلم اهل الجمع لمن الکرم الیوم ثلاث مرات، ثم

یقول: أين الذین کانت ﴿تتجافی جنوبہم عن المضاجع﴾ (۲) ثم

یقول: أين الذین کانوا ﴿لا تلہیہم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ﴾ (۳)

إلی آخر الآیة، ثم ینادی مناد: سیعلم الجمع لمن الکرم الیوم؟ ثم

یقول: أين الحمادون الذین کانوا یحمدون ربہم۔ (۴)

”حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ روز

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۱۲۴، رقم: ۳۹۸

۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۲: ۳۵۹، رقم: ۱۱۱۰

۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۲: ۵۲۷، رقم: ۱۳۹۱

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۲

۵۔ بیہقی، موارد النظمان: ۵۷۶، رقم: ۲۳۱۹

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸

(۲) القرآن، السجدہ، ۳۲: ۱۶

(۳) القرآن، النور، ۲۴: ۳۷

(۴) ۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۲: ۵۲۷

۲۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۲۳۳

محشر تمام لوگوں کو ایک بلند مقام پر جمع کیا جائے گا جہاں ہر آنکھ انہیں دیکھ سکے گی اور ہر پکارنے والا انہیں سنا سکے گا۔ روزِ محشر ایک منادی ندا دے گا: عنقریب جان لیں گے کہ آج صاحبانِ سخا و اکرام کون ہیں؟ یہ جملہ تین بار دہرایا جائے گا، پھر کہے گا: کہاں ہیں ”وہ جن کے پہلو ان کے بستر سے جدا رہتے تھے“، اور کہاں ہیں وہ ”جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی؟“ وہ ندا دے گا: اہل محشر عنقریب جان لیں گے کہ آج صاحبانِ سخا و اکرام کون ہیں؟ پھر کہے گا: کہاں ہیں اپنے رب کی بہت زیادہ حمد کرنے والے۔“

۱۳۵۔ عن أسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا، قالت: قال رسول اللہ ﷺ:

یبعث اللہ ﷻ یوم القیامة منادیا ینادی: سیعلم اهل الجمع الیوم من اولی بالکرم، این الذین ﴿ لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ ﴾ (۱) فیقومون فیدخلون الجنة، ثم یرجع المنادی، فیقول: سیعلم اهل الجمع من اولی بالکرم این الذی ﴿ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَصَاجِعِ ﴾ (۲) فیدخلون الجنة، ثم یرجع المنادی، فیقول: سیعلم اهل الجمع من اولی بالکرم، فیقول: این الحمادون اللہ علی کل شیء، وهم اکثر من الصنفین الاولین فیدخلون الجنة۔ (۳)

”حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک منادی کو کھڑا کرے گا جو ندا دے گا: اہل محشر عنقریب جان لیں گے کہ صاحبانِ سخا و کرم کون ہیں؟ کہاں ہیں وہ ”جنہیں کاروبار اور خرید و فروخت اللہ کے

(۱) القرآن، السجدہ، ۳۲: ۱۶

(۲) القرآن، النور، ۲۳: ۳۷

(۳) عبد بن حمید، المسند، ۱: ۳۵۷



ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی؟“ پس وہ کھڑے ہوں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ منادی لوٹ آئے گا اور کہے گا اہل محشر عنقریب جان جائیں گے کہ آج صاحبانِ سخا و کرم کون ہیں؟ کہاں ہیں وہ ”جن کے پہلو (اللہ کے ذکر کے باعث) ان کے بستر سے جدا رہتے تھے؟“ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ منادی واپس آ کر پھر ندادے گا اہل محشر عنقریب جان لیں گے کہ صاحبانِ سخا و کرم کون ہیں؟ پھر وہ کہے گا: کہاں ہیں ہر حال میں اللہ کا زیادہ سے زیادہ حمد کے ساتھ ذکر کرنے والے؟ اور وہ پہلی دونوں قسموں سے زیادہ ہوں گے اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“

فصل: ۲۳

من اجتمع في حلقة الذكر بدلت سيئاته الحسنات

﴿ حلقة ذکر میں بیٹھنے والوں کے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے جاتے ہیں ﴾

۱۳۶۔ عن أنس رضي الله عنه: عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: ما من قوم اجتمعوا يذكرون الله لا يريدون بذلك إلا وجهه إلا ناداهم مناد من السماء: ان قوموا مغفورا لكم، قد بدلت سيئاتكم حسنات۔ (۱)

”حضرت انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ محض اللہ کی رضا جوئی کی خاطر اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔“

۱۳۷۔ عن سهيل بن حنظلة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما جلس قوم مجلسا يذكرون الله عز وجل فيه فيقومون حتى يقال لهم: قوموا! قد

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۳۲، رقم: ۱۳۷۶

۲۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۹: ۱۶۷، رقم: ۴۱۴۱

۳۔ بیہقی نے ’شعب الایمان (۱: ۴۰۱، رقم: ۵۳۳)‘ میں حضرت عبد بن مغفل رضي الله عنه سے روایت لی ہے۔

۴۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۳: ۱۰۸

۵۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۷: ۲۳۵، رقم: ۲۶۷۷

۶۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۰، رقم: ۲۳۲۰

۷۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۶

غفر لکم ذنوبکم و بدلت سیئاتکم حسنات۔ (۱)

”حضرت سہیل بن خنظلہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ مجلس ذکر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے اٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔“

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۶: ۲۱۲، رقم: ۶۰۳۹

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۵۳، رقم: ۶۹۵

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۰، رقم: ۲۳۲۱

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۶

أحب الأعمال إلى الله أن تموت ولسانك رطب من

ذكر الله

﴿اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عمل یہ ہے کہ بوقتِ مرگ تمہاری

زبان پر اللہ کا ذکر ہو﴾

۱۳۸۔ عن عبد الله بن بسر رضي الله عنه: أن رجلا قال: يا رسول الله صلى الله عليك  
وآلِكَ وسلّم! إن شرائع الإسلام قد كثرت على فأخبرني بشئ اتشبت به،  
قال: لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله۔ (۱)

”حضرت عبداللہ بن بسر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا  
رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلّم! شرعی احکام میری استطاعت سے بڑھ گئے ہیں، لہذا

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۸، رقم: ۳۳۷۵

۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۲۳۶، رقم: ۳۷۹۳

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۱۹۰

۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۹۶، رقم: ۸۱۳

۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۳

۶۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۶۷۲، رقم: ۱۸۲۲

۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۱۱۹، رقم: ۱۳۳۱

۸۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳: ۳۷۱، رقم: ۶۳۱۷

۹۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۹: ۸۵، رقم: ۶۸

۱۰۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۳، رقم: ۲۲۹۰

۱۱۔ ابن قانع، معجم الصحابہ، ۲: ۸۱

آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے میں (ان پر) ثابت قدم رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہئے۔“

۱۳۹۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، قال: سألت رسول الله ﷺ: أي الأعمال أحب إلى الله؟ قال: أن تموت ولسانك رطب من ذكر الله۔ (۱)

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تجھے موت آئے تو تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔“

۱۴۰۔ عن أبي الدرداء رضی اللہ عنہ، قال: إن الذين لا تزال ألسنتهم رطبة من ذكر الله يدخلون الجنة وهم يضحكون۔ (۲)

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جن

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحيح، ۳: ۹۹، رقم: ۸۱۸

۲۔ بخاری، خلق افعال العباد: ۷۲

۳۔ طبرانی، مسند الشاميين، ۱: ۱۲۲، رقم: ۱۹۱

۴۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۳۰: ۹۳، رقم: ۱۸۱

۵۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۳۰: ۱۰۷، رقم: ۲۱۲

۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۳، رقم: ۵۱۶

۷۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۶۳

۸۔ منذری، الترغيب والترهيب، ۲: ۱۲۵۳، رقم: ۲۲۹۱

۹۔ بیہقی، موارد النظمآن، ۵۷۶: ۵۷۶، رقم: ۲۳۱۸

۱۰۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۳

۱۱۔ حسینی، البیان والتعريف، ۱: ۳۰، رقم: ۵۳

(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۱۱، رقم: ۳۳۵۸۷

لوگوں کی زبانیں ذکرِ الہی سے ہمیشہ تر رہتی ہیں وہ جنت میں مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔“

۱۴۱۔ عن الحسن رضی اللہ عنہ، قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم: أي الأعمال أفضل؟

قال: أن تموت يوم تموت و لسانک رطب من ذکر اللہ وعنک۔ (۱)

”حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

اعمال میں کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن تجھے موت آئے اس وقت تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔“

۱۴۲۔ عن أبي المخارق رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مررت ليلة

أسرى بی برجل مغیب فی نور العرش، فقلت: من هذا، أملك؟ قيل:

لا، قلت: أنبی؟ قيل: لا، قلت: من هو؟ قال: هذا رجل كان لسانه

رطب من ذکر اللہ و قلبه معلق بالمساجد و لم يستسب لوالديه

قط۔ (۲)

..... ۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۲

۳۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۳۹۷

۴۔ ابن ابی عاصم، الزہد، ۱: ۱۳۶

۵۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۵

۶۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۱: ۲۱۹

۷۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۵: ۱۳۳

۸۔ ابن جوزی، صفة الصفوة، ۵: ۶۳۹

۹۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۶

(۱)۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۴۰۱

(۲)۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۵

۲۔ ابن ابی الدنیا، الاولیاء، ۱: ۳۸، رقم: ۹۵

”حضرت ابو مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا، وہ عرش کے انوار میں مستور تھا۔ میں نے کہا: یہ کون شخص ہے، کیا یہ فرشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں؟ میں نے کہا: کیا یہ کوئی نبی ہے؟ کہا گیا: نہیں؟ میں نے کہا: تو پھر یہ کون ہے؟ (کہنے والے نے) کہا: یہ وہ ذاکر ہے جس کی زبان اللہ کے ذکر سے ہر وقت تر رہتی تھی اور اس کا دل مسجدوں میں معلق رہتا تھا اور اس نے کبھی اپنے والدین کو گالی نہیں دی۔“

۱۳۳۔ عن عبد الله بن بسر المازنی رضی اللہ عنہ، قال جاء أعرابي إلى النبي صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! أي الناس خير؟ قال: طوبى لمن طال عمره و حسن عمله۔ قال: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! أي الأعمال أفضل؟ قال: أن تفارق الدنيا و لسانك رطب من ذكر الله۔ (۱)

”حضرت عبد اللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کون سے لوگ افضل ہیں؟ فرمایا: مبارک ہو اس کو جس نے نیک اعمال کے ساتھ لمبی عمر پائی۔ دیہاتی نے عرض کیا: کون سے اعمال افضل ہیں؟ ارشاد فرمایا: تیرا دل دنیا سے کٹ جائے اور تیری زبان اللہ کے ذکر میں تر رہے۔“

۱۳۴۔ عن عبد الله بن بسر المازنی رضی اللہ عنہ، قال: جاء أعرابي إلى النبي صلی اللہ علیہ وسلم، فقال إحداهما: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! أي الناس خير؟

..... ۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۳، رقم: ۲۲۹۲

(۱) ابن جعد، المسند، ۱: ۴۹۲، رقم: ۳۳۳۱

فقال: طوبى لمن طال عمره و حسن عمله۔ فقال الآخر: أى العمل خیر؟ قال: أن تفارق الدنيا و لسانک رطب من ذکر الله ﷻ۔ قال: یا رسول الله صلی الله علیک وسلم! ویکفینى۔ قال: نعم، و یفضل عنک۔ (۱)

”حضرت عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں دو دیہاتی حاضر ہوئے، ان میں سے ایک نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کون سے لوگ افضل ہیں؟ فرمایا: مبارک ہو جس نے نیک اعمال کے ساتھ لمبی عمر پائی۔ دوسرے اعرابی نے عرض کیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا دنیا کی محبت سے الگ ہونا اور تیری زبان کا اللہ کے ذکر سے تر رہنا۔ اس نے عرض کیا: کیا یہ میرے لئے کافی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، بلکہ یہ زیادہ بھی ہو جائے گا۔“



تستبشر بقعة يذكر الله فيها و تفخر على ما حولها

﴿ جس خطہ ارضی پر اللہ کا ذکر کیا جائے وہ خوشی مناتا ہے اور دیگر

خطوں پر فخر کرتا ہے ﴾

۱۳۵۔ عن أنس رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما من بقعة يذكر الله أو يذكر إلا استبشرت بذلك إلى منتهاها من سبع أراضين و فخرت على ما حولها من البقاع، و ما من عبد يقوم بفلاة من الأرض يريد الصلوة إلا تزخرفت له الأرض۔ (۱)

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: زمین کا ہر وہ خطہ جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے وہ اس ذکر کی وجہ سے ساتوں زمینوں کی انتہا تک خوشی مناتا ہے اور اپنے ارد گرد کے خطوں پر فخر کرتا ہے اور جب بھی بندہ بنجر زمین پر کھڑا ہو کر نماز کا ارادہ کرتا ہے تو اس پر زمین فخر کرتی ہے۔“

۱۳۶۔ عن ابن عباس رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما من بقعة يذكر الله إلا فخرت على ما حولها من البقاع، و استبشرت بذكر الله منتهاها إلى سبع أراضين۔ (۲)

(۱) ۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۷: ۱۳۳، رقم: ۳۱۱۰

۲۔ ابن مبارک، الزهد، ۱: ۱۱۵، رقم: ۳۳۹

۳۔ قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ۳: ۱۶

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۱۶۲، رقم: ۵۹۹

۵۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸

(۲) طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۱۹۳، رقم: ۱۱۴۷۰

”حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس خطہ ارضی پر اللہ کا ذکر کیا جائے وہ خطہ اپنے ارد گرد کے خطوں پر فخر کرتا ہے اور اللہ کے ذکر کی وجہ سے ساتوں زمینوں کی انتہا تک خوشی مناتا ہے۔“

۱۳۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال: قال رسول اللہ ﷺ: ما من بقعة يذكر الله إلا فخرت على ما حولها من البقاع، وما من عبد يقوم بفلاة من الأرض إلا استبشرت لذكر الله إلى منتهاها إلى سبع أرضين۔ (۱)

”حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس خطہ ارضی پر اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور بنجر زمین کا وہ خطہ جس پر کوئی شخص نماز ادا کرتا ہے اپنے ارد گرد کے خطوں پر فخر کرتا ہے اور اللہ کے ذکر سے ساتوں زمینوں کی انتہا تک خوشی مناتا ہے۔“

۱۳۸۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: ما من بقعة يذكر اسم الله و ذكر إلا استشرف بذكر الله وَعَلَىٰ إلى منتهاها من سبع أرضين إلا فخرت على ما حولها من البقاع۔ (۲)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: زمین کے جس خطہ پر اسم الہی کا یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے وہ ساتوں زمینوں کی انتہا تک شرف والا ہو جاتا ہے اور ارد گرد کے خطوں پر فخر کرتا ہے۔“

۱۳۹۔ قال عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہما: إن الجبل لينادي الجبل

(۱) بیہقی، مجمع الزوائد، ۷۹:۱۰

(۲) ابن حبان، العظیم، ۵: ۱۷۱۳، ۱۷۱۴

باسمہ: ای فلان! هل مر بک أحد ذکر الله؟ فإذا قال: نعم،

استبشر۔ (۱)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر پکارتا ہے: اے فلاں (پہاڑ!) کیا تیرے پاس سے کوئی اللہ کا ذکر گزرا ہے؟ پس جب وہ پہاڑ ”ہاں“ میں جواب دیتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے۔“

۱۵۰۔ قال أبو الدرداء رضی اللہ عنہ، اذکروا اللہ کل حجيرة و شجيرة لعلها

تأتی یوم القيامة تشهد لکم۔ (۲)

”حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر حجر و شجر کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو

تاکہ قیامت کے دن وہ تمہارے حق میں گواہی دیں۔“

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۹: ۱۰۳، رقم: ۸۵۳۲

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۲، رقم: ۵۳۸

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۵۳، رقم: ۶۹۱

۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۴: ۲۳۲

۵۔ ابن حیان، العظیم، ۵: ۱۷۱، رقم: ۲۶۱۱۷۶۲

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۹

۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۱۴۰

(۲) ۱۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۱: ۳۸۸، رقم: ۶۷۱

۲۔ ابن حیان، العظیم، ۵: ۱۷۱

۳۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۴: ۱۸، رقم: ۱۵۶۶

خيار الناس الذين إذا رؤوا ذكر الله

﴿لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آ جائے﴾

۱۵۱۔ عن أسماء بنت يزيد رضی اللہ عنہا: أنها سمعت رسول اللہ ﷺ يقول: ألا أنبئكم بخياركم؟ قالوا: بلى، يا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! قال: خياركم الذين إذا رؤوا ذكر الله وعجلت. (۱)

”حضرت اسماء بنت يزيد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تم میں سے سب سے بہتر کے بارے میں خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں کہ جنہیں دیکھنا ہی ذکر الہی کا باعث ہو جائے۔“

۱۵۲۔ عن أسماء بنت يزيد رضی اللہ عنہا: أن رسول اللہ ﷺ قال: ألا أخبركم بخياركم؟ قالوا: بلى، يا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! قال: الذين إذا رؤوا ذكر الله وعجلت. (۲)

(۱) ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۳۷۹، رقم: ۴۱۰۹

(۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۴۵۹، رقم: ۲۷۶۳۰

۲۔ بخاری، الادب المفرد، ۱: ۱۱۹، رقم: ۳۲۳

۳۔ ابن راہویہ، المسند، ۱۸۰، رقم: ۲۴

۴۔ ابن حمید، المسند، ۱: ۴۵۷، رقم: ۱۵۸۰

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳: ۱۶۷، رقم: ۴۲۳

”حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم میں سے بہتر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الہی کا باعث ہو جائے۔“

۱۵۳۔ عن عبدالرحمن ابن غنم، يبلغ به النبي ﷺ: خيار عباد الله الذين اذا رؤوا ذكر الله۔ (۱)

”حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: اللہ کے سب سے بہترین بندے وہ ہیں جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الہی کا باعث ہو جائے۔“

۱۵۴۔ عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ، أن رسول الله ﷺ قال: إن خيار أمتي الذين إذا رؤوا ذكر الله۔ (۲)

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں دیکھنا ہی ذکر الہی کا باعث ہو

..... ۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۷: ۴۹۴، رقم: ۱۱۱۰۸

۷۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۲: ۳۷۱، رقم: ۳۶۵۷

۸۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۸: ۹۳

۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۴۰۵

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۲۲۷

۲۔ بزار، المسند، ۷: ۱۵۸، رقم: ۲۷۱۹

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۳۲۵، رقم: ۲۲۷۶

۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۴۰۵

(۲) ۲۔ بزار، المسند، ۷: ۱۵۸، رقم: ۲۷۱۹

جائے۔“

۱۵۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہما، قال: قال رسول اللہ ﷺ:

إن من الناس مفاتيح لذكر الله إذا رؤوا ذكر الله۔ (۱)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: بعض لوگ اللہ کے ذکر کی چابیاں ہیں کہ جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الہی کا باعث بنتا ہے۔“

۱۵۶۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما، عن رسول اللہ ﷺ، أنه قال:

خياركم الذين إذا رؤوا ذكر الله بهم۔ (۲)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے

ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہیں جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الہی کا باعث ہو۔“

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۲۰۵، رقم: ۱۰۴۷۶

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸

۳۔ ابن ابی دنیا، الاولیاء، ۱: ۱۷، رقم: ۲۶

۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۵۵، رقم: ۶۹۹

۵۔ شیبانی، العلل و معرفۃ الرجال، ۳: ۱۷۱، رقم: ۴۷۶۰

۶۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۱: ۱۳۱

۷۔ ابوزکریا، تاریخ ابن معین، ۳: ۴۱۴، رقم: ۲۰۲۵

(۲) بیہقی، شعب الایمان، ۵: ۲۹۷، رقم: ۶۷۰۸

(۳) ۱۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۱: ۱۳۱، ۱۳۲

۲۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۷۲، رقم: ۲۱۷

۳۔ ابن ابی دنیا، الاولیاء، ۱: ۱۸، رقم: ۲۷

۱۵۷۔ عن سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، قال: سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن أولیاء اللہ؟ فقال: الذین إذا رؤوا ذکر اللہ وعجلت۔ (۳)

”حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اولیاء اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الہی کا باعث ہو جائے۔“

۱۵۸۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: قال رجل: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! من أولیاء اللہ؟ قال: الذین إذا رؤوا ذکر اللہ۔ (۱)

”حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! اولیاء اللہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الہی کا باعث ہو جائے۔“

(۱) ۱۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸

۳۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۷۲، رقم: ۲۱۸

۴۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، ۳: ۸۰، ۸۶

۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۱۰: ۱۰۸، ۱۰۹، رقم: ۱۰۵، ۱۰۶

۲۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۲: ۲۲۳

۵۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۳۰۸، رقم: ۸۲۷

فصل: ۲۷

ما من الله على عبد بأفضل من أن وفقه ذكره

﴿ کسی بندے پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان اسے ذکر کی توفیق

عطا فرمانا ہے ﴾

۱۵۹۔ عن خالد بن معدان، قال: إن الله يتصدق كل يوم بصدقة، فما

تصدق على عبده بشئ أفضل من ذكره۔ (۱)

”خالد بن معدان سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ روزانہ خیرات عطا کرتا

ہے، پس بندے کو اپنے ذکر سے افضل کوئی خیرات عطا نہیں کرتا۔“

۱۶۰۔ عن أبي ذر رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: ما من يوم و لا ليلة و لا

ساعة إلا و لله عجل فيها صدقة، يمن بها على من يشاء من عباده، و ما

من على عبد بمثل أن يلهمه ذكره۔ (۲)

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۶، رقم: ۲۹۴۸۱

۲۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۳

(۲) ۱۔ بزار، المسند، ۹: ۳۳۶، رقم: ۳۸۹۰

۲۔ شیبانی، الآحاد و المثانی، ۲: ۲۳۱، رقم: ۲۸۹

۳۔ ابن رجب، جامع العلوم و الأحكام، ۱: ۲۳۳

۴۔ منذری، الترغیب و الترہیب، ۲: ۲۵۷، رقم: ۲۳۰۸

۵۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۲: ۲۳۷

۶۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۹: ۳۳۷

۷۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۳



”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے خیرات سے نوازتا ہے اور کسی بندے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کی توفیق سے بڑھ کر کسی خیرات سے نہیں نوازا۔“

۱۶۱۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ، عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم، قال: إن الله تبارك و تعالیٰ يقول: يا ابن آدم! إنك إذا ذكرتني شكرتني، و إذا نسيتني كفرتني۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تو نے میرا ذکر کیا تو میرا شکر کیا، اور جب تو میرے ذکر سے غافل ہوا تو میری ناشکری کی۔“

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۲۰۰، رقم: ۷۲۶۵

۲۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۱۸۱، رقم: ۴۴۹۱

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۳۱۳

۴۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۴: ۳۳۸

۵۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۹

۶۔ مناوی، فیض القدر، ۴: ۲۸۰

الدنيا ملعونة إلا ذكر الله وما والاه

﴿اللہ کے ذکر اور معاونینِ ذکر کے سوا دنیا قابلِ ترک ہے﴾

١٦٢۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه، يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ألا! إن الدنيا ملعونة، ملعون ما فيها إلا ذكر الله، وما والاه و عالم أو متعلم۔ (١)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: خبردار! بیشک دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب ملعون (قابل

(١) ١۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ٣: ٥٦١، رقم: ٢٣٢٢

٢۔ ابن ماجہ، السنن، ٢: ١٣٤٤، رقم: ٣١١٢

٣۔ احمد بن حنبل، الزهد، ١: ٦٢

٤۔ حکیم ترمذی، نوارد الاصول فی احادیث الرسول صلى الله عليه وسلم، ١: ٢٥٥

٥۔ حکیم ترمذی، نوارد الاصول فی احادیث الرسول صلى الله عليه وسلم، ٣: ١٤٩

٦۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ١: ٢٩٨

٧۔ بیہقی، شعب الایمان، ٢: ٢٦٥، رقم: ١٤٠٨

٨۔ ویلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ٢: ٢٣١، رقم: ٣١١١

٩۔ منذری، الترغیب والترہیب، ١: ٥٣، رقم: ١١٤

١٠۔ منذری، الترغیب والترہیب، ٣: ٨٣، رقم: ٣٩٠٠

١١۔ ذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ٣: ٢٦٥

١٢۔ مزنی، تہذیب الکمال، ٢٠: ١٠٢

١٣۔ مناوی، فیض القدر، ٣: ٣٤٥

١٤۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ١: ٢٩٦، رقم: ١٣٢١

ترک) ہے سوائے اللہ کے ذکر اور اس کے جو اس ذکر میں مدد دے، اور عالم اور متعلم کے۔“

۱۶۳۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الدنيا ملعونة، ملعون ما فيها إلا عالم أو متعلم و ذکر اللہ وما والاہ۔ (۱)

”حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب ملعون ہے، سوائے عالم، متعلم، ذکر الہی اور اس کے مددگار کے۔“

۱۶۴۔ عن أبي الدرداء رضی اللہ عنہ، قال: الدنيا ملعونة، ملعون ما فيها إلا ذکر اللہ، وما أدى إلى ذکر اللہ والعالم و المتعلم فی الأمر سواء و سائر الناس همج لا خیر فیہم۔ (۲)

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب ملعون (قابل ترک) ہے، سوائے ذکر الہی اور اس کے جو ذکر الہی میں مددگار ثابت ہو اور عالم اور متعلم کے، ان کا حکم ایک جیسا ہے اور (ذکر الہی سے غافل) تمام لوگ رذیل ہیں ان میں کوئی بھلائی نہیں۔“

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۲۳۶، رقم: ۲۰۷۲

۲۔ طبرانی، المسند الشامین، ۱: ۱۰۷، رقم: ۱۶۳

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱: ۱۲۲

(۲) ۱۔ ابن ابی عاصم، کتاب الزہد، ۱: ۱۳۷

۲۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۱۹۲، رقم: ۵۳۳

۳۔ بیہقی، المدخل الی السنن الکبریٰ، ۱: ۲۶۹، رقم: ۳۸۳

۴۔ قرطبی، الجامع الاحکام القرآن، ۶: ۲۱۵

الذاكر في الغافلين مثل المصباح في الظلم

﴿ غافلين میں اللہ کا ذکر کرنے والا تاریکی میں چراغ کی مانند ہے ﴾

۱۶۵۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، قال: قال رسول الله ﷺ:   
 ذاكر الله في الغافلين كالمقاتل عن الفارين، وذاكر الله في الغافلين   
 كالمصباح في البيت المظلم، وذاكر الله في الله مقعده ولا يعذب   
 بعده وذاكر الله في الغافلين له من الأجر بعدد كل فصيح في السوق   
 و اعجمي، وذاكر الله في الغافلين ينظر الله إليه نظرة لا يعذبه الله   
 بعدها أبدا وذاكر الله في السوق له بكل شعرة نور يوم القيامة۔ (۱)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا میدان جنگ سے بھاگنے والوں کے بعد برسر پیکار رہنے والے کی مانند ہے۔ غافلین میں ذکر کرنے والا تاریک گھر میں چراغ کی مانند ہے۔ غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی ہی میں جنت میں اس کا مقام دکھا دیتا ہے اور غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو تمام ناطق و غیر ناطق افراد کی تعداد کے برابر اجر دیا جاتا ہے اور غافلین میں رہ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے پر اللہ تعالیٰ ایسی نظر فرماتا ہے کہ اس

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۲، رقم: ۵۶۷

۲۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۳۳۷، رقم: ۲۶۲۲

۳۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۱۲۲، رقم: ۳۵۷

۴۔ بزار، المسند، ۵: ۱۶۶، رقم: ۱۷۵۹

کے بعد اسے کبھی عذاب نہیں دے گا اور بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے ہر بال پر قیامت کے دن نور ہوگا۔“

۱۶۶۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما، عن النبی ﷺ قال: ذاکر اللہ فی الغافلین بمنزلة الصابر فی الفارین۔ (۱)

”حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (میدان جنگ سے) بھاگنے والوں کے درمیان ثابت قدم رہنے والے کے درجہ میں ہے۔“

۱۶۷۔ عن ابي موسى رضي الله عنه قال: قال النبي ﷺ: مثل الذي يذكر ربه و الذي لا يذكر ربه مثل الحي و الميت۔ (۲)

”حضرت ابو موسیٰ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔“

۱۶۸۔ عن ابي موسى رضي الله عنه، عن النبي ﷺ، قال: مثل البيت الذي

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۹۰، رقم: ۲۷۱

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۶، رقم: ۹۷۹۷

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۳۳۸، رقم: ۲۶۲۳

۴۔ دیلمی، الفردوس بالمناثور الخطاب، ۲: ۲۳۲، رقم: ۳۱۳۹

۵۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۳: ۲۶۸

۶۔ مناوی، فیض القدر، ۳: ۵۵۸

(۲) ۱۔ بخاری، صحیح، ۵: ۲۳۵۳، رقم: ۶۰۴۴

۲۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۳

۳۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۲۱۰، رقم: ۶۰۴۴

يذكر الله فيه و البيت الذي لا يذكر الله فيه مثل الحي و الميت۔ (۱)

”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس گھر کی

مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی سی ہے۔“

۱۶۹۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:

ذاكر الله في الغافلين مثل الذي يقاتل عن الفارين، و ذاكر الله في

الغافلين مثل الشجرة الخضراء في وسط الشجر، الذي قد تحات

يعنى من الضريب، ذاكر الله في الغافلين يعرفه الله وعلمك مقعده في

الجنة۔ (۲)

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۵۳۹: ۱، رقم: ۷۷۹

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۳۵: ۳، رقم: ۸۵۳

۳۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱۳: ۹۲۔ ۲۹۱، رقم: ۷۳۰۶

۴۔ رویانی، المسند، ۳۱۷: ۱، رقم: ۷۴۳

۵۔ ابو نعیم، المسند المستخرج علی الصحیح لمسلم، ۳۷۲: ۲، رقم: ۱۷۷۱

۶۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۱۳۳: ۴، رقم: ۶۳۳۲

۷۔ بیہقی، شعب الایمان، ۴۰۱: ۱، رقم: ۵۳۶

۸۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱۷۰: ۱، رقم: ۶۳۵

۹۔ نووی، شرح صحیح مسلم، ۶: ۶۸

۱۰۔ مبارک پوری تحفة الاحوذی، ۲: ۲۳۷

۱۱۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۲۶۵

(۲) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۳۱۱: ۱، رقم: ۵۶۵

۲۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۶: ۱۸۱

۳۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۲: ۲۳۲، رقم: ۳۱۳۰

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال میدانِ جنگ میں راہِ فرار اختیار کرنے والوں میں سے بڑنے والے کی طرح ہے اور غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال خزاں رسیدہ درختوں کے درمیان سبز درخت کی طرح ہے اور غافلین میں ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا مقام دکھا دیتا ہے۔“

۱۷۰۔ عن وہب بن منبہ، قال: قال لقمان لابنہ: یا بنی! إن مثل أهل

الذکر والغفلة كمثل النور والظلمة۔ (۱)

”حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! اہل ذکر اور اہل غفلت کی مثال روشنی اور تاریکی کی سی ہے۔“

۴۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۵: ۲۹۵، رقم: ۶۳۱۷

۵۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۱: ۵۰۵، رقم: ۱۳۳۶

(۱) ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴: ۳۸

الذاکر و جنت له الجنة

﴿ اللہ کا ذکر کرنے والے کے لئے جنت واجب ہے ﴾

۱۷۱۔ عن عمرو بن عبسۃ رضی اللہ عنہ، قال: فقلت: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک والک وسلم! فهل من دعوة أقرب من أخرى أو ساعة؟ قال: نعم، إن أقرب ما يكون الرب من العبد جوف الليل الآخر، فان استطعت أن تكون ممن يذكر الله في تلك الساعة فكن۔ (۱)

”حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک والک وسلم! کیا کوئی دعا یا گھڑی کسی دوسری دعا یا گھڑی سے بڑھ کر اللہ کا قرب بخشنے والی ہے؟ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، بیشک اللہ رب العزت رات کے آخری پہر میں بندے کے انتہائی قریب ہوتا ہے، اگر تم سے ہو سکے کہ تم اس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں سے ہو سکو تو ہو جاؤ۔“

۱۷۲۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا قبل نجد

(۱) ۱۔ ابن خزیمہ، الصحیح، ۲: ۱۸۲، رقم: ۱۱۳۷

۲۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۴۵۳، رقم: ۱۱۶۲

۳۔ نسائی، السنن، ۱: ۲۷۹، رقم: ۵۷۹

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۱: ۴۸۲، رقم: ۱۵۴۳

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳: ۴، رقم: ۴۴۳۹

۶۔ طبرانی، المسند، ۱: ۳۳۹، رقم: ۶۰۵

۷۔ عبدالبر، التمهید، ۳: ۲۲



فغنموا غنائم كثيرة فأسرعوا الرجعة، فقال رجل ممن لم يخرج ما راينا بعثا اسرع رجعة ولا افضل غنيمة من هذا البعث، فقال ﷺ: ألا أدلكم على قوم أفضل غنيمة و أسرع رجعة؟ قوم شهدوا صلوة الصبح، ثم جلسوا يذكرون الله حتى طلعت عليهم الشمس فأولئك أسرع رجعة و أفضل غنيمة۔ (۱)

”حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف لشکر بھیجا۔ انہوں نے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آ گئے جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے ایک نے کہا: ہم نے اس لشکر سے زیادہ کسی لشکر کو اتنی جلد واپس آتے اور اتنا مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی قوم نہ بتاؤں جو مال غنیمت حاصل کرنے میں اس سے بھی بہتر اور واپسی کے لحاظ سے اس سے تیز ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں، پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہت جلد واپس ہونے والے اور بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔“

۱۷۳۔ عن معاذ رضي الله عنه، أنه ﷺ قال: من صلى صلاة الصبح ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس و جبت له الجنة۔ (۲)

”حضرت معاذ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۵۹، رقم: ۳۵۶۱

۲۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۱۷۹، رقم: ۶۷۶

۳۔ ابن قیم، اعلام الموقیف، ۳: ۳۰۷

(۲) ۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۳: ۶۶، رقم: ۱۳۹۵

۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۳: ۶۱، رقم: ۱۳۸۷

نے صبح کی نماز ادا کی اور پھر ذکر الہی میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تو اس پر جنت واجب ہو گئی۔“

۱۷۴۔ عن أبی امامة رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من صلی صلاة الغداة فی جماعة ثم قعد یذكر الله حتی تطلع الشمس، ثم قام فصلى رکعتین انقلب بأجر حجة و عمرة۔ (۱)

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبح کی نماز باجماعت ادا کر کے طلوع آفتاب تک ذکر الہی میں مشغول رہا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز (اشراق) ادا کی اسے ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔“

۱۷۵۔ عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ، قال: إن الذین لا تزال ألسنتهم رطبة من ذکر الله یدخلون الجنة وهم یضحکون۔ (۲)

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن

..... ۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۰۵

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۱۷۸، رقم: ۶۶۹

۵۔ مناوی، فیض القدر، ۶: ۱۶۵

۶۔ خطیب بغدادی، موضح اوہام الجمع والتفریق، ۲: ۹۰

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۸: ۱۷۸، رقم: ۷۷۳۱

۲۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۲: ۴۲، رقم: ۸۸۵

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۷۰

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۱۷۹، رقم: ۶۷۲

۵۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۰۴

(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۱۱، رقم: ۳۳۵۸۷

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۲

لوگوں کی زبانیں ذکرِ الہی سے ہمیشہ تر رہتی ہیں وہ جنت میں مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔“

۱۷۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، قال: قال رسول اللہ ﷺ: ذاکر اللہ فی الغافلین کالمقاتل عن الفارین، و ذاکر اللہ فی الغافلین کالمصباح فی البیت المظلم، و ذاکر اللہ فی الغافلین یعرفہ اللہ مقعدہ ولا یعذب بعدہ و ذاکر اللہ فی الغافلین له من الأجر بعدد کل فصیح فی السوق و اعجمی، و ذاکر اللہ فی الغافلین ینظر اللہ إلیہ نظرة لا یعذبه اللہ بعدها أبدا و ذاکر اللہ فی السوق له بكل شعرة نور یوم القيامة یلقى اللہ۔ (۱)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا میدان جنگ سے بھاگنے والوں کے بعد برسرِ پیکار رہنے والوں کی طرح ہے۔ غافلین میں ذکر کرنے والا تاریک گھر میں

..... ۳۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۳۹۷

۴۔ ابن ابی عاصم، الزہد، ۱: ۱۳۶

۵۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۵

۶۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۱: ۲۱۹

۷۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۱۳۳

۸۔ ابن جوزی، صفۃ الصوفیاء، ۱: ۶۳۹

۹۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۶

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۲، رقم: ۵۶۷

۲۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۳۳۷، رقم: ۲۶۲۲

۳۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۱۲۲، رقم: ۳۵۷

۴۔ بزار، المسند، ۵: ۱۶۶، رقم: ۱۷۵۹

چراغ کی مانند ہے۔ غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی ہی میں جنت میں اس کا مقام دکھا دیتا ہے اور غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو تمام فصیح اور غیر فصیح افراد کی تعداد کے برابر اجر دیا جاتا ہے۔ اور غافلین میں رہ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے پر اللہ تعالیٰ ایسی نظر فرماتا ہے کہ اس کے بعد اسے کبھی عذاب نہیں کرے گا اور بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے ہر بال پر قیامت کے دن نور ہوگا۔“

۷۷۱۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، قال: قال رسول الله ﷺ: ذاكر الله في الغافلين مثل الذي يقاتل عن الفارين، وذاكر الله في الغافلين مثل الشجرة الخضراء في وسط الشجر، الذي قد تحات يعني من الضريب، ذاكر الله في الغافلين يعرفه الله ﷻ مقعده في الجنة۔ (۱)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال میدان جنگ میں راہ فرار اختیار کرنے والوں کے بعد لڑنے والے کی طرح ہے اور غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال خزاں رسیدہ درختوں کے درمیان سبز درخت کی طرح ہے اور غافلین میں ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا مقام دکھا دیتا ہے۔“

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۱۱، رقم: ۵۶۵

۲۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۶: ۱۸۱

۳۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲: ۲۳۲، رقم: ۳۱۳۰

۴۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۵: ۲۹۵، رقم: ۶۳۱۷

۵۔ مجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۱: ۵۰۵، رقم: ۱۳۳۶

الذاكر يظله الله في ظله يوم القيامة

﴿ ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ روزِ محشر اپنے سائے میں جگہ عطا

فرمائے گا ﴾

۱۷۸۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال: سبعة يظلمهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله: الامام العادل، و شاب نشا في عبادة ربه، و رجل قلبه معلق في المساجد، و رجلان تحاببا في الله اجتمعا عليه و تفرقا عليه، و رجل طلبته امرأة ذات منصب و جمال فقال اني اخاف الله، و رجل تصدق اخفى حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه، و رجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنا سایہ عطا کرے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا: عادل حکمران اور ایسا جوان جو اپنے رب کی عبادت میں

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۲۳۳، رقم: ۶۲۹

۲۔ بخاری، الصحیح، ۲: ۵۱۷، رقم: ۱۳۵۷

۳۔ مسلم، الصحیح، ۲: ۷۱۵، رقم: ۱۰۳۱

۴۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۵۹۸، رقم: ۲۳۹۱

۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۳۹

۶۔ مالک، الموطأ، ۲: ۹۵۲، رقم: ۱۷۰۹

۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۶: ۳۳۲، رقم: ۷۳۳۸

۸۔ بیہقی، شعب الایمان، ۳: ۲۴۳، رقم: ۳۳۳۹

پروان چڑھا ہو اور ایسا شخص جس کا دل مساجد میں انکا (معلق) رہتا ہو اور ایسے دو شخص جو اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں اور اللہ کے لئے اکٹھے ہوں اور اسی کے لئے جدا ہوں اور ایسا شخص جس کو صاحب منصب و جمال عورت برائی کی دعوت دے تو وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور ایسا شخص جو کہ ایسے چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے خرچ کرنے کا علم نہ ہو اور ایسا شخص جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو برس پڑے۔“

۱۷۹۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ يقول يوم القيامة اين المتحابون بجلالي؟ اليوم اظلمهم في ظلي يوم لا ظل الا ظلي۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت و جلالت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا کروں گا کہ جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔“

- (۱) ۱۔ مسلم، الصحیح: ۳: ۱۹۸۸، رقم: ۲۵۶۶
- ۲۔ مالک، الموطأ، ۲: ۹۵۲، رقم: ۱۷۰۸
- ۳۔ احمد، المسند، ۲: ۳۷۰
- ۴۔ دارمی، السنن، ۲: ۴۰۳، رقم: ۲۷۵۷
- ۵۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۲۳۷، رقم: ۷۱۱
- ۶۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۳۳، رقم: ۵۷۴
- ۷۔ طیالسی، المسند، ۳۰۷، رقم: ۲۳۳۵
- ۸۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۳۲
- ۹۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۸۲، رقم: ۹۸۹

کثرة الذكر أحب الأعمال إلى الله تعالى

﴿اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا اس کے ہاں محبوب ترین عمل ہے﴾

۱۸۰۔ عن معاذ رضی اللہ عنہ، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن رجلاً سأل فقال: أي الجهاد أعظم أجراً؟ قال: أكثرهم لله تبارك وتعالى ذكراً۔ قال: فأى الصائمين أعظم أجراً؟ قال: أكثرهم لله تبارك وتعالى ذكراً، ثم ذكر لنا الصلاة والزكاة والحج والصدقة، كل ذلك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: أكثرهم لله تبارك وتعالى ذكراً۔ فقال أبو بكر رضی اللہ عنہ لعمر رضی اللہ عنہ: يا أبا حفص! ذهب الذاكرون بكل خير، فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: أجل۔ (۱)

”حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا جہاد اجر میں سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا جائے۔ اس نے عرض کیا: روزہ داروں میں سے کس کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ ہے، پھر سائل نے ہمارے سامنے نماز، زکوٰۃ، حج اور

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۳۸

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸۶، رقم: ۴۰۷

۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۲: ۲۲۳

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۱۷۱، رقم: ۱۹۷۹

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۷، رقم: ۲۳۰۹

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۰۷

۷۔ حسینی، الہیان والتعریف، ۱: ۱۳۲، رقم: ۳۳۸

اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔

صدقے سے متعلق پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ ہر ایک کے بارے میں یہی فرماتے رہے: جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ ہو اس کا اجر زیادہ ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو حفص! اللہ کا ذکر کرنے والے تمام نیکیاں لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بالکل۔“

۱۸۱۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: أكثروا ذكر الله على كل حال، فليس عمل أحب إلى الله ولا أنجى لعبده من ذكر الله في الدنيا والآخرة۔ (۱)

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر حال میں اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اس سے بڑھ کر کوئی عمل پسند نہیں اور دنیا و آخرت میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی عمل نجات دلانے والا نہیں۔“

۱۸۲۔ عن أم أنس أنها قالت: يا رسول الله صلى الله عليك وآلك وسلم! أوصيني۔ قال: اهجرى المعاصى فإنها أفضل الهجرة، و حافظى على الفرائض فإنها أفضل الجهاد، و أكثرى من ذكر الله فإنك لا تأتى الله بشئ أحب إليه من كثرة ذكره۔ (۲)

”حضرت ام انس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے کہا: ”

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۵، رقم: ۵۲۰

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱: ۴۲۶، رقم: ۱۸۳۶

۳۔ ہندی، کنز العمال، ۲: ۲۴۳، رقم: ۳۹۳۱

۴۔ عجلبونی، کشف الخفا و مزیل الالباس، ۱: ۱۸۸، رقم: ۳۹۸

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۵: ۱۲۹، رقم: ۳۱۳

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۲۱، رقم: ۶۷۳۵



کی بارگاہ میں عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیک والک وسلم! مجھے نصیحت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گناہوں کی ہجرت اختیار کرو یہی سب سے بہترین ہجرت ہے اور فرائض کی حفاظت کرو یہ بہترین جہاد ہے، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو کیونکہ آپ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں کوئی ایسا عمل پیش نہیں کر سکتیں جو اسے اپنے ذکر کی کثرت سے زیادہ محبوب ہو۔“

۱۸۳۔ عن أم أنس رضی اللہ عنہا، قالت: أتیت رسول اللہ ﷺ، فقلت: جعلک اللہ فی الرفیق الأعلى من الجنة و أنا معک۔ و قلت: یا رسول اللہ! علمنی عملاً صالحاً أعمله، فقال: أقیمی الصلاة فإنها أفضل الجهاد، و اهجری المعاصی فإنها أفضل الهجرة، و اذکری اللہ کثیراً، فإنه أحب الأعمال إلى اللہ أن تلقینہ به۔ (۱)

”حضرت ام انس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں رفیقِ اعلیٰ کے مقام پر

..... ۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۵۱، رقم: ۶۸۲۲

۴۔ پیشمی، مجمع الزوائد، ۳: ۲۱۷، ۲۱۸

۵۔ پیشمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۵

۶۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۷، رقم: ۲۳۱۱

۷۔ قرشی، الورع، ۵۸: رقم: ۴۸

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۵: ۱۵۰، رقم: ۳۵۹

۲۔ پیشمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۵

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۷، رقم: ۲۳۱۱

طبرانی نے کہا ہے کہ اس روایت میں ام انس سے مراد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ نہیں۔

فائز فرمائے اور میں آپ کے ساتھ ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی نیک عمل بتائیں جو میں کروں (تاکہ جنت میں آپ کے ہمراہ رہوں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرو کہ یہ بہترین جہاد ہے، اور گناہوں سے ہجرت کر جاؤ کہ یہ سب سے بہترین ہجرت ہے، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو کیونکہ اللہ کی بارگاہ میں آپ جتنے بھی عمل صالح بھیجتے ہیں ان میں سے ذکر اسے سب سے زیادہ پسند ہے۔“

۱۸۳۔ عن أبي جعفر قال: قال رسول الله ﷺ: أشد الأعمال ثلاثة: ذكر الله على كل حال، والإنصاف من نفسك، والمواساة في المال۔ (۱)

”حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے طاقتور عمل تین ہیں: ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہنا؛ اپنی طرف سے انصاف کرنا؛ مال میں لوگوں کو شریک کرنا۔“

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۸۰، رقم: ۳۳۳۴۰

۲۔ ابن مبارک، الزہد: ۲۷۵، رقم: ۷۳۳

۳۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۴: ۱۰۶

۴۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۳: ۱۸۳

۵۔ شعبی نے ’جواہر الحسان فی تفسیر القرآن (۳: ۳۵)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابن

مبارک نے ’الزہد و الرقائق‘ میں اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۶۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۱: ۳۶۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابن ابی

شیبہ نے ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۷۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۳: ۷۵)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابو نعیم نے

’الحلیۃ‘ میں ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۸۵۔ عن عليؑ، قال: أشد الأعمال ثلاثة: إعطاء الحق من

نفسك، و ذكر الله على كل حال، و مواساة الأخ في المال۔ (۱)

”حضرت علیؑ فرماتے ہیں: سب سے طاقت ور عمل تین ہیں: از خود

دوسرے کا حق ادا کرنا؛ ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہنا؛ اپنے مال میں اپنے بھائی

کو شامل کرنا۔“

۱۸۶۔ عن ابن عمرؓ، قال: قال رسول الله ﷺ: أشد الأعمال

ثلاثة: إنصاف الناس من نفسك، مواساة الأخ من مالك، و ذكر الله

على كل حال۔ (۲)

”حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: سب سے طاقتور عمل تین ہیں: از خود لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا؛ اپنے

مال میں اپنے بھائی کو شامل کرنا؛ ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔“

۱۸۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قوله: ﴿اذكروا الله ذكرا كثيرا﴾

يقول: لا يفرض على عبادة فريضة إلا جعل لها حدا معلوما، ثم عذر

أهلها في حال عذر، غير الذكر فإن الله تعالى لم يجعل له حدا ينتهي

إليه، ولم يعذر أحدا في تركه إلا مغلوبا على عقله، فقال: اذكروا الله

قياما و قعودا و على جنوبكم بالليل والنهار في البر والبحر، في السفر

والحضر، في الغنى و الفقر، والصحة والسقم، والسر والعلانية، و

(۱) ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۱: ۸۵

(۲) قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ۴: ۷۰

علی کل حال۔ (۱)

”حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان ..... اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو ..... کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے عبادت میں جو چیز بھی فرض کی اس کی حد متعین فرمادی اور پھر معذروں کے عذر کے مطابق انہیں رعایت دے دی سوائے ذکر کے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں کی اور اس کے چھوڑنے میں کسی کا عذر قبول نہیں کیا سوائے اس کے جو اپنی عقل کھو بیٹھے۔ ارشاد فرمایا: (سراپا نیاز بن کر) کھڑے اور (سراپا ادب بن کر) بیٹھے اور (ہجر میں تڑپتے ہوئے) اپنی کروٹوں پر رات دن، خشکی و تری میں، سفر و حضر میں، خوشحالی و تنگ دستی میں، بیماری اور صحت میں، آہستہ اور بلند آواز سے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو۔“

۱۸۸۔ عن مقاتل فی قوله: ﴿اذکروا اللہ ذکرا کثیرا﴾ (۲) قال: باللسان، بالتسبیح و التکبیر و التہلیل و التحمید، و اذکروه علی کل حال۔ (۳)

اللہ تعالیٰ کے فرمان ..... اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو ..... کے بارے میں مقاتل سے مروی ہے کہ اس سے مراد ہے زبان سے سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور الحمد لله کہہ کر تم ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو۔“

(۱) القرآن، الاحزاب، ۳۳:۳۱

۲۔ ابن ابی حاتم، تفسیر القرآن العظیم، ۹: ۳۱۳۸، رقم: ۱۷۷۰۱

۳۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۵: ۲۵۹، ۲۶۰

۴۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۱۷

۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۹۶

(۲) القرآن، الاحزاب، ۳۳:۳۱

(۳) ابن ابی حاتم، تفسیر القرآن العظیم، ۹: ۳۱۳۸، رقم: ۱۷۷۰۲

## فصل: ۳۳

من أعطی لسانا ذا کرا فقد أعطی خیر الدنیا و الآخرة

﴿ جسے ذکر کرنے والی زبان عطا ہوئی اسے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی مل گئی ﴾

۱۸۹۔ عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ قال: اربع من اعطيهن اعطى خیر الدنیا و الآخرة قلبا شاکرا و لسانا ذاکرا و بدنا علی البلاء صابرا و زوجة لا تبغیه خونا فی نفسها ولا ماله۔ (۱)

”حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی، شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبت پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو اپنی ذات اور خاوند کے مال میں خیانت نہ کرے۔“

۱۹۰۔ عن ثوبان قال: لما نزلت وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قال: کنا مع النبی ﷺ فی بعض اسفاره فقال بعض اصحابه: انزل فی

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۳۳: ۱۱، رقم: ۱۱۲۷۵

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۱۷۹، رقم: ۷۲۱۲

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۳: ۱۰۳، رقم: ۴۴۲۹

۴۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۳: ۶۵

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۱

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۳: ۲۷۳

بیہقی نے طبرانی کی المعجم الاوسط میں بیان کردہ روایت کے رواقہ کو صحیح قرار دیا

الذهب والفضة ما انزل لو علمنا اى المال خير فنتخذه؟ فقال: افضله

لسان ذاكر و قلب شاكر و زوجة مومنة تعينه على ايمانه۔ (۱)

”حضرت ثوبان رضي الله عنه نے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جو

لوگ چاندی سونا جمع کرتے ہیں) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔

بعض صحابہ نے کہا: یہ آیت سونے چاندی کے متعلق نازل ہوئی ہے کیوں نہ ہم معلوم

کر لیں کہ کون سی دولت بہتر ہے تاکہ ہم وہی جمع کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سب سے افضل دولت اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، شکر ادا کرنے والا دل اور مؤمن

بیوی جو ایمان میں مدد کرے۔“

۱۹۱۔ عن معاذ بن انس انه سأل النبي صلی اللہ علیہ وسلم عن افضل الايمان قال:

ان تحب لله و تبغض لله و تعمل لسانك في ذكر الله قال: وما ذا يا

رسول الله؟ قال و ان تحب للناس ما تحب لنفسك و تكره لهم ما

تكره لنفسك۔ (۲)

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۲۷۷، رقم: ۳۰۹۳

۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۹۶، رقم: ۱۸۵۶

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۸۲، رقم: ۲۲۳۹۰

۴۔ رویانی، المسند، ۱: ۳۰۶، رقم: ۶۲۰

۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۳۷۶، رقم: ۲۲۷۳

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۱۰، رقم: ۶۷۰۰

۷۔ طبرانی، المعجم الصغير، ۲: ۱۲۱، رقم: ۸۹۰

۸۔ کنانی، مصباح الزجاجة، ۲: ۹۶، رقم: ۶۶۳

۹۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۵، رقم: ۲۳۰۰

۱۰۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۲۸، رقم: ۲۹۳۷

(۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۳۷، رقم: ۲۲۱۸۳

”حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: افضل ایمان والا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ ہی کے لئے ناراضگی کرے اور تیری زبان اللہ کے ذکر میں لگی رہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ اپنے لئے چاہے لوگوں کے لئے بھی وہی کچھ پسند کر اور جو اپنے لئے تجھے ناپسند ہے دوسروں کے لئے بھی ناپسند کر۔“

۱۹۲۔ عن ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمعاذ بن جبل: یا معاذ قلبا شاکرا و لسانا ذاکرا و زوجة صالحه تعینک علی امر دنیاک و دینک خیر ما اکتسبه الناس۔ (۱)

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور ایسی نیک بیوی جو دنیا و دین کے معاملے میں تیری مدد کرے لوگوں کی سب سے بہتر کمائی ہے۔“

..... ۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۹۱، رقم: ۴۲۵

۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۴

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۱۳، رقم: ۴۵۸۸

۵۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱: ۶۱، ۸۹

۶۔ عجلاونی، کشف الخفاء، ۱: ۱۷۷، رقم: ۴۶۵

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۸: ۲۰۵، رقم: ۷۸۲۸

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۴: ۱۰۴، رقم: ۴۴۳۰

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۷۳

۴۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲: ۱۳۲، رقم: ۱۲۷۹

۱۹۳۔ عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله فان كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوة للقلب و ان ابعده الناس من الله القلب القاسى۔ (۱)

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ذکر کے بغیر کثرت کلام سے اجتناب کرو کیونکہ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام کرنا دل کی سختی ہے اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل والا ہے۔“

۱۹۴۔ عن جلاس بن عمرو و سنان عن النبی ﷺ قال: ان لكل ساع غایة، و غایة ابن آدم الموت فعلیکم بذكر الله فانه یسهلکم و یرغبکم فی الآخرة۔ (۲)

”حضرت جلاس بن عمرو و سنان رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر کوشش کرنے والے کا انجام ہے اور ابن آدم کا انجام موت ہے۔ پس ذکر الہی اختیار کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے انجام یعنی موت کی سختی میں آسانی پیدا کرے گا اور آخرت میں تمہارا مونس ہوگا۔“

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۶۰۷، رقم: ۲۳۱۱

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۴: ۲۳۵، رقم: ۴۹۵۱

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۳۳۳، رقم: ۴۳۶۵

۴۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵: ۶۵، رقم: ۷۴۷۵

۵۔ زرقانی، شرح الموطا، ۴: ۵۱۹

۶۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱: ۴۶۳

۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۱۱۵

۸۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۱: ۱۶۱، رقم: ۱۳۵

(۲) حسین، البیان والتعریف، ۱: ۲۳۵، رقم: ۶۳۵



أهل الجنة يتحسرون على ساعة مرت بدون ذكر الله تعالى

﴿ اہل جنت دنیا میں اللہ کے ذکر سے خالی گزرنے والی ایک ساعت

پر بھی حسرت کریں گے ﴾

۱۹۵۔ عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ: ما من ساعة تمر بابن

آدم لم يذكر الله فيها الا تحسر عليها يوم القيامة۔ (۱)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ہر وہ گھڑی جو اللہ کے ذکر کے بغیر انسان پر گزرتی ہے قیامت کے دن وہ اس

پر حسرت کرے گا۔“

۱۹۶۔ عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله ﷺ: ليس يتحسر أهل

الجنة إلا على ساعة مرت بهم لم يذكروا الله تعالى فيها۔ (۲)

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۲، رقم: ۵۱۱

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۸: ۱۷۵، رقم: ۸۳۱۶

۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۱۳۵

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۸۰

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۹۳، رقم: ۱۸۲

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۲، رقم: ۵۱۲، ۵۱۳

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۳۱۲

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۳

۵۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۴۰۸، رقم: ۵۲۲۳

۶۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول، ۴: ۱۰۶

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والوں کو سوائے اس گھڑی کے جو ان پر اللہ کے ذکر کے بغیر گزری کسی اور گھڑی پر حسرت نہیں ہوگی۔“

۱۹۷۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما من قوم یقومون من مجلس لا یذكرون اللہ فیہ إلا قاموا عن مثل جيفة حمار و كان لهم حسرة۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو کسی مجلس سے اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جاتے ہیں ان کی مجلس کی مثال مردار گدھے کی طرح ہے اور ان (کی اس حالت) پر افسوس ہے۔“

۱۹۸۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما جلس قوم مجلسا فتفرقوا عن غیر ذکر اللہ الا تفرقوا عن مثل جيفة حمار و كان ذلك المجلس حسرة عليهم يوم القيامة۔ (۲)

(۱) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۳: ۲۶۳، رقم: ۲۸۵۵

۲۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۱۳۵

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۳، رقم: ۲۳۳۲

(۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۲۷، رقم: ۱۰۸۳۷

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۱۵، رقم: ۱۰۶۹۱

۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۱۰۷، رقم: ۱۰۲۳۶

۴۔ نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، ۱: ۳۱۱، ۳۰۳

۵۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۶۶۸، رقم: ۱۸۰۸

۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۳، رقم: ۵۳۱

۷۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۷: ۲۰۷

۸۔ ابن حبان، طبقات المحدثین، ۳: ۲۲۸

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اللہ کا ذکر کیے بغیر منتشر ہو جائیں تو اس مجلس کی مثال مردار گدھے کی طرح ہے اور یہ مجلس قیامت کے دن ان پر حسرت کناں ہوگی۔“

۱۹۹۔ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال: من قعد مقعدا لم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی کسی ایسی جگہ بیٹھے جہاں اللہ کا ذکر نہ کیا گیا ہو اس کے لیے اللہ کی طرف سے خسارہ ہے اور جو ایسے بستر پر لیٹے جس پر اللہ کا ذکر نہ کیا جائے اس کے لیے بھی اللہ کی طرف سے خسارہ ہے۔“

۲۰۰۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما جلس قوم مجلسا لم يذكروا الله فيه، ولم يصلوا على نبيهم، إلا كان عليهم ترة، فإن شاء عذبهم وإن شاء غفر لهم۔ (۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا

(۱) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۳: ۲۶۳، رقم: ۴۸۵۶

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۱۰۷، رقم: ۱۰۲۳۷

۳۔ نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، ۱: ۳۱۱، رقم: ۴۰۴

۴۔ طبرانی، المعجم، ۲: ۲۷۲، رقم: ۱۳۲۳

۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۴، رقم: ۵۴۳-۵۴۴

۶۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۱۳۵

۷۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۲۳۷، رقم: ۹۰۰

۸۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۲، رقم: ۲۳۳۰

(۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۴۶۱، رقم: ۳۳۸۰

ذکر نہ کرے اور اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھے تو اس پر گرفت ہوگی پھر اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں بخش دے۔“

۲۰۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ ما قعد قوم مقعدا لا یذکرون اللہ ﷻ و یصلون علی النبی ﷺ إلا کان علیہم حسرة یوم القیامۃ و إن دخلوا الجنة للثواب۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور وہ اللہ کا ذکر نہ کریں اور حضور ﷺ پر درود نہ بھیجیں تو انہیں قیامت کے دن (اس محرومی پر) حسرت ہوگی اگرچہ وہ جنت میں داخل بھی ہو گئے۔“

۲۰۲۔ عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ ﷺ: ما من قوم

.....۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۵۳، رقم: ۹۸۴۲

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۸۱، رقم: ۱۰۲۴۹

۴۔ طبرانی، المسند، ۲: ۴۶، رقم: ۸۹۵

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳: ۲۱۰، رقم: ۵۵۶۳

۶۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۲، رقم: ۲۳۳۰

۷۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۸۰

۸۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۵۱۳

۹۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۱۳۵

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۶۳، رقم: ۹۹۶۶

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۵۲، رقم: ۵۹۱

۳۔ ابن ابی عاصم، کتاب الزہد، ۱: ۲۷

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۳، رقم: ۲۳۳۱

۵۔ بیہقی، موارد النظم، ۱: ۵۷۷، رقم: ۲۳۲۲

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۹

اجتمعوا فی مجلس فتفرقوا ولم یذکروا اللہ الا کان ذلک المجلس  
حسرة علیہم یوم القیامة۔ (۱)

”حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
جو لوگ کسی مجلس میں اکٹھے ہوں اور اللہ کا ذکر کئے بغیر منتشر ہو جائیں تو یہ مجلس  
قیامت کے دن ان پر حسرت و افسوس کا باعث ہوگی۔“

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۱۲، رقم: ۳۷۳۳

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۱، رقم: ۵۳۳

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۳، رقم: ۲۳۳۳

## الذكر صقالة القلوب

﴿اللہ کا ذکر دلوں کو چمکانے والا ہے﴾

۲۰۳۔ عن عبد الله بن عمرو عن النبي ﷺ أنه كان يقول: أن لكل شيء صقالة و أن صقالة القلوب ذكر الله وما من شيء انجى من عذاب الله من ذكر الله قالوا: ولا الجهاد في سبيل الله؟ قال: ولو أن تضرب بسيفك حتى ينقطع۔ (۱)

”حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: ہر چیز کی چمکانے والی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کو چمکانے والی شے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز عذاب الہی سے نجات نہیں دلا سکتی۔ صحابہ نے عرض کیا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ تم اپنی تلوار چلاتے رہو اور وہ ٹوٹ جائے۔“

۲۰۴۔ قال ابو الدرداء: لكل شيء جلاء، و ان جلاء القلوب ذكر الله ﷻ۔ (۲)

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۶، رقم: ۵۲۲

۲۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۳، رقم: ۲۲۹۵

۳۔ ابن قیم، الوابل العیب، ۱: ۶۰

۴۔ مناوی، فیض القدر، ۲: ۵۱۱

(۲) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۶، رقم: ۵۲۳

۲۔ ابن قیم الجوزی، الوابل العیب، ۱: ۶۰

”حضرت ابودرداء فرماتے ہیں: ہر چیز کو چمکانے والی کوئی شے ہوتی ہے

اور دلوں کو چمکانے والی شے اللہ کا ذکر ہے۔“

۲۰۵۔ عن عون ابن عبد الله قال: ذكر الله صقال القلوب۔ (۱)

”حضرت عون بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: اللہ کا ذکر دلوں کو صیقل کرتا

ہے۔“

۲۰۶۔ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: من أكثر ذكر الله فقد

برئ من النفاق۔ (۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس

نے کثرت سے اللہ کا ذکر کیا وہ نفاق سے پاک ہو گیا۔“

(۱) ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۴: ۲۴۱

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۸۶، رقم: ۶۹۳۱

۲۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۱۷۲، رقم: ۹۷۴

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۴، رقم: ۵۷۵

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۷۸

۵۔ مناوی، فیض القدر، ۲: ۸۳

## الذكر شفاء القلوب

﴿اللہ کا ذکر دلوں کی شفاء ہے﴾

۲۰۷۔ عن مكحول قال قال رسول الله ﷺ: ان ذكر الله شفاء و ان

ذكر الناس داء۔ (۱)

”حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک

اللہ کا ذکر شفا ہے اور لوگوں کا ذکر بیماری۔“

۲۰۸۔ عن حفصة بنت عمر رضی اللہ عنہما، قالت: قال رسول الله ﷺ:

يا حفصة! إياك و كثرة الكلام، فان كثرة الكلام بغير ذكر الله تميت

القلب و عليك بكثرة ذكر الله فانه يحيى القلب۔ (۲)

”حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ

نے مجھے فرمایا: اے حفصہ! کثرتِ کلام سے اجتناب کر کیونکہ اللہ کے ذکر کے سوا

کلام کی کثرت دل کے لیے موت ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے ضرور کیا کر کیونکہ یہ

دل کو زندگی بخشتا ہے۔“

۲۰۹۔ عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ لا تكثروا الكلام بغير

ذكر الله فان كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوة القلب و ان أبعده الناس

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۵۹، رقم: ۷۱۷

۲۔ عجلونی، کشف الخفاء، ۱: ۵۰۵، رقم: ۱۳۲۵

(۲) ۲۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵: ۲۳۲، ۲۳۳



من الله القلب القاسى۔ (۱)

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ذکر کے بغیر کثرت کلام سے اجتناب کرو، کیونکہ ذکر الہی کے بغیر کلام کی کثرت دلوں کی سختی ہے اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل والا ہے۔“

۲۱۰۔ عن أم حبيبة زوج النبي صلی اللہ علیہ وسلم عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: كل كلام ابن آدم عليه لا له، الا أمر بمعروف، او نهي عن منكر، او ذكر الله عجل۔ (۲)

- (۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۳: ۶۰۷، رقم: ۲۳۱۱  
 ۲۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۵: ۶۵، رقم: ۷۴۷۵  
 ۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۱۳۵  
 ۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۳۳۳، رقم: ۴۳۶۵  
 ۵۔ زرقانی، شرح الموطا، ۴: ۵۱۹  
 ۶۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱: ۴۶۳  
 ۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۱۱۵  
 (۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۴۰۸، رقم: ۲۳۱۲  
 ۲۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۵۵۷، رقم: ۳۸۹۲  
 ۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۳: ۵۶، رقم: ۷۱۳۲  
 ۴۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۴۳۸، رقم: ۱۵۵۴  
 ۵۔ قضاوی، مسند الشہاب، ۱: ۲۰۲، رقم: ۳۰۵  
 ۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۳، رقم: ۵۱۴  
 ۷۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۳۳۵، رقم: ۴۳۶۷  
 ۸۔ ابن عبد البر، التمهید، ۲۲: ۲۰  
 ۹۔ فاکہی، اخبار مکہ، ۳: ۳۲۹

”اُم المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نیکی کا حکم دینے و برائی سے منع کرنے اور اللہ کا ذکر کرنے کے علاوہ ابن آدم کا کوئی بھی کلام اس کے لیے فائدہ مند نہیں۔“

۲۱۱۔ عن أنس رضی اللہ عنہ، قال: ذکر اللہ شفاء القلوب۔ (۱)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کا ذکر دلوں کے لئے شفاء ہے۔“

۲۱۲۔ عن عون ابن عبد اللہ قال: مجالس الذکر شفاء القلوب۔ (۲)

”حضرت عون بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: مجالس ذکر دلوں کے لیے

شفا ہیں۔“

(۱) عجلونی، کشف الخفاء، ۱: ۵۰۵

(۲) ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۳: ۲۳۱

الذكر أفضل من الاعتقاد

﴿اللہ کا ذکر غلاموں کو آزاد کرنے سے بھی بہتر ہے﴾

۲۱۳۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: لان اقعده مع قوم يذكرون الله من صلاة الغداة حتى تطلع الشمس احب الي من ان اعتق اربعة من ولد اسماعيل، ولان اقعده مع قوم يذكرون الله من صلاة العصر الي ان تغرب الشمس احب الي من ان اعتق اربعة۔ (۱)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز فجر سے طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے اولاد اسماعیل میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے، اور نماز عصر سے غروب شمس تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔“

۲۱۴۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: لان اجلس مع قوم يذكرون الله، بعد صلاة الصبح الي ان تطلع الشمس احب

(۱) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۳: ۳۲۳، رقم: ۳۶۶۷

۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۶: ۱۱۹، رقم: ۳۳۹۲

۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۱۳۷، رقم: ۶۰۲۳

۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۹، رقم: ۵۶۱

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۱۷۸، رقم: ۶۶۸

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۰۵

الی مما طلعت علیه الشمس، ولان اجلس مع قوم یذکرون الله، بعد العصر الی ان تغیب الشمس احب الی من ان اعتق ثمانية من ولد اسماعیل دية كل رجل منهم اثنا عشر ألفاً۔ (۱)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز فجر سے طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ اور وہ لوگ جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں ان کے ساتھ بیٹھنا مجھے اولاد اسماعیل میں سے آٹھ آدمیوں کو آزاد کرانے سے زیادہ محبوب ہے، جن میں سے ہر ایک کی دیت بارہ ہزار ہے۔“

۲۱۵۔ عن سالم قال: قيل لأبي الدرداء: إن أبا سعد بن منبه جعل في ماله مائة محررة، فقال: إن مائة محررة في مال رجل لكثير، ألا أخبركم بأفضل من ذلك إيمان ملزوم بالليل والنهار ولا يزال لسانك رطبا من ذكر الله عز وجل۔ (۲)

(۱)۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۸: ۳۸

۲۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۷: ۱۵۳، رقم: ۴۱۲۵ - ۴۱۲۶

۳۔ حارث، المسند، ۲: ۹۵۰، رقم: ۱۰۳۸

۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۸: ۷۹

۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۹، رقم: ۵۶۰

۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۰، رقم: ۵۶۲

۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۸۱

(۲)۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۵۹، رقم: ۲۹۳۶۳

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۷

۳۔ ضعی، کتاب الدعاء، ۱: ۲۶۸، رقم: ۹۱

”حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ ابو سعد بن معبہ نے اپنے مال سے سو غلاموں کو آزاد کیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: آدمی کا اپنے مال سے سو غلام آزاد کرنا بہت بڑی بات ہے لیکن کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ فضیلت والی بات نہ بتاؤں؟ وہ دن رات ایمان پر قائم رہنا اور تیری زبان کا ہر وقت ذکر الہی میں مشغول رہنا ہے۔“

..... ۴۔ ابن ابی عاصم، الزہد، ۱: ۱۳۶

۵۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۱: ۲۱۹

۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۳۵، رقم: ۶۲۷

۷۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۳۸

۸۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۳۵

۹۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۳، رقم: ۲۲۹۳

۱۰۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۲

الذکرینجی من عذاب النار

﴿اللہ کا ذکر عذابِ دوزخ سے نجات دیتا ہے﴾

۲۱۶۔ عن أنس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: يقول الله عز وجل: أخرجوا من

النار من ذكرني يوماً، أو خافني في مقام۔ (۱)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ

تعالیٰ فرمائے گا: جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا یا کسی ایک مقام پر بھی مجھ سے ڈرا  
اسے آگ سے نکال دو۔“

۲۱۷۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من ذكر الله

ففاضت عيناه من خشية الله حتى يصيب الأرض من دموعه لم يعذبه

الله تعالى يوم القيامة۔ (۲)

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۷۱۲، رقم: ۲۵۹۳

۲۔ ابن ابی عاصم، السنن، ۲: ۴۰۰، رقم: ۸۳۳

۳۔ ابن ابی عاصم، کتاب الزہد، ۱: ۳۶۹

۴۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۱۳۱، رقم: ۲۳۳

۵۔ بیہقی، الاعتقاد، ۱: ۲۰۱

۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۷۰، رقم: ۷۴۰

۷۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۵: ۲۳۳، رقم: ۸۰۸۳

۸۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۱۳۰، رقم: ۵۱۰۸

۹۔ ابن حیان، طبقات الحدیثین باصبہان، ۳: ۱۶، رقم: ۲۳۲

(۲) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۲۸۹، رقم: ۷۶۶۸

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۱۹۶، رقم: ۶۱۷۱

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۱۱۳، رقم: ۵۰۲۳

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے خشیت کی وجہ سے آنسو جاری ہو گئے یہاں تک کہ اس کا ایک آنسو زمین پر گر پڑا، اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کوئی عذاب نہیں دے گا۔“

۲۱۸۔ عن أبي بن كعب رضی اللہ عنہ كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا ذهب ثلثا الليل قام، فقال: يا أيها الناس اذكروا الله اذكروا الله جاءت الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فيه جاء الموت بما فيه۔ (۱)

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، ہلا دینے والی (قیامت) آگئی، اس کے بعد پیچھے آنے والی (آگئی)۔ موت اپنی سختی کے ساتھ آگئی، موت اپنی سختی کے ساتھ آگئی۔“

۲۱۹۔ عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما، قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: يصاح برجل من أمتي يوم القيامة على رؤس الخلائق فينشر له تسعة و تسعون سجلا، كل سجل مد البصر، ثم يقول الله عز وجل: هل تنكر من

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۳: ۶۳۶، رقم: ۲۳۵۷

۲۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۸۹، رقم: ۱۷۰

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۳، رقم: ۵۱۷

۴۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۵: ۲۷۴، رقم: ۸۱۶۰

۵۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۱: ۲۵۶

۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارة، ۳: ۳۸۹، رقم: ۱۱۸۳

۷۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۳۲۷، رقم: ۲۵۷۷

هذا شيئاً؟ فيقول: لا، يا رب! فيقول: أظلمتكم كتبتي الحافظون؟ ثم يقول ألك عن ذلك حسنة فيهاب الرجل، فيقول: لا فيقول بلى ان لك عندنا حسنات و إنه لا ظلم عليك اليوم فتخرج له بطاقة، فيها اشهد ان لا اله الا الله، و أن محمدا عبده و رسوله، قال فيقول: يا رب، ما هذه البطاقة مع هذه السجلات؟ فيقول انك لا تظلم فتوضع السجلات في كفة، والبطاقة في كفة، فطاشت السجلات، و ثقلت البطاقة. (۱)

”حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے ایک آدمی کو لوگوں کے سامنے بلایا جائے گا اور اس کے سامنے ناوے رجسٹر پھیلا دیئے جائیں گے۔ ہر رجسٹر حد نظر تک پہنچ رہا ہو گا پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا تو اس میں سے کسی چیز کا انکار کر سکتا ہے؟ آدمی کہے گا: اے رب! نہیں۔ اللہ تعالیٰ (پھر) ارشاد فرمائے گا: کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے؟ کیا اس حوالے سے تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ آدمی خوفزدہ ہو جائے گا (اور) جواباً کہے گا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیوں نہیں! بیشک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں اور بیشک آج تم پر کوئی ظلم نہ ہو گا پھر اس کے لئے ایک کارڈ نکالا جائے گا جس میں (یہ لکھا ہوا) ہو گا: اشہد ان لا

(۱) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۳۳۷، رقم: ۴۳۰۰

۲۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۷۱۰، رقم: ۱۹۳۷

۳۔ کنانی، جزء البطاقة، ۱: ۳۳

۴۔ ذہبی، معجم المحدثین، ۱: ۲۸

۵۔ ابن قیم، حاشیہ علی سنن ابی داؤد، ۱۳: ۷۰



إله إلا الله و أشهد أن محمدا عبده و رسوله۔ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی کہے گا: اے پروردگار! یہ کارڈ ان رجسٹروں کے مقابلے میں کیا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: بیشک تجھ پر ظلم نہیں ہو گا پھر رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور کارڈ کو دوسرے پلڑے میں، رجسٹروں پر اٹھ جائیں گے اور کارڈ بھاری ہو جائے گا۔“

الذکر ینجی من الشیطان

﴿اللہ کا ذکر شیطان سے نجات دیتا ہے﴾

۲۲۰۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: إن الشیطان واضع خطمه علی قلب ابن آدم، فإن ذکر الله خنس و إن نسی التقم قلبه۔ (۱)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان نے اپنا منہ ابن آدم کے دل پر رکھا ہوا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر وہ بھول جائے تو وہ اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے۔“

۲۲۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم فإذا سها و غفل و سوس و إذا ذکر الله خنس۔ (۲)

(۱) ۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۷: ۲۷۸، رقم: ۲۳۰۱

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۳، رقم: ۵۴۰

۳۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۲: ۳۷۹، رقم: ۳۶۹۱

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۷، رقم: ۲۳۰۷

۵۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۷: ۱۳۹

۶۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۵۸۶

(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۳۵، رقم: ۳۷۷۷۳

۲۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۱۰: ۳۶۷، رقم: ۳۹۳

۳۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۵۷۶

”حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: شیطان ہر وقت بندے کے دل پر سوار رہتا ہے، اگر وہ بھول جائے یا غافل ہو جائے تو وہ وسوسہ ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔“

۲۲۲۔ عن عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما من آدمی إلا لقلبه بیتان: فی أحدهما الملک و فی الآخر الشیطان، فإذا ذکر اللہ خنس و إذا لم یذكر اللہ وضع الشیطان منقاره فی قلبه و وسوس۔ (۱)

”حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر آدمی کے دل میں دو مکان ہیں: ایک میں فرشتے رہتے ہیں اور دوسرے میں شیطان، جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ (منہ) اس کے دل میں رکھ لیتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے۔“

۲۲۳۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما: ما من مولود إلا علی قلبه الوسواس، فإن ذکر اللہ خنس و إن غفل وسوس۔ (۲)

..... ۳۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۵۷۶

۵۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۳۰: ۳۵۵

۶۔ مناوی، فیض القدر، ۲: ۳۵۸

۷۔ عسقلانی، فتح الباری، ۸: ۹

(۱) حصن حصین: ۲۹

(۲) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۵۹۰، رقم: ۳۹۹۱

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۵۹، رقم: ۶۸۶

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کوئی مولود ایسا نہیں جس کے دل پر وسوسہ اندازی کرنے والا نہ ہو، پس اگر وہ بندہ اللہ کا ذکر کرے تو وسوسہ اندازی کرنے والا پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر وہ اس سے غافل ہو جائے تو وہ وسوسہ اندازی کرتا ہے۔“

۲۲۳۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: يعقد الشيطان على قافية رأس أحدكم إذا هو نام ثلاث عقد، يضرب كل عقدة، عليك ليل طويل فارقد، فإن استيقظ فذكر الله انحلت عقدة، فإن توضأ انحلت عقدة فإن صلى انحلت عقدة فأصبح نشيطا طيب النفس و إلا أصبح خبيث النفس كسلان۔ (۱)

..... ۳۔ ابن عبد البر، التمهيد، ۱۸: ۳۰۷

۴۔ طبری، جامع البيان في تفسير القرآن، ۳۰: ۳۵۵

۵۔ عسقلانی، فتح الباری، ۸: ۷۴۱

۶۔ عسقلانی، تغليق التعلیق، ۳: ۳۸۱

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۳۸۳، رقم: ۱۰۹۱

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۱۹۳، رقم: ۳۰۹۶

۳۔ مسلم، الصحیح، ۱: ۵۳۸، رقم: ۷۷۶

۴۔ نسائی، السنن، ۳: ۲۰۳، رقم: ۱۶۰۷

۵۔ ابوداؤد، السنن، ۲: ۳۲، رقم: ۱۳۰۶

۶۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۴۲۱، رقم: ۱۳۲۹

۷۔ مالک، الموطأ، ۱: ۷۶، رقم: ۴۲۳

۸۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۴۳، رقم: ۷۳۰۶

۹۔ ابن حبان، الصحیح، ۶: ۲۹۳، رقم: ۲۵۵۳

۱۰۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۱: ۱۶۷، رقم: ۶۲۷۸

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی سوتا رہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہ لگا دیتا ہے اور ہر گرہ کے وقت تھکی دیتا ہے: ابھی لمبی رات باقی ہے، سویا رہ۔ اب اگر وہ جاگ گیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وضو کرے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھ لے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔ تو وہ ہشاش بشاش خوش و خرم صبح کرتا ہے ورنہ وہ خبیث النفس ست رہتا ہے۔“

۲۲۵۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: قال ابلیس: یا رب! کل خلقک قد سبت أرزاقہم، فما رزقی؟ قال: کل ما لم یدکر اسمی علیہ۔ (۱)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابلیس

..... ۱۱۔ ابوعوانہ، المسند، ۲: ۲۹۵

۱۲۔ ابوعوانہ، المسند، ۲: ۲۹۶

۱۳۔ حمیدی، المسند، ۲: ۴۲۶، رقم: ۹۶۰

۱۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۵۰۱، رقم: ۴۲۱۸

۱۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳: ۱۵، رقم: ۴۵۰۳

۱۶۔ بیہقی، السنن الصغریٰ، ۱: ۴۷۲، رقم: ۸۲۷

۱۷۔ ابویعیم، المسند المستخرج علی صحیح مسلم، ۲: ۳۷۱، رقم: ۱۷۶۸

۱۸۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵: ۵۱۵، رقم: ۸۹۳۳

۱۹۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۲۳۸، رقم: ۹۰۴

۲۰۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۲۵۱، رقم: ۹۵۵

(۱) ۱۔ ابن حیان، العظمہ، ۵: ۱۶۸۳

۲۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۱۰: ۳۶۱، رقم: ۳۸۵

۳۔ ابویعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۸: ۱۲۹

نے کہا: یا رب! تو نے جو چیز پیدا کی اس کا رزق بھی عطا کیا، پس میرا رزق بھی معین کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر وہ شے جس پر میرا نام نہ لیا جائے وہ تیرا رزق ہے۔“

۲۲۶۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: من عجز منکم عن اللیل أن یکابده و بخل بالمال أن ینفقه و جبن عن العدو أن یجاهده فلیکثر من ذکر الله۔ (۱)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تم میں سے جو کوئی رات کو عبادت کرنے کی مشقت سے عاجز ہو اور مال خرچ کرنے میں بخیل ہو اور دشمن کا مقابلہ کرنے میں بزدل ہو اسے چاہیے کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرے (تاکہ اس میں یہ اوصاف پیدا ہو جائیں)۔“

۲۲۷۔ عن جابر رضی اللہ عنہ، عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انه قال: غطوا الإناء، وأوکوا السقاء، واغلقوا الباب، وأطفئوا السراج، فإن الشیطان لا یحل سقاء، ولا یفتح بابا، ولا یکشف إناء، فإن لم یجد أحدکم إلا أن یرض علی إنائه عودا، و یدکر اسم الله، فلیفعل فإن الفویسقة تضرم علی أهل البیت بیتهم۔ (۲)

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۱، رقم: ۵۰۸

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۸۳، رقم: ۱۱۳۱

۳۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۲۱۵

۴۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۲۱۵

۵۔ منذری الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۳، رقم: ۲۲۹۷

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۳

(۲) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۵۹۳، رقم: ۲۰۱۲

۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۱۲۹، رقم: ۳۳۱۰

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ دو، مشکیزوں کا منہ بند کر دو، دروازے بند کر دو، چراغ بجھا دو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا، دروازہ نہیں کھولتا اور نہ ہی برتن کھولتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو برتن ڈھانپنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو وہ برتن کے عرض پر ایک لکڑی رکھ دے اور بسم اللہ پڑھے کیونکہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے۔“

..... ۳۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۶: ۱۷۸، رقم: ۲۲۵۸

۴۔ ابو عوانہ، المسند، ۵: ۱۳۲، رقم: ۸۱۵۲

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱: ۲۵۶، رقم: ۱۱۳۳

۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۵: ۱۲۷، رقم: ۶۰۶۱

۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۹: ۳۵، رقم: ۹۰۶۵

## الذكر يضع الأثقال عن المستهترين به يوم القيامة

﴿ روزِ قیامتِ ذکرِ الہی اپنے دیوانوں کے بوجھ اتار دے گا ﴾

۲۲۸۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبق المفردون قالوا: و ما المفردون، يا رسول الله! قال: المستهترون في ذكر الله يضع الذكر عنهم أثقالهم، فيأتون يوم القيامة خفافا۔ (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! مفردون کون ہیں؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: (مفردون) وہ لوگ ہیں جنہیں ذکر الہی کے نشہ نے فریفتہ اور دیوانہ بنا دیا ہے، ذکر ان کے بوجھ اتار دے گا اور وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔“

۲۲۹۔ عن أبي الدرداء رضي الله عنه، قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر،

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۷۷، رقم: ۳۵۹۶

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۰، رقم: ۵۰۶

۳۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۸: ۴۴۹، رقم: ۳۶۵۱

۴۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲: ۳۰۹، رقم: ۳۳۹۷

۵۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول، ۳: ۱۰۶

۶۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۳

۷۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۶

۸۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۲۵۵



فقال: سبق المفردون - قالوا: يا رسول الله! و ما المفردون؟ قال:  
المفردون بذكر الله وضع الذكر عنهم أثقالهم، فيأتون يوم القيامة  
خفافا - (۱)

”حضرت ابو درداء رضي الله عنه سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مفردون سبقت لے گئے۔  
صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! مفردون کون ہیں؟  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مفردون وہ لوگ ہیں جنہیں ذکر الہی کے نشے نے فریفتہ و دیوانہ بنا  
دیا ہے، ذکر ان کے بوجھ اتار دے گا، پس وہ قیامت کے دن اللہ کے پاس ہلکے پھلکے ہو کر  
آئیں گے۔“

(۱) ۱۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۸۵

۲۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۳۵۵

فصل: ۴۱

قال رسول الله ﷺ فيمن رفع صوته بالذكر: إنه أواه

﴿ بلند آواز سے ذکر کرنے والے کے بارے میں حضور ﷺ نے

فرمایا ”یہ مست ہے“ ﴾

۲۳۰۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله عنهما ان رجلا كان يرفع صوته بالذكر فقال رجل لو ان هذا خفض من صوته فقال رسول الله ﷺ فانه آواه قال فمات فرأى رجل نارا فى قبره فاتاه فاذا رسول الله ﷺ فيه وهو يقول هلموا الى صاحبكم فاذا هو الرجل الذى كان يرفع صوته بالذكر۔ (۱)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا، ایک آدمی نے کہا: اگر یہ آدمی اپنی آواز پست رکھتا (تو بہتر ہوتا)۔ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ مست ہے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ شخص انتقال کر گیا۔ پس ایک شخص اس کی قبر میں روشنی دیکھ کر اس کے قریب آیا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں (پہلے سے) موجود تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اس ساتھی کی طرف آؤ جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔“

۲۳۱۔ عن جابر بن عبد الله قال رأى ناس نارا فى المقبرة فاتوها فاذا رسول الله ﷺ فى القبر و اذا هو يقول ناولونى صاحبكم و اذا هو

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۵۲۲: ۱، رقم: ۱۳۶۱

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۴۱۸: ۱، رقم: ۵۸۵

۳۔ مناوی، فیض القدر، ۲۵۷: ۱

## الرجل الأواه الذی یرفع صوته بالذکر۔ (۱)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ لوگوں نے قبر میں آگ دیکھی اور اس کے قریب آئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ قبر میں (پہلے سے) موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ساتھی مجھے پکڑا دو اور یہ وہ مست آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔“

۲۳۲۔ عن جابر بن عبد اللہ قال رای ناس ناراً فی المقبرة فاتوها فاذا رسول اللہ ﷺ فی القبر و اذا هو یقول ناولونی صاحبکم فاذا هو الرجل الذی یرفع صوته بالذکر۔ (۲)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ایک قبر میں کھڑے

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۳۷۵، رقم: ۳۳۱۸

۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۴: ۵۳، رقم: ۶۸۳۶

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۸، رقم: ۵۸۴

(۲) ۱۔ ابو داؤد، السنن، ۳: ۲۰۱، رقم: ۳۱۶۳

۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۴: ۳۱، رقم: ۶۷۰۱

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲: ۱۸۲، رقم: ۱۷۴۳

۴۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۳: ۳۵۱

۵۔ زیلعی، نصب الرایۃ، ۲: ۳۰۶

۶۔ اندلسی، تحفۃ المحتاج، ۲: ۲۸، رقم: ۸۸۱

۷۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۴: ۱۳۷

۸۔ مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، ۴: ۱۲۵

۹۔ مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، ۴: ۱۳۹

فرما رہے تھے: مجھے اپنا ساتھی پکڑاؤ۔ وہ ایسا شخص تھا جو بلند آواز سے ذکر الہی کیا کرتا تھا۔“

۲۳۳۔ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ، أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال لرجل، یقال له ذو البجادین: إنه أواه، و ذلك أنه کان رجلاً کثیراً الذکر اللہ عز وجل فی القرآن، و یرفع صوته فی الدعاء۔ (۱)

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں بتایا جسے ذو البجادین کہا جاتا تھا، کہ وہ مست ہے کیونکہ وہ تلاوت قرآن کی صورت میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا ہے اور دعا میں اپنی آواز بلند کرتا ہے۔“

۲۳۴۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال: کان رسول اللہ یسیر فی طریق مکة فمر علی جبل یقال له: جمدان فقال: سیرو هذا جمدان سبق المفردون قالوا و ما المفردون یا رسول اللہ، قال: الذاکرون اللہ کثیراً و الذاکرات۔ (۲)

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۹: ۱۵۹

۲۔ رویانی، المسند، ۱: ۱۷۰، رقم: ۲۱۰

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۷: ۲۹۵، رقم: ۸۱۳

۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۱۶، رقم: ۵۸۰

۵۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۳۶۹

۶۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۱: ۵۲

(۲) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۲۰۶۲، رقم: ۲۷۷۶

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۳۰، رقم: ۸۵۸

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۸۹، رقم: ۵۰۳

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستہ پر تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر جمدان نامی پہاڑ سے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چلے چلو! یہ جمدان ہے، مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مفردون کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔“

..... ۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۳۳

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۶

## مآخذ و مراجع

- ١- القرآن الحكيم
- ٢- ابن ابي حاتم، ابو محمد عبدالرحمن رازي (٢٢٠-٣٦٤/٨٥٢-٩٣٨) - تفسير القرآن العظيم -  
سعودي عرب: مكتبة نزار مصطفى الباز، ١٣١٩/١٩٩٩ -
- ٣- ابن ابي دنيا، ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد القرشي (٢٠٨-٢٨١هـ) - الأولياء - بيروت،  
لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ١٣١٣هـ -
- ٤- ابن ابي شيبة، ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابراهيم بن عثمان كوفي (١٥٩-٢٣٥هـ/٤٤٦-  
٨٣٩هـ) - المصنف - رياض، سعودي عرب: مكتبة الرشد، ١٣٠٩هـ -
- ٥- ابن ابي عاصم، ابو بكر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شيباني (٢٠٦-٢٨٤هـ/٨٢٢-٩٠٠هـ) -  
الزهدي - مصر، قاهره: دار الريان للتراث، ١٣٠٨هـ -
- ٦- ابن ابي عاصم، ابو بكر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شيباني (٢٠٦-٢٨٤هـ/٨٢٢-٩٠٠هـ) -  
السنن - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٠٠هـ -
- ٧- ابن جعد، ابو الحسن علي بن جعد بن عبيد هاشمي (١٣٣-٢٣٠هـ/٤٥٠-٨٢٥هـ) - المسند،  
بيروت، لبنان: مؤسسة نادر، ١٣١٠هـ/١٩٩٠هـ -
- ٨- ابن جوزي، ابو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠-٥٤٩هـ/  
١١١٦-١٢٠١هـ) - التحقيق في احاديث الخلاف - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٥هـ -
- ٩- ابن جوزي، ابو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠-٥٤٩هـ/  
١١١٦-١٢٠١هـ) - زاد المسير في علم التفسير - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٠٣هـ -
- ١٠- ابن جوزي، ابو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠-٥٤٩هـ/١١١٦-  
١٢٠١هـ) - صفة الصفوة - بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٣٠٩هـ/١٩٨٩هـ -

- ١١- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٣هـ/٨٨٢-٩٦٥ء).  
الثقات - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٩٥هـ/١٩٤٥ء.
- ١٢- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٣هـ/٨٨٢-٩٦٥ء).  
اصح - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣١٣هـ/١٩٩٣ء.
- ١٣- ابن حبان، عبد الله بن جعفر بن حبان ابو محمد الانصاري (٢٤٢-٣٦٩هـ). طبقات  
المحدثين باصمهان والواردين عليها - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣١٢هـ/١٩٩٢ء.
- ١٤- ابن حبان، ابو محمد عبد الله بن جعفر بن حبان الانصاري (٢٤٢-٣٦٩هـ). العظمة -  
رياض، السعودية: دار العاصمة، ١٤٠٨هـ.
- ١٥- ابن خزيمة، ابو بكر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١هـ/٨٣٨-٩٢٣ء). اصح، بيروت، لبنان:  
المكتب الاسلامي، ١٣٩٠هـ/١٩٤٠ء.
- ١٦- ابن راهويه، ابو يعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد بن ابراهيم بن عبد الله (١٦١-٢٣٤هـ  
/٤٤٨-٨٥١ء). المسند - مدينة منوره، سعودي عرب: مكتبة الايمان، ١٣١٢هـ/١٩٩١ء.
- ١٧- ابن رجب حنبلي، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (٤٣٦-٤٩٥هـ). جامع العلوم والحكم في  
شرح خمسين حديثاً من جوامع الكلم - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٨هـ.
- ١٨- ابن سعد، ابو عبد الله محمد (١٦٨-٢٣٠هـ/٤٨٣-٨٢٥ء). الطبقات الكبرى - بيروت،  
لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨هـ/١٩٤٨ء.
- ١٩- ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨-٤٦٣هـ/٩٤٩-١٠٤١ء). التمهيد -  
مغرب (مراكش): وزارت عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، ١٣٨٤هـ.
- ٢٠- ابن عساكر، ابو قاسم علي بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشقي (٣٩٩-٥٤١هـ/  
١١٠٥-١١٤٦ء). تاريخ دمشق الكبير (تاريخ ابن عساكر) - بيروت، لبنان: دار احياء  
التراث العربي، ١٣٢١هـ/٢٠٠١ء.

- ٢١- ابن قيسراني، ابو الفضل محمد بن طاهر بن علي بن احمد مقدسي (٢٢٨-٥٠٤هـ/١٠٥٦-١١١٣هـ). - تذكرة الحفاظ - رياض، سعودى عرب: دار الصمعي، ١٣١٥هـ.
- ٢٢- ابن قيم، ابو عبدالله محمد بن ابى بكر ايوب الزرعى (٦٩١-١٤٥١هـ). - حاشية على سنن أبى داؤد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٥هـ/١٩٩٥هـ.
- ٢٣- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (٤٠١-٤٤٣هـ/١٣٠١-١٣٤٣هـ). - البدايه و النهايه - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٩هـ/١٩٩٨هـ.
- ٢٤- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (٤٠١-٤٤٣هـ/١٣٠١-١٣٤٣هـ). - تفسير القرآن العظيم - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٠٠هـ/١٩٨٠هـ.
- ٢٥- ابن ماجه، ابو عبدالله محمد بن يزيد قزوينى (٢٠٩-٢٤٣هـ/٨٢٢-٨٨٤هـ). - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٩هـ/١٩٩٨هـ.
- ٢٦- ابن مبارك، ابو عبد الرحمن عبد الله بن واضح مروزي (١١٨-١٨١هـ/٤٣٦-٤٩٨هـ). - الزهد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية.
- ٢٧- ابن معين، ابو زكريا يحيى بن معين (١٥٨-٢٣٣هـ). - التاريخ - دمشق، شام: دار المامون للتراث، ١٣٠٠هـ.
- ٢٨- ابو بكر بغدادى، احمد بن على بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣هـ). - الرحلة في طلب الحديث - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٥٩هـ.
- ٢٩- ابو خيثمه، زهير بن حرب النسائى (١٦٠-٢٣٣هـ). - كتاب العلم - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامى، ١٣٠٣هـ/١٩٨٣هـ.
- ٣٠- ابو داؤد، سليمان بن اشعث سجستانى (٢٠٢-٢٤٥هـ/٨١٤-٨٨٩هـ). - السنن - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٣هـ/١٩٩٣هـ.
- ٣١- ابو سحود، محمد بن محمد العمادى (٩٥١هـ). - ارشاد العقل السليم الى مزايا القرآن الكريم - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى.



- ٣٢ - ابو علا مبارك پوری، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم (١٢٨٣-١٣٥٣هـ) - تحفة الاحوذی - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
- ٣٣ - ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيساپوری (٢٣٠-٣١٦هـ/٨٢٥-٩٢٨ع) - المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٩٩٨ع -
- ٣٤ - ابو نعیم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهانی (٣٣٦-٣٣٠هـ / ٩٢٨-١٠٣٨ع) - حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء - بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٣٠٠هـ/١٩٨٠ع -
- ٣٥ - ابو نعیم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهانی (٣٣٦-٣٣٠هـ / ٩٢٨-١٠٣٨ع) - المسند المستخرج علی صحیح مسلم - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٩٦ع -
- ٣٦ - ابو یعلی، احمد بن علی بن ثنی بن یحیی بن عیسی بن هلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٤هـ/٨٢٥-٩١٩ع) - المسند - دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٣٠٣هـ/١٩٨٣ع -
- ٣٧ - احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣-٢٤١هـ/٤٨٠-٨٥٥ع) - الزهد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٩٨هـ/١٩٤٨ع -
- ٣٨ - احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣-٢٤١هـ/٤٨٠-٨٥٥ع) - المسند - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامی، ١٣٩٨هـ/١٩٤٨ع -
- ٣٩ - اندلسی، عمر بن علی بن احمد الوادياشي (٤٢٣-٨٠٣هـ) - تحفة المحتاج إلى ادلة المنهاج - مكة المكرمة، سعودی عرب: دار حراء، ١٣٠٦هـ -
- ٤٠ - بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهيم بن مغیره (١٩٣-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٤٠ع) - الادب المفرد - بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیة، ١٣٠٩هـ/١٩٨٩ع -
- ٤١ - بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهيم بن مغیره (١٩٣-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٤٠ع) - التاريخ الكبير - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -

- ٣٢ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٤٠ع).  
خلق افعال العباد- رياض، سعودي عرب: دار المعارف السعودية، ١٣٩٨هـ/١٩٤٨ع.
- ٣٣ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٤٠ع).  
اصح، بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٣٠١هـ/١٩٨١ع.
- ٣٤ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٤٠ع).  
الكنى- بيروت، لبنان: دار الفكر.
- ٣٥ - بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (٢١٠-٢٩٢هـ/٨٢٥-٩٠٥ع).  
المسند- بيروت، لبنان: ١٣٠٩هـ.
- ٣٦ - بغوي، ابو محمد حسين بن مسعود بن محمد (٣٣٦-٥١٦هـ/١٠٢٢-١١٢٢ع).  
معالم التنزيل- بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٣٠٤هـ/١٩٨٤ع.
- ٣٧ - بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٤٥٨هـ/٩٩٣ع).  
السنن الكبرى- مكة مكرمه، سعودي عرب: مكتبة دار الباز، ١٣١٣هـ/١٩٩٣ع.
- ٣٨ - بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٤٥٨هـ/٩٩٣ع).  
السنن الصغرى- مدينة منوره، سعودي عرب: مكتبة الدار، ١٣١٠هـ/١٩٨٩ع.
- ٣٩ - بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٤٥٨هـ/٩٩٣ع).  
شعب الايمان- بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٣١٠هـ/١٩٩٠ع.
- ٥٠ - بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٤٥٨هـ/٩٩٣ع).  
الاعتقاد، بيروت، لبنان، دار الآفاق الجديد، ١٣٠١هـ.
- ٥١ - بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٤٥٨هـ/٩٩٣ع).  
المدخل الى السنن الكبرى، الكويت، دار الخلفاء للكتاب الاسلامي، ١٣٠٣هـ.
- ٥٢ - ترمذي، ابو عيسى محمد بن عيسى بن سوره بن موسى بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٤٩هـ/٨٢٥ع).

- ۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح - بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔
- ۵۳۔ ثعالبی، عبد الرحمن بن محمد بن مخلوف۔ الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الأعلمی للمطبوعات۔
- ۵۴۔ حارث، الحارث بن ابی اسامة (۱۸۶-۲۸۲ھ)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، السعودیہ: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرة النبویة، ۱۳۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔
- ۵۵۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۲ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۱۱/۱۹۹۰ء۔
- ۵۶۔ حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ البیان والتعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۱ھ۔
- ۵۷۔ حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر<sup>(۱)</sup>۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۹۹۲ء۔
- ۵۸۔ حلبي، علی بن برهان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ السیرة المحلبیة، بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔
- ۵۹۔ حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المثنی۔
- ۶۰۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- خطیب تبریزی، محمد بن عبد اللہ۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الفکر، ۱۳۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔
- ۶۱۔ دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱-۲۵۵ھ/۷۹۷-۸۶۹ء)۔ السنن، بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

(۱) حکیم ترمذی ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر ان کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

- ٦٢ - ويلي، ابو شجاع شيرويه بن شهر دار بن شيرويه بن فناخسروهمذاني (٢٣٥-٥٠٩هـ/١٠٥٣-١١١٥هـ) - الفردوس بماثور الخطاب - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٦ء -
- ٦٣ - ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد الذهبي (٦٤٣-٤٢٨هـ) - سير أعلام النبلاء، بيروت، لبنان، مؤسسة الرسالة، ١٣١٣هـ -
- ٦٤ - ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد الذهبي (٦٤٣-٤٢٨هـ) - ميزان الاعتدال في نقد الرجال، بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٩٩٥ء -
- ٦٥ - ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد الذهبي (٦٤٣-٤٢٨هـ) - المعجم المختص بالمحدثين - طائف، سعودي عرب: مكتبة الصديق، ١٣٠٨هـ -
- ٦٦ - ربيع، ربيع بن حبيب بن عمر ازدي بصري - المسند - بيروت، لبنان، دار الحكمة، ١٣١٥هـ -
- ٦٧ - روياني، ابو بكر بن هارون (م ٣٠٤هـ) - المسند - قاهره، مصر: مؤسسه قرطبه، ١٣١٦هـ -
- ٦٨ - زرقاني، ابو عبد الله محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن احمد بن علوان مصري ازهرى مالكي (١٠٥٥-١١٢٢هـ/١٦٣٥-١٤١٠ء) - شرح الموطا - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١١هـ -
- ٦٩ - زيلعي، عبد الله بن يوسف، ابو محمد الحنفى (٤٦٢هـ) - نصب الرايه لأحاديث الهدايه، مصر، دار الحديث، ١٣٥٤هـ -
- ٤٠ - سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٣٩-٩١١هـ/١٣٣٥-١٥٠٥ء) - تنوير الحوالك شرح موطا مالك - مصر: المكتبة التجارية الكبرى، ١٩٦٩ء -
- ٤١ - سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٣٩-٩١١هـ/١٣٣٥-١٥٠٥ء) - الدر المنثور في التفسير بالمأثور - بيروت، لبنان: دار المعرفه -
- ٤٢ - شافعي، ابو عبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشي (١٥٠-٢٠٣هـ/

- ٤٦٤-٨١٩ء) - السنن المأثورة - بيروت، لبنان: دار المعرفة ١٣٠٦هـ -
- ٤٣ - شافعي، ابو عبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشي (١٥٠-٢٠٣هـ / ٤٦٤-٨١٩ء) - المسند - بيروت لبنان: دار الكتب العلمية
- ٤٢ - شوكانى، محمد بن على بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠هـ / ١٨٣٣-١٤٦٠ء) - فتح القدير - مصر: مطبع مصطفى البابى الحلبي واولاده، ١٣٨٣هـ / ١٩٦٢ء -
- ٤٥ - شوكانى، محمد بن على بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠هـ / ١٨٣٣-١٤٦٠ء) - نيل الاوطار شرح منقى الاخبار - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٠٢هـ / ١٩٨٢ء -
- ٤٦ - شيبانى، ابوبكر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٤هـ / ٨٢٢-٩٠٠ء) - الآحاد و المشانى - رياض، سعودى عرب: دار الراية، ١٣١١هـ / ١٩٩١ء -
- ٤٧ - صنعانى، محمد بن اسماعيل الأمير (٤٤٣-٨٥٢هـ) - سبل السلام شرح بلوغ البرام - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى، ١٣٤٩هـ -
- ٤٨ - ضحى، ابو عبد الرحمن محمد بن فضيل بن غزوان (١٩٥هـ) - كتاب الدعاء - الرياض، السعوديه: مكتبة الرشيد، ١٩٩٩ء -
- ٤٩ - طبرانى، سليمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠هـ / ٨٤٣-٩٤١ء) - مسند الشاميين - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٠٥هـ / ١٩٨٣ء -
- ٨٠ - طبرانى، سليمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠هـ / ٨٤٣-٩٤١ء) - المعجم الاوسط - رياض، سعودى عرب: مكتبة المعارف، ١٣٠٥هـ / ١٩٨٥ء -
- ٨١ - طبرانى، سليمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠هـ / ٨٤٣-٩٤١ء) - المعجم الصغير، بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٠٣هـ / ١٩٨٣ء -
- ٨٢ - طبرانى، سليمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠هـ / ٨٤٣-٩٤١ء) - المعجم الكبير، موصل، عراق: مكتبة العلوم والحكم -
- ٨٣ - طبرى، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٢-٣١٠هـ / ٨٣٩-٩٢٣ء) - جامع البيان عن

تاويل آى القرآن - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۸۴ - طبرى، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (۲۲۳-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء)۔ تاريخ الامم والملوك، بيروت، لبنان، دارالكتب العلمية، ۱۴۰۷ھ۔

۸۵ - طحاوى، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة بن سلمه بن عبد الملك بن سلمه (۲۲۹-۳۲۱ھ/۸۵۳-۹۳۳ء)۔ شرح معانى الآثار - بيروت، لبنان: دارالكتب العلمية، ۱۳۹۹ھ۔

۸۶ - طياىسى، ابو داؤد سليمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/۷۵۱-۸۱۹ء)۔ المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفة۔

۸۷ - عبد بن حميد، ابو محمد بن نصر الكسى (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ المسند - قاہرہ، مصر: مكتبة السنة، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۸۸ - عبد الرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعاني (۱۲۶-۲۱۱ھ/۷۴۳-۸۲۶ء)۔ المصنف - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامى، ۱۴۰۳ھ۔

۸۹ - عبد الله بن احمد، عبد الله بن احمد بن حنبل الشيباني (۲۱۳-۲۹۰ھ)۔ السنة - الدمام: دار ابن القيم، ۱۴۰۶ھ۔

۹۰ - عجلونى، ابو الفداء اسماعيل بن محمد بن عبد الهادى بن عبد الغنى جراحى (۱۰۸۷-۱۱۶۲ھ/۱۶۷۶-۱۷۴۹ء)۔ كشف الخفا ومزيل الالباس - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۵ھ۔

۹۱ - عسقلانى، احمد بن على بن حجر الشافعى (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ الدراية فى تخرىج احاديث الهداية، بيروت، لبنان۔

۹۲ - عسقلانى، احمد بن على بن حجر الشافعى (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ تغليق التعليق على صحيح البخارى - بيروت - لبنان: المكتب الاسلامى + عمان + اردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

۹۳ - عسقلانى، احمد بن على بن حجر الشافعى (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ تلخيص الجبير -

مدينة منوره، سعودي عرب، ١٣٨٣هـ / ١٩٦٣ء

٩٣- عسقلاني، احمد بن علي بن حجر الشافعي (٤٤٣-٨٥٢هـ / ١٣٤٢-١٣٣٩ء). تهذيب

التهذيب - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٠٣هـ / ١٩٨٣ء

٩٥- عسقلاني، احمد بن علي بن حجر الشافعي (٤٤٣-٨٥٢هـ / ١٣٤٢-١٣٣٩ء). فتح الباري -

بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٤٩هـ -

٩٦- فاكهي، محمد بن اسحاق بن العباس ابو عبد الله (٢١٤هـ / ٢٤٥). اخبار مكة في قديم الدهر و

حديثه - بيروت، لبنان: دار خضر، ١٩٩٣ء -

٩٤- قرشي، عبد الله بن محمد ابو بكر - مكارم الاخلاق - قاہرہ، مصر: مكتبة القرآن، ١٣١١هـ / ١٩٩٠ -

٩٨- قرطبي، ابو عبد الله محمد بن احمد بن محمد بن يحيى بن مفرج أموي (٢٨٣-٣٨٠هـ / ٨٩٤ -

٩٩٠ء) - الجامع لاحكام القرآن - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي -

٩٩- قزويني، عبد الكريم بن محمد الرافعي - التدوين في اخبار قزوين - بيروت، لبنان: دار الكتب

العلمية، ١٩٨٤ء -

١٠٠- قضاعي، ابو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر بن علي (م ٣٥٣هـ / ١٠٦٢ء) - مسند الشهاب،

بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٠٤هـ / ١٩٨٦ء -

١٠١- كناني، احمد بن ابي بكر بن اسماعيل (٤٦٢-٨٣٠هـ) - مصباح الزجاجية في زوائد ابن

ماجه، بيروت، لبنان، دار العربية، ١٣٠٣هـ -

١٠٢- كناني، ابو قاسم حمزة بن محمد بن علي بن العباس (٣٥٤هـ) - جزء البطاقة - رياض، السعودية:

مكتبة دار السلام، ١٣١٢هـ / ١٩٩٢ء -

١٠٣- مالك، ابن انس بن مالك رضي الله عنه بن ابي عامر بن عمرو بن حارث الصفي (٩٣-١٤٩هـ / ٤١٢ -

٤٩٥ء) - الموطأ - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، ١٣٠٦هـ / ١٩٨٥ء -

١٠٢- مزي، ابو الحجاج يوسف بن زكي عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن علي

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: خدائے رحمن کے دائیں طرف۔ اور اُس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نبی ہوں گے نہ شہید۔ اُن کے چہروں کا نور سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیارہا ہوگا، ان کی مسندوں اور اللہ عزوجل سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی اُن پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولک وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آ کر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اللہ کے ذکر کے لیے خوبصورت الفاظ کا اس طرح انتخاب کرتے ہیں جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔

منہاج القرآن پبلیکیشنز



365-M, Model Town, Lahore- Pakistan

Tel: +92-42-5168514, +92-42-111-140-140, Fax: 5168184

Yousaf Market Ghazni Street 38 Urdu Bazar Lahore Ph: 7237695

www.minhaj.org, www.minhajbooks.com e-mail: sales@minhaj.org

